بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیمات نبویہ

ترتیب:
محمد کریم سلطانی

الجزء الخامس

ناشر:
مکتبہ صبحِ نور
جامعہ ریاض العلوم مسجد خضرا، فیصل آباد

تعلیمات نبویہ

(الجزء الخامس)

تالیف

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء فیصل آباد

فون: 041-8730833-34

نام کتاب　　**تعلیمات نبویہ** (الجزء الخامس)

تالیف　　محمد کریم سلطانی

اشاعت　　اوّل ۲۰۰۶ء

کمپوزنگ　　صبح نور کمپیوٹرز

ناشر　　مکتبہ صبح نور

تعداد

قیمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
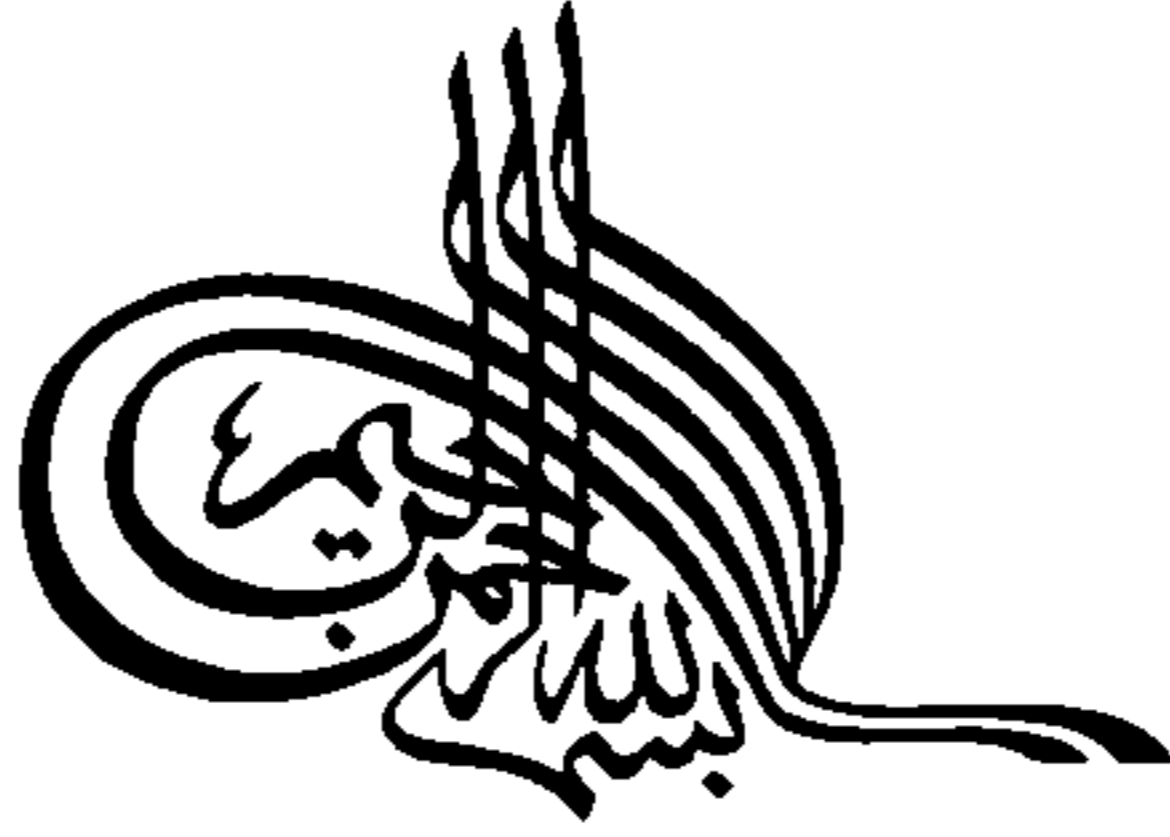
مریض کی عیادت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اِمَامِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ:۔

عیادت مریض کے سلسلہ میں چند احادیث مبارکہ مع ترجمہ پیش خدمت ہیں اور اس سلسلہ میں مریض کے اجر وثواب کے بارے میں بھی چند احادیث مبارکہ ذکر کی گئی ہیں۔

یہ ترجمہ، وتوضیح سیدی وابی حضور فقیہ عصر مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم کے افادات کا مجموعہ ہیں اس میں جو خوبی وکمال ہے وہ حضور سیدی وابی زید مجدہ کا ہے اور اس میں جو نقص، کمی اور کجی ہے وہ میری کوتاہی اور بے علمی کا نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حسنات کو قبول فرمائے اور سیئات سے درگزر فرمائے اور زندگی کے جتنے سانس باقی ہیں اپنی رضا میں بسر کرنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

محمد کریم سلطانی

معمولی سے معمولی تکلیف،
گناہوں کا کفارہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُصِيْبَةٍ تُصِيْبُ الْمُسْلِمَ؛ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا.

(صحیح البخاری۔ صحیح المسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد مسلم کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے حتی کہ اگر اس کو کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالی اس کے ذریعے اسکے گناہ مٹا دیتا ہے۔

-☆-

یہ دنیا دارالمصائب ہے عالمِ رنگ وبو پریشانیوں اور دکھوں سے بھرپور ہے۔ اس جہاں میں راہ چلتے مصیبت آ جاتی ہے انسان کتنا ہی دامن کیوں نہ بچائے پھر بھی اسے کوئی نہ کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے کبھی چلتے چلتے کوئی نوکیلا پتھر پاؤں کو زخمی کر دیتا ہے کبھی کسی خار دار جھاڑی میں دامن الجھ جاتا ہے اپنے دامن کو چھڑاتے ہوئے ہاتھ زخمی ہو جاتا ہے کبھی اپنے ہی گھر میں انسان چہل قدمی کر رہا ہوتا ہے کوئی کانٹا یا اس جیسی کوئی چیز پاؤں میں چبھ جاتا ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے۔

اے اسلام کا قلادہ اوڑھنے والے

اے بندہ مومن

اے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام

دیکھ اس قادر وقیوم نے تیرے لئے کتنے انوکھے انعامات مقرر کیے ہیں تجھے کوئی مصیبت پہنچے رب تعالی اسے تیرے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔معمولی سا کنکر تیرے پاؤں میں الجھ جائے اللہ تعالی اس کے سبب تیری خطا کو معاف کر دیتا ہے اگر کوئی کانٹا تیرے ہاتھ یا پاؤں کو زخمی کر جائے خالق و مالک جل جلالہ اس کے ذریعے تیرے جرم کو معاف کر دیتا ہے۔

یہ اللہ تعالی کی طرف سے معمولی انعام نہیں ہے یہ بہت بڑا انعام ہے وہ خدائے بزرگ و برتر ہمیں نوازنا چاہتا ہے وہ ہمیں کرم سے مالا مال کرنا چاہتا ہے ادھر ہم ہیں کہ اس کی طرف دھیان ہی نہیں دیتے۔ہم دن رات گناہوں کی دکانداری کرتے ہیں وہ معمولی معمولی بات سے ہمیں پاک فرماتا جاتا ہے ہم صبح سے رات گئے تک اور پھر رات میں خرافات کا وہ اودھم مچاتے ہیں کہ الامان الحفیظ لیکن رحیم وکریم اللہ ہمیں فوراً عذاب دینے کی بجائے ہمیں مہلت دیتا ہے کہ اگر کوئی تکلیف آجائے تو وہ اس کے ذریعے لغزشوں کو معاف کر دیتا ہے وہ کوتاہیوں سے درگزر کر جاتا ہے کیا اب ہم پر فرض نہیں کہ اس کے حضور سچی توبہ کریں اس سے عہد کریں کہ خالق و مالق تو اتنا کریم ہے کہ ہمارے تصورات سے بھی وراء تیرا کرم ہے۔اب ہم تیرے حضور سر جھکا کر وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ گناہ نہیں کریں گے بلکہ نیکی کر کے تجھے راضی رکھنا اپنی عادت بنائیں گے۔اب ہمارے حالِ زار پر رحم فرما اور ہمیں خلوص دل سے اپنی جناب میں جھکنے کی سعادت عطا فرما اور کسی بھی لمحے اپنے کرم سے محروم نہ فرما۔

بیمار آدمی کو حالت بیماری میں اپنی عبادات و اوراد کا پورا ثواب ملتا ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَامَرِضَ الْعَبْدُ اَوْسَافَرَ؛ کُتِبَ لَہٗ مِثْلُ مَاکَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا. (صحیح البخاری)

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مومن بیمار ہوتا ہے یا سفر پر روانہ ہوتا ہے تو اس کے لئے ان اعمال صالحہ کا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جو اعمال صالحہ وہ حالت اقامت اور حالت صحت میں سرانجام دیا کرتا تھا۔

-☆-

اگر ایک بندہ مومن پر اللہ تعالیٰ توفیق و اعانت کے دروازے کھول دے اسے عبادت کی سعادت سے یوں سرفراز کیا کہ وہ سحری کو اٹھتا ہے اور صلاۃ تہجد ادا کرتا ہے اور رحمت کے لمحات میں استغفار کی کثرت کرتا ہے اور سی طرح بارگاہ لم یزل میں آنسوؤں کا نزرانہ پیش کرتا ہے۔ بات صرف وقت تہجد تک نہ رہی بلکہ وہ صبح سے لیکر شام تک ذکر الٰھی کے مزے لیتا ہے شام سے لیکر صبح تک یادالٰھی کی مے نوش کرتا ہے اس کی زندگی کی صبحیں اور اسکی زندگی کی شامیں اسی طرح گزرتی جاتی ہیں نامہ اعمال لکھنے والے کراماً کاتبین اسکے نیکیوں کے دفتر بھرتے

جاتے ہیں اور مسلسل نیکیاں لکھتے جاتے ہیں۔

اچانک وہ بندہ مومن بیمار ہو جاتا ہے اسے بخار یا اسی جیسا کوئی اور عارضہ آ جاتا ہے جس سے اس کے اعضاء مضمحل ہو جاتے ہیں اس کے جسم میں وہ توانائی باقی نہیں رہتی وقت تہجد اٹھنا تو چاہتا ہے لیکن جسم کی نقاہت و کمزوری اسے اٹھنے نہیں دیتی ایسے خدا ترس آدمی پر اس کمزوری و بیماری کے عالم میں انعامات الہیہ ملاحظہ ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ بیمار ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ بیماری انسان سے اسکے گناہ مٹا دیتی ہے اس کی معصیتوں کے داغ ختم کر دیتی ہے اسکے نامہ اعمال سے سیاہی کے دھبے دور کر دیتی ہے۔ اگر وہ بندہ پہلے ہی نیک ہے اس کا اعمال نامہ گناہوں کی آلودگیوں سے پاک وصاف ہے معصیتوں کے داغوں سے معراء ہے تو اللہ وحدہ اسکے درجات بلند کر دیتا ہے اسے رفعتوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ اسے علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرماتا ہے اور اسکے لئے رضا کا پروانہ تیار ہو جاتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ

وہ حالت بیماری میں اٹھ نہ سکا، بخار کی شدت سے تہجد کی صلاۃ ادا نہ کر سکا اپنے اوراد وظائف پورے نہ کر سکا تو اللہ جل شانہ کا فرشتوں کو حکم آ جاتا ہے اے فرشتو اے میرے ملائکہ یہ میرا بندہ حالت صحت میں جو اوراد و وظائف ادا کرتا تھا اور جو سجدہ ہائے بندگی کیا کرتا تھا اتنا ثواب اس حالت میں بھی لکھتے جاؤ کیونکہ اگر یہ صحیح و تندرست ہوتا تو ضرور ان اوراد اور وظائف صلوات کو پورا کرتا اسکی نیت تو اعمال صالحہ بجالانے کی تھی لیکن اس کی صحت نے اسکا ساتھ نہ دیا تو اب اس کے اجر و ثواب سے اسے محروم نہ رکھو بلکہ اسے ان صلوات ان نوافل

اوران اوراد کا پورا پورا ثواب لکھ دو۔

اے خالق و مالک

اے احکم الحاکمین

اے رحیم و کریم اللہ

تو کتنا سخی ہے تیرا کرم کتنا زیادہ ہے تیرا بندہ تجھے یاد کرنے والا تیرے ذکر سے اپنی زبان وقالب کو معطر کرنے والا اگر کسی عارضہ میں مبتلا ہو جائے تو اسے محروم نہیں رکھتا کیونکہ وہ تیرا ہے اور فقط تیرا ہے اسکا اٹھنا بیٹھنا اسکا چلنا پھرنا، اسکا سونا جاگنا صرف اور صرف تیری رضا کیلئے ہے۔ اگر اب وہ پہلے والے معمولات ادا نہ کر سکا تو غنی ہے تو سخی ہے تیرے دریائے کرم کی موجیں تو اسی طرح اٹھتی ہیں تیرا سحاب جود و کرم تو اسی طرح برستا ہے تو کیسے محروم رکھ سکتا ہے بلکہ تو عطا فرماتا ہے تو بے حد و بے حساب عطا فرماتا ہے ہاں ہمارا اس پر مکمل ایمان ویقین ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَرزُقُ مَنْ یَشَاءُ بِغَیرِ حِسَابٍ.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَاابْتَلَیٰ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِہٖ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَکِ: اُکْتُبْ لَہٗ صَالِحَ عَمَلِہِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ وَاِنْ شَفَاہُ غَسَلَہٗ وَطَھَّرَہٗ وَاِنْ قَبَضَہٗ غَفَرَلَہٗ وَرَحِمَہٗ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالی کسی مرد مسلم کو اس کی جسمانی بیماری میں مبتلا کرتا ہے تو اللہ عز وجل

نیکی لکھنے والے فرشتے سے فرماتا ہے: اس کے نامہ اعمال میں روزانہ کے وہ سارے نیک اعمال لکھتے جا جو وہ حالت صحت میں کیا کرتا تھا۔

اگر اللہ تعالیٰ اس بندہ مسلم کو بیماری سے شفا دے تو اس کو تمام گناہوں سے دھو دیتا ہے اور طیب و طاہر کر دیتا ہے اور اگر اس کی جان قبض کرے تو اس کی مغفرت فرماتا ہے اور اس پر رحم و کرم فرماتا ہے۔

بیماری گناہوں کو یوں کھا جاتی ہے
جیسے آگ سونے اور چاندی کی خبث کو

عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ عَمَّةُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضَةٌ فَقَالَ: اَبْشِرِيْ يَا اُمَّ الْعُلَاءِ فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهٖ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خُبْثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. (سنن ابی داؤد)

حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا یہ حضرت حکیم بن حزام کی پھوپھی ہیں اور مبایعات میں سے ہیں نے فرمایا: میں مریضہ تھی کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی تو دوران عیادت فرمایا: اے ام العلاء تیرے لئے خوشخبری ہے سنو بیشک بندہ مسلم کا مرض (بیماری) اس سے اس کے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے جیسے آگ سونے اور چاندی کے خبث کو ختم کر دیتی ہے۔

بیمار سے گناہوں یوں جھڑ جاتے ہیں
جیسے خزاں زدہ درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں

عَنْ اَسَدِ بْنِ كُرْزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْمَرِيْضُ تَحَاتُّ خَطَايَاهُ كَمَايَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرَةِ. (الترہیب والترہیب)

حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ نے سنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے مریض کے گناہ ایسے جھڑ جاتے جیسے خزاں زدہ درخت کے پتے گر جاتے ہیں۔

-☆-

تغیر وتبدل اس دنیا کا لازمہ ہے اس دنیا کو اس دنیا کی اشیاء کو ثبات نہیں یہاں ہم اپنی آنکھوں سے آئے روز تبدیلی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس دنیا میں کبھی دن ہے تو کبھی رات کبھی گرمی ہے تو کبھی ٹھنڈک یہاں کبھی موسم بہار ہے تو کبھی خزاں۔

جب موسم خزاں آتا ہے تو ہرے بھرے درخت اس خزاں کے اثرات سے محفوظ نہیں رہتے۔ درختوں کے پتے سوکھ جاتے ہیں اور پھر ایک ایک کر کے گر جاتے ہیں۔ اس موسم خزاں میں جتنی زیادہ شدت ہوگی درختوں اور باغوں پر اتنا ہی زیادہ اس کا اثر ہوگا بلکہ یہاں تک دکھائی دیتا ہے کہ اس موسم میں بعض درختوں پر ایک بھی پتہ نظر نہیں آتا۔ وہ شخص جس نے بڑی محنت سے درختوں کو پانی دیا بڑی مشقت سے باغ کی رکھوالی کی لیکن موسم خزاں میں وہ بے بس نظر

آتا ہے۔اسی طرح شیطان ایک بندہ مومن کو گناہوں کی طرف آمادہ کرتا ہے اسے معصیتوں پر مجبور کرتا ہے۔اس کے دل میں یوں وسوسے ڈالتا ہے کہ الامان الحفیظ۔شیطان اس بندہ کو اپنے شکنجہ میں لے لیتا ہے اس کو اپنے اثرات سے زنجیروں میں جکڑ لیتا ہے۔

اچانک رحمتِ خداوندی جوش میں آتی ہے اس بندہ پر کرم الٰھی متوجہ ہوتا ہے کہ وہ بیمار ہو جاتا ہے۔اس بیماری کے سبب اس بندہ پر موسم خزاں شروع ہو جاتا ہے اس کے سبب شیطان کا شکنجہ ڈھیلا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔شیطانی اثرات آہستہ آہستہ ختم ہونے شروع ہو جاتے ہیں وہ شیطان جس نے بڑی محنت سے اس کے دل میں وسوسے ڈالے تھے اس کے خیالات تک کو جکڑ لیا تھا اس حالت بیماری میں اس شیطان کی گرفت کمزور ہو جاتی ہے اس کے اثرات ایک بندہ مومن کی لوحِ دل سے یوں گرنا شروع ہو جاتے ہیں جیسے خزاں رسیدہ درخت سے پتے گرتے ہیں پھر جتنا موسم خزاں شدید ہوگا اتنا ہی اسکا اثر شدید ہوگا۔اسی طرح جتنی بیماری شدید ہوگی اتنی ہی شدت سے شیطانی اثرات ختم ہونگے۔پھر ایک وقت وہ آئے گا کہ انسانی روح پر شیطان کا کوئی اثر باقی نہیں رہے گا۔اس بیماری اس لاغری کی وجہ سے اللہ تعالی اس کی روح کو طیب وطاہر کر دیتا ہے۔اسے گناہوں کی گندگی سے پاک کر دیتا ہے اس کی روح اسکا باطن پھر اجلا اور مصفا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والا
گناہوں سے پاک وصاف ہوکر

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی يَلْقَی اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَاعَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ. (سنن الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض مومن مرد یا مومن عورت پر مصائب و آلام آتے رہتے ہیں کبھی اس کی جان پر کبھی اس کی اولاد پر کبھی اس کے مال پر (ان مصائب وآلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹاتا رہتا ہے) یہاں تک کہ وہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر ایک گناہ نہیں ہوتا۔

-☆-

اس دنیا کے مصائب وآلام جیسے کفار پر آتے ہیں ویسے ہی مسلم وموحد پر بھی آتے ہیں ایک اللہ کے منکر پر اس دنیا میں تکلیفیں آتی ہیں تو اللہ کے ماننے والے پر بھی آتی ہیں۔ ایک ملحد و بے دین اگر مبتلائے رنج ومحن ہوتا ہے تو ایک مومن ودیندار اس دنیا کے رنج وآلام سے محفوظ نہیں رہتا۔

یہ دنیا کی مصیبتیں تکلیفیں اگر چہ انکی صورت ایک جیسی ہے لیکن حقیقت میں کافر و مسلم پر ان کی نوعیت میں بڑا فرق ہے یہ پریشانیاں اور دکھ و درد اگر چہ ایک طرح کے محسوس ہوتے ہیں لیکن حقیقتن میں ایک طرح نہیں بلکہ ان میں اتنا اختلاف ہے کہ جو شخص ان کی حقیقت کو جانتا ہے وہ ان کو ایک نام سے ذکر کرتے ہوئے بھی ہچکچاتا ہے۔

مثلاً کافر بے دین کیلئے اس کی بیماری اللہ تعالی کی طرف سے ناراضگی کی ایک صورت ہے لیکن مومن وایماندار کے لئے یہی بیماری اللہ تعالی کی طرف سے انعام واکرام ہو جاتا ہے۔ایک ملحد و بے ایمان اگر بیمار ہو جاتا ہے تو سمجھ لیجئیے کہ اللہ تعالی کی گرفت میں ہے اور رب تعالی اس سے ناراض ہے لیکن اگر نعمتِ ایمان سے سرشار آدمی اگر مبتلائے مصائب ہوتا ہے تو سمجھ لیجئیے کہ رب تعالی کی رحمت اور اسکا لطف وکرم اس کی طرف متوجہ ہے۔ زیرِ نظر حدیث پاک میں غور وتدبر کیجئیے :کبھی آزمائش مومن کی جان پر آتی ہے۔یعنی وہ بیمار ہو جاتا ہے اس کے جسم کے کسی حصہ میں تکلیف ہوتی ہے اسکا کوئی عضو درد محسوس کرتا ہے۔کبھی بندہ مومن کو مختلف لوگ تنگ کرتے ہیں اسے اس کی عزت خطرے میں محسوس ہوتی ہے کبھی اس سے متعلق حاکم وقت کے سامنے جھوٹی باتیں بیان کی جاتی ہیں اور حاکم کو اس سے برگشتہ کر دیا جاتا ہے جس کے سبب حاکم اسے قید خانہ میں ڈال دیتا ہے۔

کبھی آزمائش بندہ مومن کی اولاد میں آتی ہے۔اسکا جگر پارہ اس کی نگاہوں کے سامنے بیمار ہو جاتا ہے اسے تکلیف میں دیکھ کر ایمان والے کا اپنا چین چھن جاتا ہے۔کبھی بچہ گھر سے اطلاع دیے بغیر کہیں چلا جاتا ہے جس سے مومن کا قلب مضطرب ہو جاتا ہے اس کا قلبی سکون غارت ہو جاتا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بندہ مومن اپنی اولاد کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنا چاہتا ہے اور اسکے لئے اپنی پوری توانائیاں صرف کردیتا ہے لیکن اسکا جگر پارہ دولت علم سے محروم رہ جاتا ہے۔اب ایسی صورت میں ایک شفیق باپ اور کے سامنے اور ایک سراپا محبت ماں کے سامنے ایک چلتا پھرتا مردہ بن جاتا ہے جس کے کام نادرست جس کا انداز نامناسب جس کے خیالات ناموافق اوجسکا کردار نا قابلِ رشک۔

اس طرح کبھی بندہ مومن کی حلال وطیب کمائی بغیر کسی ظاہری سبب کے ضائع ہوجاتی ہے۔اسکا پھل دار باغ اجڑ جاتا ہے اس کی دوکان رات کی تاریکی میں لوٹ لی جاتی ہے کبھی کوئی بااعتماد دوست رقم ادھار لے گیا لیکن واپسی کے وقت وہ سرے سے ہی رقم کا منکر ہوگیا۔

ظاہر ہے ان ساری صورتوں میں کہ مصیبت اس کی جان پر آئے یا اس کی اولاد پر یا آزمائش اس کے سرمایہ میں آئے وہ رنجیدہ ہوجاتا ہے اسے دکھ اور پریشانی لاحق ہوتی ہے اب رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنیئے آپ کے ارشادات کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ یہ مصائب وآلام اسکے گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔رفتہ رفتہ اسکے گناہ مٹتے جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں رہتا اس کی لوحِ دل ہر قسم کی نافرمانیوں کی آلائشوں سے پاک کردی جاتی ہے پھر جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے جب اسکی میت کو لحد میں اتارتے ہیں اسے قبر کے سپرد کردیتے ہیں تو اس کی روح ہر قسم کے گناہوں کے دھبوں سے پاک وصاف ہوتی ہے جس خوش نصیب کا قبر میں داخلہ اس انداز سے ہو کہ اس پر کوئی گناہ اور کسی معصیت کا داغ نہ ہو اس کی لوح دل آئینہ کی طرح چمک رہی ہے اور قطرہ شبنم کی طرح طیب وطاہر ہے اس قبر میں اللہ کے لطف وکرم کا عالم کیا ہوگا۔لوگ تو سمجھیں گے کہ ہم

اسے منوں مٹی میں دفن کر آئے ہیں اب یہ اپنے اعمال کی سزا بھگت رہا ہوگا لیکن کسے کیا خبر کہ وہ تو اللہ کی رضا کا پروانہ حاصل کر چکا ہے اور اس معبود برحق کی خوشنودی کے اعزاز سے معزز ہو چکا ہے اور اسکی قبر اب ایک گھڑا نہیں بلکہ رحمت الٰھی سے وہ جنت کا باغ ہے اور جنت کی بہاریں اس کی قبر کی زینت ہیں۔ جسے آج قبر میں سکھ اور چین مل گیا جس کی قبر آج رحمتِ الٰہیہ سے معمور ہوگئی وہ انشاء اللہ روزِ حشر ظلِّ الٰھی کے مزے لے رہا ہوگا اور جنت کی سرمدی نعمتوں سے سرشار ہوگا۔

ہر گناہ سے پاک

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يَبْتَلِیْ عَبْدَهُ بِالسَّقَمِ حَتّٰى يُكَفِّرَ ذَالِكَ كُلَّ ذَنْبٍ.

(المستدرک)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے عبد (بندہ) کو بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے حتی کہ وہ بیماری اس سے ہر گناہ مٹا دیتی ہے۔

-☆-

اللہ کی طرف سے بھلائی وخیر

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِاللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ. (صحیح البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ جس آدمی سے بھلائی وخیر کا ارادہ فرماتا ہے تو کچھ مصائب اس پر نازل ہو جاتے ہیں۔

-☆-

اہلِ ایمان کیلئے یہ مصائب یہ تکالیف اللہ کی طرف سے خیر و بھلائی کی علامت ہیں جب کوئی بیماری، جسمانی تکلیف یا ذہنی پریشانی ہو تو اس وقت گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنا چاہیے۔

جواللہ کی رضا پر راضی
اللہ اس سے راضی

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِذَااَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاھُمْ،فَمَنْ رَضِیَ فَلَہُ الرِّضٰی،وَمَنْ سَخِطَ فَلَہُ السُّخْطُ. (سنن الترمذی اسنادہ حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

جتنی بڑی مصیبت آئے گی اتنا زیادہ ثواب ملے گا بیشک اللہ عزوجل جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو انہیں (مصائب میں) مبتلا کر دیتا ہے پھر جو آدمی اللہ کے فیصلے پر راضی ہو تو اللہ تعالی کی طرف سے بھی اس کیلئے رضا اور جو اللہ تعالی کے فیصلے پر ناراض ہو تو اللہ تعالی کی طرف سے بھی اس کیلئے ناراضگی۔

-☆-

قیامت کو درجہ کی بلندی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: صُدَاعُ الْمُومِنِ، اَوْشَوْکَۃٌ یُشَاکُھَا اَوْشَیْءٌ یُوْذِیْہِ، یَرْفَعُہُ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ دَرَجَۃً وَیُکَفِّرُ عَنْہُ بِھَا ذُنُوْبَہٗ. (ابن ابی الدنیا ورواتہ ثقات)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مومن کا سر درد یا کانٹا جو اسے لگتا ہے یا کوئی چیز جو اسے اذیت دیتی ہے اللہ اس کے ذریعے قیامت کے دن اس کا درجہ بلند کرے گا اور اس کے گناہ مٹا دے گا۔

اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان پر کس درجہ مہربان ہے اس کے رحم و کرم کو کسی ترازو میں نہیں تولا جا سکتا اسکی ایک رحمت ہی اتنی بڑی ہے کہ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے تو اسکی انگنت رحمتوں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ اسکے رحم و کرم اسکے لطف و عنایت اسکے فضل و احسان کو اگر تمام مخلوقات لکھنا شروع کر دے اور اس کے لئے تمام سمندر روشنائی بن جائیں تو یہ روشنائیاں ختم ہو جائیں گی لیکن کریم اللہ کا کرم ختم نہ ہوگا۔

اب اللہ کا لطف و کرم ملاحظہ ہو

ایک مرد مومن کو دنیا میں سر درد ہوتا ہے یا اس کو کانٹا چبھ جائے ظاہری بات ہے سر درد اور کانٹا سے معمولی تکلیف ہوگی اگر انسان کو لاحق ہونے والی دیگر تکالیف سے ان کا موازنہ کیا

جائے تو یہ بالکل ہی معمولی نظر آتی ہیں۔لیکن کریم اللہ اس آدمی کو جسے معمولی سر درد ہوا یا جسے کانٹا سے جسم میں معمولی تکلیف ہوئی، اسکا قیامت کے بھرے مجمع میں درجہ بلند فرمائیگا۔

قیامت میں لوگ مارے مارے پھر رہے ہونگے کسی کا پسینہ اس کے گلے تک اور کوئی اپنے ہی پسینہ میں غوطے لگا رہا ہوگا لیکن وہ مومن جسے اس دنیا میں معمولی سا بھی سر درد ہوا یا کانٹا لگا اللہ اس کا درجہ بلند کردے گا۔میدانِ حشر میں جس کا درجہ بلند ہوگا یقیناً وہ حشر کی گرمی حشر کے عذاب سے محفوظ رہے گا بلکہ اس کے لئے ظلِّ الٰھی میں جگہ ہوگی وہ حوضِ کوثر کے جام پی رہا ہوگا۔

لَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰہُ مِلْءَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الشُّکْرُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

اھلِ بلاء کے اجروثواب کودیکھ کر اھلِ عافیت کی تمنا

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حِيْنَ يُعْطٰى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ؛ لَوْاَنَّ جُلُوْدُهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِيْضِ. (سنن الترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

قیامت کے دن ان بندوں کوجودنیامیں مصائب وآلام میں مبتلا رہے، اجروثواب عنایت کیاجائے گاتووہ لوگ جودنیامیں عافیت وآرام سے رہےتمنا کریں گے کہ کاش ان کے جسم کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔

-☆-

اےاللہ

اےوھاب ومعطی

اےمنعم ومکرم

تیرے عطیات انگنت ہیں، تیرے خزانے لامتناہی، آج تک کوئی ایسا پیمانہ ایجاد نہ

ہوسکا جو تیرے خزانوں کو ماپ سکے، آج تک ایسا کوئی ضابطہ معرضِ وجود میں نہ آسکا جو تیرے عطیات کا حساب لگا سکے۔

تو اھلِ بلاء کو ایسے لوگوں کو جنہیں دنیا میں مبتلائے مصائب رکھا تکالیف اور پریشانیاں جنہیں گھیرے رکھیں روز قیامت کتنے کرم سے نوازے گا ان پر تیری نوازشات کی کتنی سہانی برسات ہوگی۔ انہیں دیکھ کر پورا میدانِ حشر عجب رنگ دکھا رہا ہوگا حتیٰ کہ اہل عافیت یعنی وہ لوگ جو اس دارِ فانی میں چین و آرام سے رہے پریشانیاں جن سے دور رہیں وہ تمنا کریں گے کہ کاش اس دنیا میں ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے جاتے انکے اجسام کی کھال کاٹ کاٹ کر الگ کردی جاتی کیونکہ جب ایک کانٹے کا اجر گناہ مٹا رہا ہے اور معمولی سا سر درد ڈھیروں اجر سمیٹ رہا ہوگا تو پھر کیوں نہ تمنا پیدا ہو۔ یہ دنیا یہ دنیا کے مصائب عارضی ہیں یہ تکلیفیں ایک دن ختم ہو جائیں گی لیکن ان کے صلے میں اجر دائمی ہوگا ان کے ثمر کے طور پر جو انعام ملے گا وہ سرمدی ھو گا.

اے خالق و مالک اے پاک پروردگار

ان سارے انعامات کے باوجود ہم تیری جناب میں عرض کرتے ہیں کہ تو ہمیں عافیت وکرم سے نواز ہمیں دکھوں اور پریشانیوں سے نجات عطا کر اگر تو چاہے تو بلا سبب بھی ہمیں نوازشات سے سرفراز فرما سکتا ہے بلکہ فرماتا ہے اگر تیرا کرم جو بن پر ہو تو پھر اسے کون روک سکتا ہے۔ تو محض اپنے لطف و کرم سے اپنی رحمت بے پایاں کے طفیل ہمیں اخروی انعامات سے مالا مال کردے اس بھرے مجمع میں اپنی نوزشات کریمانہ سے ہمیں سرفراز فرما دے۔

بیمار کی عیادت

اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِالْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُوْدُواالْمَرِیْضِ،وَاتَّبِعُوْاالْجَنَائِزِ تُذَکِّرُکُمُ الْآخِرَةَ.(مسند احمد 48/3)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مریض (بیمار) کی عیادت کرو، جنازوں میں شرکت کرو، یہ چیز تمہیں آخرت یاد دلاتی رہے گی۔

-☆-

رب العزۃ کا ارشاد گرامی ہے:

مَاآتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَانَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

جس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس چیز سے تمہیں روکیں رک جاؤ۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی پر عمل پیرا ہونے والا بڑا خوش نصیب ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں شب و روز گزارنے والا سعادتوں

سے لبریز ہے۔رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات مبارکہ کو حرزِ جاں بنانے والا ابدی راحتوں کا سزوار ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں اہلِ ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ مریض کی بیمار پرسی کرنے والا آدمی کے پاس جا کر اسے تسلی دینے والا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اطاعت گزار ہے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے والا اللہ کی رحمتوں سے لبریز ہوا کرتا ہے۔اگر تیمارداری پر اور کوئی بھی اجر وثواب نہ ملے پھر بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کا ثواب کیا کچھ کم ہے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والا اللہ تعالی کا محبوب ہوا کرتا ہے۔محبتِ الٰھی کو جیتنے والا بلاشبہ سعادت ابدیہ کا امین ہوا کرتا ہے۔

تذکرکم الآخرۃ:

آج گناہ اور معصیتیں اسی لئے عام ہیں کہ انسان آخرت کو بھولا ہوا ہے۔انسان کو یہ یاد ہی نہیں رہا کہ اسے ایک دن علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضری دینا ہے۔جب اللہ کی بارگاہ میں حاضری ہی ذہن سے محو ہو جائے،العیاذ باللہ من ذالک،تو انسان بے دھڑک ہو کر گناہ کرتا ہے اور اپنی روسیاہی کا سامان کرتا ہے۔

مریض کی عیادت و بیمار پرسی ایسی چیز ہے جس سے انسان کو آخرت یاد آتی ہے۔اس کے ذھن میں یہ بات جاگزیں ہو جاتی ہے کہ ایک دن ہم نے اپنی اپنی قبروں سے اٹھنا ہے اس دن ہماری ساری زندگی،زندگی کی صبحیں اور اس کی شامیں،ہماری خلوتیں اور ہماری جلوتیں سب اس کے سامنے بیان ہونگی۔اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیشی ہوگی،زندگی کی سانسوں

کا اسکے لمحات کا حساب لیا جائے گا۔ میزان پر ہمارے تمام نیک و بد اعمال تولے جائیں گے۔
قیامت کی ہولنا کیوں اور اسکی تباہ کاریوں کا جب تصور ذہن میں آتا ہے انسان گناہوں سے بچنا شروع کر دیگا جیسے جیسے یہ تصور پختہ ہوتا جائے گا اسی طرح گناہوں سے کنارہ کشی عمل میں آتی جائے گی۔ جب اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے فکر آخرت لاحق ہوگی تو اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کا تصور تک ذہن سے نکل جائے گا پھر وہ مرد مومن ہر لمحہ ہر گھڑی اسی فکر میں ہوگا کہ اس عظیم دن کے عذاب سے کیسے بچا جائے اور کیسے سرمدی انعامات حاصل کئے جائیں ہر ہر اس کام کی طرف توجہ ہوگی جس کے باعث اللہ ذوالجلال ناراض ہو۔ یہی تصور یہی یاد انسان کو ابدی سعادتوں سے بہرہ ور کرنے کیلئے مہمیز کا کام دیتی ہے۔

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ

جسے آگ سے دور کر دیا جائے گا اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا وہی حقیقی کامیاب و کامران ہوگا۔

آیئے اس فانی دنیا پر فریفتہ نہ ہوں بلکہ باقی کے طلبگار بنیں۔ اس کے لئے غفلت و سستی کو خیر باد کہنا ہوگا اور رضائے الٰھی کو اپنا شیوہ بنانا ہوگا۔

فَاِنْ کُنْتَ فِیْ هٰذِیِ الْاَئِمَةِ رَاغِبًا

فَوَطِّنْ عَلٰی اَنْ تَنْتَحِیْکَ الْوَقَائِع

اگر تو اپنے اندر اپنے اسلاف اور بزرگوں کی سیرت و کردار کا آرزومند ہے تو اپنے نفس کو خوگر بنالے کہ مصائب و آلام زمانہ تجھ پر آیا ہی چاہتے ہیں۔

بِنَفْسٍ وَقُوْرٍ عِنْدَ کُلِّ مُلِمَّةٍ
وَقَلْبٍ صَبُوْرٍ وَھُوَ فِی الصَّدْرِ مَانِعٌ

جب بھی کوئی مصیبت نازل ہوتو اس کو برداشت کرو باوقار نفس اور صابر دل کے ساتھ جو دل سینے میں غیر خدا کے ہر تصور کا مانع ہے۔

لِسَانُکَ مَخْزُوْنٌ وَطَرْفُکَ مُلْجَمٌ
وَسِرُّکَ مَکْتُوْمٌ لَدَی الرَّبِّ ذَائِعٌ

تیری زبان منہ میں بند رہنی چاہیے اور تیری آنکھوں میں شریعت کی لگام ہونی چاہیے اور تیرا باطن لوگوں سے مستور ہونا چاہیے اور رب تعالیٰ کے سامنے عیاں ظاہر۔

وَذِکْرُکَ مَخْمُوْرٌ وَبَابُکَ مُغْلَقٌ
وَثَغْرُکَ بَسَّامٌ وَبَطْنُکَ جَائِعٌ

تیرا کوئی ذکر نہیں چاہیے (بلکہ ذکر اللہ کا) اور تیری خواہشات کا دروازہ بند چاہیے (اپنے دینی بھائیوں کیلئے تو) تیرے ہونٹ مسکراتے ہونے چاہییں اور تیرا پیٹ بھوکا ہونا چاہیے۔

وَقَلْبُکَ مَجْرُوْحٌ وَسُوْقُکَ کَاسِدٌ
وَفَضْلُکَ مَدْفُوْنٌ وَطَعْنُکَ شَائِعٌ

اور تیرا دل عشق الٰہی کے تیروں سے مجروح ہو تیرا بازار دنیا (جو اللہ سے غافل کر دے) خسارے والا چاہیے اور تیرے کمالات مدفون اور تجھ پر طعن عام ہونا چاہیے۔

وَفِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَنْتَ جَارِعُ غُصَّةً
مِنَ الدَّھْرِ وَالْاَخْوَانِ وَالْقَلْبُ طَائِعٌ

اور تجھے روزانہ زمانہ اور اہل زمانہ کی طرف سے ملنے والے غم واندوہ کے گھونٹ پینے چاہیں اور تیرا دل اللہ اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع چاہیے۔

نَهَارُکَ شُغُلُ النَّاسِ مِنْ غَيْرِ مَنَّةٍ

وَلَيْلُکَ شَوْقٌ غَابَ عَنْهُ طَلَائِع،

تیرا دن احسان جتلائے بغیر عوام الناس کے بھلائی کے کام کرتے کرتے گزر جانا چاہیے اور تیری رات لقاہائے الٰہی کے شوق میں گزرنی چاہیے کہ اس ذوق وشوق کا کسی غیر کو پتہ نہ چلے۔

ضمانت الٰہیہ میں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مَنْ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ اَوْ خَرَجَ غَازِيًا اَوْ دَخَلَ عَلٰى اِمَامٍ يُرِيْدُ تَعْزِيْرَهٗ وَتَوْقِيْرَهٗ اَوْ قَعَدَ فِيْ بَيْتِهٖ فَسَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ. (مسند احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جس نے ان میں سے ایک بھی چیز ادا کی تو اللہ عزوجل اسکا ضامن ہوگا۔

جس نے کسی بیمار کی تیمارداری کی

جو کسی جنازہ میں شریک ہوا

جو جہاد کرنے کے لئے نکلا

جو کسی امام کے پاس آیا کہ اس کی تعظیم وتوقیر کرے

جو اپنے گھر میں بیٹھا رہا کہ لوگ اس سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں سے محفوظ رہے۔

-☆-

اللہ تعالی کی ضمانت سب سے بڑی ضمانت ہے

بیمار کی تیمارداری کرنے والا کتنا خوش نصیب ہے کہ اللہ تعالی اسکا ضامن ہے جب تک وہ تیمارداری میں مصروف ہے اللہ تعالی اس کو ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھے گا کیونکہ اللہ نے اس کو اپنی ضمانت میں لے لیا ہے۔

تیمارداری کرنے والے کو اپنے بختوں پر ناز کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی اسکے جسم و جاں اس کے مال و دولت اور اس کے دین و ایمان کا ضامن ہے۔

شیطان ہر وقت تاک میں رہتا ہے اور بندہ مومن کے ایمان کو نقصان پہنچانے کیلئے بیٹھا رہتا ہے۔عیادت کرنے والا مومن بے فکر ہو کر عیادت کرے کیونکہ خالق و مالک اب اس کے ایمان و دین کا ضامن ہے۔شیطان ایسے آدمی سے کوسوں دور بھاگتا ہے۔جس سے شیطان بھاگے اس کا دین و ایمان محفوظ ہے۔

رحمتِ الٰہی میں غوطے لگانے والا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَاقَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًالَمْ یَزَلْ یَخُوْضُ فِیْ الرَّحْمَۃِ حَتّٰی یَجْلِسَ فَاِذَاجَلَسَ اغْتَمَسَ فِیْھَا۔ (مسند احمد)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس مرد مسلم نے کسی مریض کی عیادت تیمارداری کی تو مریض کے پاس بیٹھنے تک وہ رحمت میں گھستا ہے اور جب اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس رحمت میں غوطے لگاتا ہے۔

-☆-

مریض کی تیمارداری کرنے والا تیمارداری کی نیت سے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو وہ اللہ کی رحمت میں گھس جاتا ہے۔ رحمت اسے چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے اور اپنے دائیں آگے اوپر نیچے رحمت ہی رحمت دیکھتا ہے۔ وہ آدمی کیا خوب حالت میں ہے جو چاروں طرف رحمت میں گھرا ہوا ہے اور جس کے ہر طرف رحمت ہی ہو وہ زحمت سے کوسوں دور ہے ایسا آدمی یقیناً اللہ کی عنایات کریمہ سے بہرہ ور ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں:

رحمت پہنچنے تک دین وایمان میں گھرا رہتا ہے اس کی تمام حرکات وسکنات عند اللہ

ثواب کا ذریعہ بنتی ہیں۔ جب تیماردار مریض کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہے اس کی خیرت دریافت کرتا ہے یا اسے تسلی دیتا ہے اسے بہتر مشورہ سے نوازتا ہے تو اس وقت وہ تیماردار رحمت الٰھی میں غوطے لگاتا ہے وہ سر سے پاؤں تک رحمت میں غرق ہو جاتا ہے۔ غوطے لگانے والا اگر نکلنا بھی چاہے تو بڑا مشکل ہوتا ہے اسی طرح تیماردار کے پاس بیٹھنے والا رحمت میں یوں غوطے لگاتا ہے کہ اگر وہ خود نکلنا چاہے تو نہیں نکل سکتا۔ یہ محض اللہ الکریم کا کرم ہے اور اللہ بہت بڑے فضل وکرم والا ہے۔

ثواب کا ذریعہ بنتی ہیں۔ جب تیماردار مریض کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہے اس کی خیرت دریافت کرتا ہے یا اسے تسلی دیتا ہے اسے بہتر مشورہ سے نوازتا ہے تو اس وقت وہ تیماردار رحمت الٰھی میں غوطے لگاتا ہے وہ سر سے پاؤں تک رحمت میں غرق ہو جاتا ہے۔ غوطے لگانے والا اگر نکلنا بھی چاہے تو بڑا مشکل ہوتا ہے اسی طرح تیماردار کے پاس بیٹھنے والا رحمت میں یوں غوطے لگاتا ہے کہ اگر وہ خود نکلنا چاہے تو نہیں نکل سکتا۔ یہ محض اللہ الکریم کا کرم ہے اور اللہ بہت بڑے فضل وکرم والا ہے۔

ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غَدْوَةً؟ اِلَّاصَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلِكٍ حَتّٰى يُمْسِىَ وَاِنْ عَادَ عَشِيَّةً؟ اِلَّاصَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِيْ الْجَنَّةِ. (سنن الترمذی)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

جو مرد مسلم اپنے مسلم بھائی کی دن کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اسکے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ مرد مسلم اپنے مسلم بھائی کی رات کو عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس عیادت کرنے والے کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں پھلوں سے لدا ہوا باغ ہے۔

-☆-

اے خالق و مالک تو نے تمام اہل ایمان کو بھائی بھائی بنادیا ہے تیرا ہی ارشاد ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

بیشک مومن بھائی بھائی ہیں۔

تیرے نبی رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اہل ایمان کو ایک جسم کی مانند قرار دیا ہے۔

عَنْ النُّعْمَان بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّھِمْ وَتَرَاحُمِھِمْ وَتَوَاطُفِھِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَااشْتَکٰی مِنْہُ عُضْوٌ تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھْرِ وَالْحُمّٰی. (صحیح مسلم 186/44584)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مومنین کی مثال آپس میں دوستی کرنے اور ایک دوسرے سے رحم کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ شفقت کرنے ایک جسم کی طرح ہے جب اس کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو بے خوابی اور بخار میں اس کا سارا جسم شریک ہوتا ہے۔

یہ روایت بھی ملاحظہ ہو۔

عَنِ النُّعْمَان بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ کَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَکٰی عَیْنُہٗ اِشْتَکٰی کُلُّہٗ وَاِنْ اشْتَکٰی رَأْسُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ. (صحیح مسلم 186/46589)

حضرت نعمان بن بشیر رَضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسلمین (ایک دوسرے سے محبت میں) ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ کو تکلیف ہوتو اس کے سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر اس کے سر کو تکلیف ہوتو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔

-☆-

اللہ رب العزت اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تمام اہل ایمان کو ایک جسم قرار دیا اگر کسی ایک کو تکلیف ہوتو باقی بھی اس تکلیف کو محسوس کرتے ہیں اگر کوئی ایک دکھ درد میں مبتلا ہوتو تمام مومن اس کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔

اللہ رب العزت ذوالجلال والاکرام کا لطف ملاحظہ ہو جو بندہ مومن اس اخوت ومحبت کا پیکر بن جاتا ہے اپنے ایمانی بھائیوں سے پیار کرتا ہے ان کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے اگر کوئی ان میں بیماری ہوجائے تو اس کی تیمارداری کیلئے روانہ ہوجاتی ہے اس کا تیمارداری کے لئے روانہ ہونا رائیگاں نہیں جاتا بلکہ اسے اتنا اجر وثواب ملتا ہے کہ فکر انسانی اس اجر کی تہہ تک پہنچ نہیں سکتی ہے۔

جب بندہ مومن تیمارداری کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو اللہ کے فرشتے کتنے فرشتے؟ ستر ہزار اس کیلئے دعا کرتے ہیں اور یہ دعا شام تک اس کے لئے جاری رہتی ہے۔ یہ نوری مخلوق جب بحکم الٰھی اس کے لئے دعائیں کرتی ہوگی تو پھر اس کی نیکیوں میں کس قدر اضافہ ہوتا ہوگا اسے تو سوائے علیم وخبیر جل جلالہ کے کون جانتا ہے اور فرشتوں کے استغفار سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہونگے بات کتنے گناہوں کی نہیں ہے بلکہ اللہ کریم کا کرم اسکے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔

اے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چل آج ان کی سنّتِ مطہرہ کا شیدائی بن جا ان شاء اللہ قیامت کے دن تیرے انوار قابلِ دید ہونگے اور تو گناہوں سے پاک وصاف ہوگا جنت کی راہ چل رہا ہوگا۔

سنن ابی داؤد کی روایت ملاحظہ ہو:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَامِنْ رَجُلٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا من مسيا؛ الا خرج معه سبعون الف ملك، يستغفرون له، حتي يصبح و كانله خريف في الجنة و من اتاه مصبحا، خرج معه سبعون الف ملك يستغفرون له، حتي يمسي، و كان له خريف في الجنة. (سنن ابی داؤد 3098 اسناد صحیح صحیح سنن ابی داؤد 273/23089)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا:

جو بندہ مومن کسی مریض کی بوقت شام عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو صبح تک اس تیماردار کیلئے استغفار کرتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں پھلوں کی مہمانی ہوگی اور جو کسی مریض کی عیادت کیلئے صبح آیا تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آتے ہیں جو شام تک اس کیلئے استغفار کرتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں چنے ہوئے پھلوں سے مہمان نوازی ہوگی۔

جب کوئی مسلم مرد کسی کی تیمارداری کیلئے گھر سے نکلتا ہے وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ اکیلا نکل رہا ہے بلکہ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس تیماردار کیلئے مصروف استغفار رہتے ہیں اور یہ فرشتے مسلسل کئی گھنٹے اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں یعنی صبح تیمارداری کرنے والے کیلئے شام تک اور شام کو کرنے والے کے لئے صبح تک۔

آج چند آدمی اکٹھے کسی گلی سے گزر جائیں تو لوگ نظریں اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہیں اور ان کا یہ مل کر جانا لوگوں کی نظروں میں محفوظ ہو جاتا ہے۔

جب ستر ہزار فرشتے اکٹھے گزرتے ہوں گے تو دنیا والے نہ سہی عالم بالا والے ضرور انہیں دیکھتے ہوں گے اور یہ منظر ان کی نظروں میں بھی محفوظ ہو جاتا ہوگا۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا۔

یہ ستر ہزار فرشتے اور انہیں دیکھنے والے فرشتے سب کے سب قیامت کو اس تیماردار کے حق میں گواہی دیں گے اور جس کے حق میں فرشتے گواہی دیں گے وہ یقیناً عذاب سے محفوظ ہوگا اور سزاوارِ جہنم ہوگا۔

تیمارداری کرنے والا اہل جنت سے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مَنْ عَمِلَھُنَّ فِیْ یَوْمٍ کَتَبَہُ اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ: مَنْ عَادَ مَرِیْضًا، وَشَھِدَ جَنَازَۃً وَصَامَ یَوْمًا، وَرَاحَ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَاَعْتَقَ رَقَبَۃً. (صحیح ابن حبان)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے:

پانچ چیزیں ایسی ہیں جس خوش نصیب نے کسی دن ان پر عمل کرلیا تو اللہ تعالی اس آدمی کو اہل جنت سے لکھ دے گا۔

جس نے بیمار کی عیادت کی

جنازہ میں شرکت کی

دن کا روزہ رکھا

جمعۃ المبارک کی ادائیگی کیلئے روانہ ہوا

اور غلام آزاد کردیا۔

-☆-

درج بالا حدیث پاک میں ان اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے جن سے متصف سزوار جنت ہے اور ابدی راحتیں اس کی منتظر ہیں.

ان اوصاف میں پہلا وصف عیادت، تیمارداری کو قرار دیا گیا ہے۔ جو مرد مومن اپنی کسی

مومن بھائی کی تیمارداری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی رحمتوں کے در کھول دیتا ہے اور دائمی انعامات کی راہ اس کے لئے کشادہ کردی جاتی ہے۔

كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو اہل جنت سے لکھ دیتا ہے۔

کے الفاظ قابل غور ہیں اللہ تعالیٰ کا کسی کو جنت دینا اسکا لطف ومہربانی ہے وکسی رنگ میں بھی جنت دے یہ اسکا کرم ہے لیکن اس حدیث پاک میں ایسے آدمی کیلئے جنت لکھ دی جاتی ہے اور اسے اصحاب جنت تحریر کردیا جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَنْ عَادَ مَرِيْضًا؛ نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا. (سنن الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مریض کی عیادت کی تو آسمان سے نداد ینے والا ندا دیتا ہے (اے مریض کی عیادت کرنے والے) تمہیں مبارک ہو تمہاری تیمارداری کیلئے چلنا تمہیں مبارک ہو تم نے (اس عمل سے) جنت میں گھر بنالیا ہے۔

مریض کی عیادت تیمارداری کرنے والے پر اللہ ذوالجلال کا کرم ملاحظہ ہو، آسمان سے ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔ یہ ندا اللہ کے حکم وارشاد سے ہے تو ندا دینے والا نوری ہے نوری وجود سے نکلنے والی یہ نوری ندا کیسی پر کیف ہوگی۔ وہ تیمارداری کرنے والا ہوسکتا ہے دنیا کی کثافتوں کی وجہ سے اس ندا کو نہ سن سکے لیکن جو عرفان الٰہی کی دولت سے مالا مال ہیں وہ تو اس ندا کو سنتے

ہونگے پھران پر عجیب کیف طاری ہوگا۔

اے بیمار کی بیمار پرسی کے لئے جانے والے تم تمام الائشوں سے پاک ہو تم طیب وطاہر ہو۔

یہ اللہ کی طرف سے کس درجہ خیرات وبرکات سے بھرپور انعام ہے اللہ تعالی تیمارداری کرنے والے کے جسم وجان کو طیب وطاہر کردیتا ہے۔اسے ہر قسم کی آلائشوں سے پاک وصاف کردیتا ہے جس کا جسم پاک ہوگا وہ سراپا خیر وبرکت ہوگا۔وہ نیکی وبھلائی کا پیکر بن جائے گا۔

حدیث پاک کے کلمات میں دواحتمال ہیں۔

یہ دعائیہ کلمات ھیں.

اللہ کے فرشتے دعادے رہے ہوں کہ اے مریض کی عیادت کرنے والے اللہ تجھے مبارک کرے، تجھے سراپا خیر وبرکت بنائے تجھے بھلائی وعمدگی سے آراستہ کرے۔

اللہ تعالی تیرے اس چلنے کو مبارک کرے، تیری یہ روانگی بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو اور اللہ تعالی اسے خیر وبرکت سے آراستہ کرے۔

تو جنت میں اپنا ٹھکانہ بنائے، خدائے ذوالجلال جنت دائمی انعامات کی جگہ تیرے مقدر میں کردے اور ابدی سعادتوں سے بہرہ ور ہو۔

یہ دعائیں ایک نوری مخلوق کی زبان سے نکل رہی ہیں اور فرشتہ حکم الھی کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا گویا اس عیادت کرنے والے کیلئے اگر کوئی انسان دعائیں نہ بھیجے تو کوئی بات نہیں اللہ کے فرشتے دست بدعا ہیں اور اور بحکم الھی دعا کررہے ہیں تو جس آدمی کے بارے میں اللہ کا حکم ہو کہ اس کے لئے دعا کرو بھلا اس کے مقدر کی سربلندی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

یہ خبر یہ کلمات ہوں

اللہ تعالیٰ کی جانب سے اسے یہ خبر سنائی جا رہی ہے۔

کہ تو اے عیادت کرنے والے تو بڑا خوش نصیب ہے کہ کریم اللہ نے تیرے جسم کو تیری جان کو سراپا خیر و برکت بنا دیا ہے تجھے طیب و طاہر قرار دے دیا ہے اسے پاکیزہ بنا دے اسے اور کیا چاہیے اب اسے خیال رکھنا چاہیے کہ کریم اللہ نے اسے محض اپنے لطف و کرم سے پاک وصاف کر دیا ہے اب وہ دوبارہ گناہوں کی آلائشوں میں ملوث نہ ہوا اپنے جسم و جاں کو گناہوں کی ظلمتوں سے محفوظ رکھے اور اس شفاف جسم کو کسی قسم کے داغ سے داغدار نہ ہونے دے۔

اے مریض کی عیادت کرنے والے تیری جان بھی پاکیزہ و طاہر ہو چکی ہے تیرا چلنا، تیرا آنا جانا پاک وصاف ہے اس میں شیطانی اثرات کا کوئی دخل نہیں رحمان اللہ نے اپنے کرم کے حصار میں تجھے لے لیا ہے اب اس بندہ مومن پر لازم ہے کہ اللہ کی اس عنایت کا خیال رکھے رب تعالیٰ کے عطا فرمودہ حفاظتی قلعہ کی حفاظت کرے اپنے کسی عمل اور کسی کردار سے شیطان کو یہ موقع نہ دے کہ وہ اس حصار میں شگاف ڈال سکے اور اس حصار میں داخل ہو کر ایمان والے کی چادر ایمان کو داغدار کر سکے۔

اے بیمار کی بیمار پرسی کرنے والے تیرا خالق و مالک تجھ سے راضی ہو چکا اس نے تیرے لئے جنت ٹھکانہ بنا دیا ہے۔ تیرا دائمی گھر تجھے عطا کر دیا انعامات سرمدیہ تیرے انتظار میں ہیں اور تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ چکا ہے۔

یہ کلمات طیبات بتاتے ہیں کہ

اخلاص وللّٰہیت سے مومن کی تیمارداری کرنے والا ان شاء اللہ نعمتِ ایمان سے مالا مال ہوگا اور وہ دنیا سے باایمان رخصت ہوگا۔

جنتی میووں میں

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَاعَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعَ قِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَاخُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟قَالَ جَنَاهَا. (مسند احمد)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بندہ مسلم جب اپنے مسلم بھائی کی عیادت، تیمارداری کرتا ہے تو واپس لوٹنے تک وہ ''خرفۃ الجنۃ'' میں رہتا ہے۔عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''خرفۃ الجنۃ'' کیا چیز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جنت کے چنے ہوئے پھل۔

-☆-

آج کی مادیت زدہ نظریں عالم الغیب کے حقائق کیا جانیں۔ان بےنور نظروں کو کیا خبر کہ اس جہاں کے پرے ایک اور جہاں ہے جس کی نعمتیں اس دنیا کی نعمتوں سے لاکھوں درجہ بہتر جس کی نفاست اس مادی جہاں کی نفاست سے کروڑوں درجہ اعلیٰ۔ان مادی نظروں میں وہ طاقت ہی نہیں کہ اس ارفع واعلی جہاں کا مشاہدہ کرسکیں۔

ہاں وہ قدسی صفات جنہیں بارگاہ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمہ وقت رحمت کی خیرات ملتی ہے جن کا دامن حضور نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نگاہ عنایت سے لبریز کرتے ہیں اور جنکے سینے رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اقدس کی تجلیات سے منور ہیں وہ یہاں بیٹھ

کر اس جہاں کا ادراک کر سکتے ہیں۔

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار کی عیادت کرنے والے خوش بخت کے بارے میں فرمایا وہ جتنی دیر عیادت کرتا ہے جنتی میووں میں رہتا ہے۔

اے ایمان والے

اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے امتی

اے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع و فرمانبردار

کبھی انجانے میں بھی عیادت کرنے والے کیلئے اس نعمت کا انکار نہ کردینا۔ عقل کے پیچھے چل کر یا عقل کے پجاریوں کی بات سن کر کبھی بے خبری میں بھی اس بات کو ماننے سے انکار کردینا کیونکہ یہ بات تیری یا میری زبان سے نہیں نکلی بلکہ اس ذاتِ اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلی ہے جس کے بارے میں اللہ وحدہ لاشریک فرماتا ہے۔

وَمَايَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحَىٰ.

وہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے بولتے ہی نہیں بلکہ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے یاد رہے سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے لیکن محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلی ہوئی بات غلط نہیں ہو سکتی۔

بلکہ وہ خوش بخت بننے کی سعی کیجئے جو اس دنیا میں رہتے ہوئے جنت میووں میں وقت گزارتا ہے کسی ایمان والے کی عیادت کیجئے پھر رحمت خداوندی کا نظارہ کیجئے۔

ہاں جسے آج اللہ ذوالجلال جنتی انعامات سے نوازتا ہے کل قیامت کو اسے جنت سے کیسے محروم رکھے گا بلکہ اس خوش بخت کیلئے درِ جنت وا ہوگا اور جنتی انعامات اس کے انتظار میں ہونگے۔

جنت میں داخل ہونے والا

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُصبَحَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا؟

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ :اَنَافَقَالَ

مَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ مِسْكِیْناً؟فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ

مَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ جَنَازَةً؟قَالَ اَبُوْبَكْرٍ :اَنَاقَالَ

مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا؟قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَافَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَااجْتَمَعَتْ هٰذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِیْ رَجُلٍ(فِیْ یَوْمٍ)اِلَّادَخَلَ الْجَنَّةَ.

(صحیح ابن خزیمہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آج تم میں سے کون روزے سے ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آج تم میں سے کون جنازہ میں شریک ہوا؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے جنازہ میں نے شرکت کی ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی بھی آدمی میں ایک ہی دن میں یہ خصائل جمع ہو جائیں وہ جنت وہ داخل ہوگا۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

اس حدیث پاک میں چار خصال حمیدہ کا ذکر ہے

روزہ رکھنا

مسکین کو کھانا کھلانا

جنازہ میں شرکت کرنا

مریض کی عیادت کرنا

یہ چار اوصاف جس خوش نصیب میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو جنت میں داخل ہو گیا وہ کامیاب و کامران ہو گیا۔ جنتی آدمی کے فوز و فلاح سے متصف ہونے میں کیسے شک رہ سکتا ہے۔

لیکن قربان جائیں غلام مصطفیٰ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کہ جنہوں نے تعلیمات

نبویہ کو حرزِ جاں بنایا اور لمحہ بھر بھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات وارشادات سے انحراف نہ کیا۔

احادیث مبارکہ کی بڑی بڑی کتب کی ورق گردانی کیجئے آپ کو ہر جگہ صدیقِ اکبر نمایاں شان سے نظر آئیں گے۔ان کو قسام ازل نے جس فراوانی سے خیرات وبرکات کا منبع بنایا ہے وہ کسی اور کے مقدر میں کہاں۔اللہ رب العزت ان کے اخلاص وللّٰہیت اور استقامت علی الدین کے طفیل ہمیں بھی صراطِ مستقیم پر چلنا نصیب فرمائے اور ہماری آنکھیں قرآن وسنت کے نور سے منور فرمائے۔

کمالِ محبت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: یَاابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ: یَارَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ: اَمَاعَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًامَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ؟ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْعُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَهُ.

یَاابْنَ آدَمَ اِسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ: یَارَبِّ وَکَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ: اَمَاعَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمُکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْاَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَالِکَ عِنْدِیْ.

یَاابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ. قَالَ: یَارَبِّ وَکَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَااِنَّکَ لَوْسَقَیْتَهُ وَجَدْتَ ذَالِکَ عِنْدِیْ. (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا:

اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے تیمارداری کیوں نہ کی۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تیری کیسے تیمارداریکرسکتا ہوں تو تو رب العالمین ہے۔ تو اللہ تعالی ارشا فرمائے گا: کیا تجھے علم نہیں اگر تو اس کی تیمارداری کرتا تو مجھے بھی اس کے ہاں پاتا۔

اے فرزندِ آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کیسے کھانا کھلا سکتا ہوں تو تو رب العالمین ہے۔ اللہ ارشاد فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں عبد نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تجھے علم نہیں اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو مجھ کو اس کے ہاں پاتا۔

اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے پانی کیسے پلا سکتا ہوں کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے فلاں عبد نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہیں پلایا اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کو میرے ہاں پاتا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
بنفسِ نفیس تیمارداری فرمانا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ غُلَامًامِنَ الْیَھُوْدِ کَانَ مَرِضَ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِہٖ فَقَالَ لَہٗ: اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْہِ، وَھُوَ عِنْدَرَأْسِہٖ، فَقَالَ لَہٗ اَبُوْہُ: اَطِعْ اَبَاالْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ بِیْ مِنَ النَّارِ.

(سنن ابی داؤد 3095 اسناد صحیح۔ صحیح سنن ابن داؤد 3095272/2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کا ایک جوان بیمار ہوا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تیمارداری کیلئے آئے حضور اس کے سر کی جانب بیٹھ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسلام لے آؤ

اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سر کے پاس تھا۔

تو اس کے باپ نے اس سے کہا:

ابوالقاسم (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) جو فرماتے ہیں اسے مان لو۔

تو اس جوان نے اسلام قبول کرلیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ کیلئے شکر یہ اللہ کا جس نے اس جوان کو میری وجہ سے آگ سے بچالیا۔
صحیح البخاری میں یہ الفاظ ہیں:

كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وہ جوان حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔

سبحان اللہ وہ جوان کتنے نصیبوں والا ہے کہ اس کی تیمارداری کیلئے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائیں یہ اس لجپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ ہے کہ وہ کسی کو محروم نہیں رکھتے۔ ایک غیر مسلم اور پھر وہ بھی یہودی اگر وہ خدمت کرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنے دامنِ کرم میں لے لیتے ہیں تو جو کلمہ گو مسلم ہے جو آپ کا امتی ہے آپ کی خدمت کرتا ہے اس پر کیوں نہ کرم ہوگا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درِ رحمت صرف اس وقت کے لوگوں کے لئے ہی نہیں کھلا تھا بلکہ یہ ابدالآباد تک کھلا رہے گا کوئی صدقِ دل سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی کوشش تو کرے وہ کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ضرور کرم فرمائیں گے۔

وہ یہودی جوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اے مرے مسلم بھائی تو بھی خدمت سرانجام دے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر بھی کرم فرمائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی امتی کی دستگیری کرنا، اس کے مشکل وقت میں کام آنا، اس کو کسی مصیبت سے چھڑانا، وہ بیمار ہے تو اس کی تیمارداری کرنا، وہ مقروض ہے تو اس کو بارِ قرض سے نجات دلانا وہ قیدی ہے تو اسے قید سے چھڑانا یہ ساری باتیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کر دیتی ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو گئے تو تیرے بگڑے مقدر

سنور جائیں گے پھر اگر تو کسی وقت بیمار ہوا اور کوئی تیری بیمار پرسی کرے یا نہ کرے لیکن نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم تیری بیمار پرسی ضرور فرمائیں گے۔

اَنْقَذَہُ بِیْ مِنَ النَّارِ.

اللہ نے اسے میری وجہ سے آگ سے بچالیا۔

وہ یہودی جوان اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ مبارکہ سے آپ کے واسطہ اور ذریعہ سے آگ سے بچ سکتا ہے تو تو کیوں نہیں آپ کے وسیلہ سے بچ سکتا آج یقین کی دولت سے مالا مال ہو جا تیرے سارے بگڑے بخت سنور جائیں گے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو ان کی تیمارداری کیلئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

حضرت والد فرماتے ہیں ایک دفعہ مجھے بخار آ گیا اور اس بیماری نے طول پکڑا اور زندگی سے ناامید ہو گیا۔ مجھے اونگھ آ گئی، اس غنودگی میں حضرت شیخ عبدالعزیز ظاہر ہوئے فرماتے تھے، بیٹا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری عیادت کے لئے تشریف لا رہے ہیں اور ممکن ہے آپ اس طرف سے تشریف لائیں اور تمہارے پاؤں اس طرف ہیں تیری چارپائی کو اس طرح رکھنا چاہیے کہ تیرے پاؤں اس طرف نہ ہوں۔ مجھے افاقہ ہوا بات کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں تھی۔ میں نے حاضرین کو اشارہ کیا کہ انہوں نے میری چارپائی اس طرف پھیر دی۔ اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کَیْفَ حَالُکَ یَا بُنَیَّ؟ بیٹا تیرا کیا حال ہے؟ ان کے الفاظ کی حلاوت مجھ پر غالب آ گئی عجیب وجد اور آہ و بکا کا مجھ سے ظہور ہوا حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح گود میں لے لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی آپ کی قمیص مبارک آنسو سے تر ہوگئی۔

آہستہ آہستہ اس وجد کو سکون آ گیا۔ پھر میرے دل میں خیال گزرا کہ ایک عرصہ سے مجھے موئے مبارک کی آرزو ہے کس قدر عظیم کرم ہو اگر اس قسم کی کوئی چیز عنایت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خیال سے واقف ہو گئے۔ ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بال میرے ہاتھ میں پکڑا دیئے۔ میرے دل میں گزرا یہ دنوں بال بیداری میں میرے پاس رہیں گے؟ آپ اس خیال سے بھی واقف ہو گئے فرمایا یہ دنوں بال اس عالم میں باقی رہیں گے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صحت کلی اور طویل زندگی کی بشارت دی پھر مجھے افاقہ ہو گیا۔ میں نے چراغ طلب کیا وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں نہیں تھے۔ میں غمگین ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں توجہ کی مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متشمل ہوئے فرمایا میرے بیٹے تجھے آگاہ ہونا چاہئے کہ میں نے وہ دونوں بال احتیاط کے طور پر تمہارے تکیہ کے نیچے محفوظ کر دیئے ہیں وہاں سے تو انہیں حاصل کرے گا جب مجھے افاقہ ہوا تو میں نے انہیں وہاں سے لے کر عزت واحترام سے ایک جگہ بحفاظت رکھ لیا۔ اس کے بعد بخار بالکل جاتا رہا اور مجھ میں بات کرنے کی طاقت لوٹ آئی اور مجھے صحت کلی حاصل ہوگئی۔ ان کلمات کے ضمن میں فرماتے تھے کہ ان موئے مبارک کے خواص میں سے ایک یہ تھی کہ وہ پہلے آپس میں گھتے ہوئے ہوتے تھے جب درود شریف پڑھا جاتا تو الگ الگ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ منکرین میں سے تین اشخاص نے امتحان کرنا چاہا۔ میں اس بے ادبی کی اجازت نہیں دیتا تھا جب مناظرہ نے طول کھینچا تو موئے مبارک دھوپ میں لے گئے

اسی وقت بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا حالانکہ دھوپ بڑی تیز تھی اور بادل کا موسم بھی قطعاً نہیں تھا۔ان میں سے ایک شخص نے توبہ کی،دوسرے نے کہا یہ اتفاقیہ قصہ ہے۔دوسری مرتبہ پھر دھوپ میں نکالا دوبارہ بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوااور دوسرے نے بھی توبہ کرلی تیسرے نے کہا یہ بھی اتفاقیہ بات ہے۔تیسری مرتبہ پھر دھوپ میں لے گئے تیسری مرتبہ بھی بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔تیسرے نے بھی توبہ کرلی۔ایک خصوصیت یہ تھی کہ ایک مرتبہ زیارت کے لئے باہر لایا گیا بہت بڑا مجمع تھا ہر چند قفل میں چابی لگا تا تھا مگر وہ نہیں کھلتا تھا۔کوشش کرتا مگر کامیاب نہ ہوتا تھا۔میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوامعلوم ہوا کہ فلاں جنبی ہے اسکی جنابت کی نحوست سے کامیاب نہیں ہورہے۔میں نے عیب پوشی کرتے ہوئے تمام کوغسل کرنے کیلئے کہا۔جنبی اس مجمع سے نکل گیا اس کے بعد آسانی سے کھل گیا تو ہم نے زیارت کی۔

حضرت والدآخری عمر میں تبرکات تقسیم فرماتے تھے ان دوبالوں میں ایک مجھے عنایت فرمایا۔(انفاس العارفین 84)

والحمد لله رب العالمین.

محمد کریم سلطانی

حافظِ قرآن

امام الانبیاء کی نظر میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دین پاک ہمیشہ رہنے والا ہے اس لئے اللہ جل جلالہ نے آپ پر نازل شدہ کتاب قران کریم کو بھی محفوظ فرمالیا اوراس کی حفاظت اپنے ذمہ لی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ.

بے شک ہم ہی نے قرآن کریم کونازل فرمایااوراس کی حفاظت بھی ہم ہی کریں گے۔

اس وعدۂ حفاظت کو پورا کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ نے بنی نوعِ انسان میں سے محض اپنے لطف وکرم اورنظرِ رحمت سے کچھ افراد کومنتخب کرلیا اوران کے سینوں کواپنے پاک کلام سے سرفراز فرمادیا۔

اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے: ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا.

پھر ہم نے کتاب، قرآن کریم کا اپنے ان بندوں کو وارث بنایا جنہیں ہم نے منتخب فرمالیا۔

وہ خوش قسمت افراد جن کے سینوں میں قرآن کریم محفوظ ہوگیا وہ سعادت مند انسان جنہیں اللہ نے اپنے پاک کلام کی حفاظت کے لئے چن لیا ''حافظ قرآن'' کہلاتے ہیں۔

قرآن پاک اپنے دروازے جس پر کھول دے وہی علم وحکمت والا ہے۔

ارشاد ربانی ہے: بَلْ هُوَ آیات'' بَیِّنَات'' فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ.

بلکہ وہ واضح آیات ہیں اہل علم کے سینوں میں۔

وہ فرزند آدم بڑا معزز و مکرم ہے جسے اللہ وحدہ لاشریک کی نظرِ رحمت اپنے کلام کیلئے مخصوص فرمالیتی ہے۔

آیئے اس ناپائیدار زندگی میں پائیدار چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس حیات مستعار کے چند دنوں میں جن کا بھروسہ بھی نہیں اس ابدی سعادت کو حاصل کرنے کیلئے تگ ودو کریں ہوسکتا ہے اس ذاتِ رحمٰن ورحیم کی بے پناہ رحمتوں کا ایک چھینٹا ادھر آجائے اور ازلی سعادت مندوں میں اپنا نام بھی لکھا جائے۔

اگر اپنے لئے حفظ قرآن اب ممکن نہ ہو تو آیئے اپنی اولاد کو اس جانب لگائیں تاکہ ان کے حفظ قرآن کی برکت سے قیامت کے روز آپ کے سروں کو عزت وسرفرازی کے تاج سے مزین کردیا جائے۔

اگر اولاد کے لئے بھی ممکن نہ رہا ہو تو اولاد کی اولاد یا کسی عزیز ورشتہ دار یا اپنے کسی دوست کی اولاد کو اس سعادت عظمٰی کے حصول کی ترغیب دیجئے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلدَّالُّ عَلٰی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ.

نیکی کی ترغیب دینے والے کو اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا نیکی کرنے والے کو ملتا ہے۔

آئندہ صفحات میں حفظ قرآن کی فضیلت احادیثِ مقدسہ کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔
اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

مقرب بارگاہِ الٰہی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰهِ اَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ هُمْ قَالَ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ اَهْلُ اللّٰهِ وخَاصَّتُه' [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی نوع انسان میں کچھ اللہ والے ہیں ۔عرض کی یارسول اللہ !وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اہل قرآن ہیں۔اہل قرآن ہی اہل اللہ اور اس کے خاص آدمی ہیں۔

انسان کی ملکیت میں ایک محل ہو جو کئی کمروں پر مشتمل ہوان میں سے ایک کمرہ اس نے اپنے آرام کیلئے مخصوص کیا ہوتو اس انسان کو اپنے اس کمرہ سے ایک خاص انس ہوگا۔حالانکہ مالک وہ سب کمروں کا ہے۔

مخلوق تو سب اللہ کی ہے اور وہ ہر ایک کا خالق و مالک ہے لیکن جسکے سینے میں اس کا اپنا کلام ہوگا اور جو زبان اس کے قرآن سے تروتازہ رہتی ہو اللہ جل جلالہ کو ایسا آدمی بہت محبوب ہے۔

اور وہ اس کے مقربین سے ہے۔

ہر سلیم الطبع انسان کی یہ خواہش ہے کہ وہ اللہ والا بن جائے۔آیئے اس خواہش کی تکمیل کیلئے قرآن کریم سے محبت کریں اور اسے حفظ کرنے کی کوشش کریں۔

(۱) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۱۵

قابلِ رشک

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ حَسَدَ اِلَّا عَلٰى اِثْنَيْنِ رَجُل" اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَرَجُل" اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشک دو آدمیوں پر ہونا چاہیئے ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن کی دولت سے سرفراز فرمایا پس وہ دن اور رات کی طویل گھڑیوں میں اس کی تلاوت میں مصروف رہتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا کیا اور وہ رات دن اسے فی سبیل اللہ خرچ کرتا رہتا ہے۔

حسد مذموم ہے اور رشک محمود ہے۔ یہ خواہش اور تمنا کرنا کہ فلاں آدمی کے پاس جو نعمت ہے وہ اس سے چھن جائے اور مجھے مل جائے بڑی ناشائستہ بات ہے اور اگر کسی کی نعمت کو دیکھ کر بارگاہ ذوالجلال میں عرض کی جائے کہ اے اللہ وہ انعام واکرام جو تو نے فلاں شخص کو عطا فرمایا ہے اس شخص کو اس انعام سے محروم کئے بغیر مجھے بھی عنایت فرمادے۔ یہ بڑی عمدہ بات ہے۔

جس آدمی کو یہ سعادت ملے کہ قرآن کریم اسے یاد ہو اور وہ دن رات کی طویل گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا رہے یقیناً وہ فرزند آدمی قابلِ رشک ہے۔ اللہ یہ دولت ہر ایک مسلمان کو نصیب فرمائے۔

---

(۱) مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸۴ وقال متفق علیہ

ملا علی قاری رحمہ اللہ اس بات کو یوں بیان فرماتے ہیں:

اَلْحَسَدُ قِسْمَان حَقِيْقِيّ" وَمَجَازِيّ" فَالْحَقِيْقِيّ" تَمَنِّيْ زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا وَهُوَ حَرَام" بِاجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَمَّا الْمَجَازِيّ" فَهُوَ الْغِبْطَةُ وَهِيَ تَمَنِّيْ مِثْلِ النِّعْمَةِ الَّتِيْ عَلَى الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ تَمَنِّيْ زَوَالِ عَنْ صَاحِبِهَا.[1]

حسد کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی اور دوسری مجازی۔ حقیقی حسد یہ ہے کہ صاحبِ نعمت سے نعمت کے زوال کی تمنا کی جائے اور یہ باجماع المسلمین حرام ہے لیکن مجازی حسد وہ دوسرے لفظوں میں رشک ہے اور رشک کسی کے ہاں نعمت دیکھ کر اس کی آرزو کرنا ہے۔

بغیر اس کے کہ صاحب نعمت سے زوال نعمت کی تمنا کی جائے۔

اس حدیثِ پاک میں حسد بمعنی مجازی ہے جسے رشک کہا جاتا ہے۔ وحدہ لاشریک کا ارشادگرامی ہے:

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ. (القران)

نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے بڑھ جاؤ۔

---

(۱) المرقاۃ جلد ۴ صفحہ ۳۴۷

نورِ الٰہی سے معمور

حَمَلَةُ الْقُرآنِ هُمُ الْمُعَلِّمُوْنَ كَلامَ اللّٰهِ وَالْمُتَلَبِّسُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ مَنْ وَالاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ وَمَنْ عَاداهُمْ فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ.[۱]

قرآن کے حافظ ہی کلامِ الٰہی کی تعلیم دینے والے ہیں اور اللہ کے نور سے معمور ہیں جس نے ان سے دوستی کی اس نے یقیناً اللہ سے دوستی کی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے یقیناً اللہ سے عداوت کی۔

حَمَلَةُ الْقُرْانِ هُمُ الْمُتَلَبِّسُوْنَ نُوْرَ اللّٰهِ الْمُتَعَلِّمُوْنَ كَلامَ اللّٰهِ مَنْ وَالاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَاحَمَلَةَ كِتَابِ اللّٰهِ اِسْتَجِيْبُوا اللّٰهَ بِتَوْفِيْرِ كِتَابِهٖ يَزِدْكُمْ حُبًّا وَيُحَبِّبْكُمْ اِلٰى خَلْقِهٖ.[۲]

قرآن کے حافظ ہی اللہ کی رحمت میں لپٹے ہوئے ہیں، اللہ کا نور زیبِ تن کئے ہوئے، اللہ کے کلام کا علم رکھنے والے ہیں۔

جس نے ان سے دشمنی کی تو یقیناً اس نے اللہ سے دشمنی کو مول لیا اور جس نے ان سے دوستی کی اس نے اللہ سے دوستی کی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

---

(۱) کنز العمال اوّل صفحہ ۵۲۳/ الفردوس بماثور الخطاب جلد ۲ حدیث ۲۶۹۲

(۲) کنز العمال ۱/ ۵۲۷

اے اللہ کی کتاب کے حافظو! اللہ کے احکامات مانو اس کی کتاب کی عزت کے سبب تو وہ تم سے اور محبت کرے گا اور تمہیں مخلوق میں محبوب بنا دے گا۔

حافظ قرآن کیلئے یہ کتنا بڑا اعزاز اور شرف ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبانِ اقدس اسے معلم کتاب اللہ قرار دے رہی ہے۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دن طلب علم کے لئے آنے والے ایک صحابی کو دیکھ کر ان الفاظ مبارکہ سے اپنی خوشی کا اظہار فرمایا:

مَرْحباً بِطَالِبِ الْعِلْمِ إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ تَحُفُّهُ الْمَلائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا۔[1]

طالب علم کے لئے مرحبا اور خوش آمدید ہو طالب علم کے لئے فرشتے اپنے بازوؤں سے اس پر سائبان تان دیتے ہیں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيْكَان فِيْ الاَجْرِ.[2]

عالم اور متعلم اجر میں دونوں شریک ہیں۔

اگر قران کریم کی تعلیم حاصل کرنے والے پر فرشتے اپنے بازوؤں سے سایہ کر دیتے ہیں تو قرآن کے معلم پر یقیناً وہ سایہ کرتے ہوں گے۔

اَلْمُتَلَبِّسُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ.

حفاظ کرام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ نورِ الٰہی ان کا لباس ہوتا ہے۔

---

(۱) الترغیب والترہیب ۱/۵۹

(۲) ابن ماجہ حدیث ۲۲۸ وقال اخرجہ احمد۔ الطبرانی باسناد جید والحاکم وقال صحیح الاسناد

ان کا تمام جسم اللہ جل جلالہ کے انوار میں ڈوبا ہوتا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں ان کی زبان میں ان کے کانوں اور آنکھوں میں انوار الٰہی چمک رہے ہوتے ہیں۔

جس کے تمام اعضاء انوار الٰہی سے بھرے ہوئے ہوں اس سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا وہ فرشتوں کی طرح پاک وصاف ہوتا ہے اس کے ہاتھ پاؤں اس کی زبان وکان ہمیشہ اطاعتِ خداوندی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

اے وہ سعید روح جسے حفظ قرآن کی دولت سے نوازا گیا ایسی کوئی حرکت ومعصیت نہ کرنا جس سے انوار الٰہیہ تجھ سے دور ہو جائیں بلکہ ہمیشہ اطاعت وفرمانبرداری کی چادر کے سایہ تلے رہنا تاکہ قرآن کریم کے بے پناہ انوار سے تجھے مزید نوازا جائے۔

انوار قرآن کریم کی برکت یہاں تک ہوتی ہے کہ اس حافظ کی دوستی اللہ کی دوستی قرار پاتی ہے اور اس سے دشمنی براہِ راست اللہ سے دشمنی کے مترادف ہے۔

ایک اور حدیثِ پاک ملاحظہ فرمائیے!

حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ فَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰه۔[1]

بس جس نے ان سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی اور جس نے ان سے دوستی کی اس نے اللہ سے دوستی کی۔

اللہ وحدہ لاشریک کس محبت سے حفاظ کرام سے مخاطب ہے اور فرماتا ہے اے اللہ کی کتاب کو سینوں میں محفوظ کرنے والو! اللہ کے احکامات پر عمل پیرا ہو جاؤ اس نے تمہیں یہ عزت

---

(۱) مسند فردوس الدیلمی/کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۱۵

بخشی کہ اپنے کلام سے تمہیں سرفراز کردیا اب تم پر لازم ہے کہ صراطِ مستقیم پر گامزن رہو کیونکہ کتاب اللہ کی عزت وحرمت یہی تقاضا کرتی ہے۔

نیکی کے راستہ پر چلنے سے اللہ تعالیٰ اپنی محبت بطور انعام عطا فرماتا ہے۔ جس سے اس کا خالق و مالک محبت کرے اس جیسا نیک بخت بھری کائنات میں کوئی نہیں۔ دوسرا انعام یہ ہے اللہ کی مخلوق بھی اس سے محبت وچاہت سے پیش آئے گی۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

يَاحَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ! اِنَّ اَهْلَ السَّمٰوَاتِ تَذْكُرُوْنَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ فَتَحِبَّبُوا اِلَى اللّٰهِ بِتَوْقِيْرِ كِتَابِهٖ يَزْدَادُ كُمْ حُبَّيْنَ يُحَبِّبُكُمْ اِلٰى عِبَادِهٖ۔[1]

اے قرآن کریم کے حافظو! یقیناً آسمانوں والے اللہ کے پاس تمہارا ذکر کررہے ہیں۔ پھر اس کی کتاب کی عزت وحرمت کے سبب اللہ کے احکامات مانو تاکہ تمہیں مزید محبت والا بنا دے، اپنے بندوں میں تمہیں محبوب کردے۔

اے قرآن کریم کو اپنے سینوں میں جگہ دینے والے! تیرا ذکر خیر قدسی زبانوں سے اللہ کی بارگاہ میں ہوتا رہتا ہے۔ یہ تیری شان قرآن کریم کے سبب سے ہے اس لئے اسی حرمت وعزت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ کے احکامات واوامر پر عمل پیرا رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تجھے اسی دنیاوی زیب وزینت کا دھوکہ دے کر راہِ حق سے بُھلا دے۔

---

(۱) کنز العمال صفحہ ۵۴۷

مستجاب الدعوات

مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ فَاِنَّ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دَعْوَةً مُسْتَجابَةً اِنْ شَاءَ عَجَّلَهَالَهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنْ شَاءَ اَدْخَرَ هَالَهُ فِي الآخِرَةِ۔[1]

جس نے قرآن کریم حفظ کیا اللہ کے ہاں اس کی دعا مقبول ہے۔ اگر اللہ چاہے تو دنیا میں جلد ہی اس کا ثمر اسے عطا کر دے اور اگر چاہے تو آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ رکھ لے۔

کلامِ الٰہی کا یہ فیضان ہے کہ اسے حفظ کرنے والے خوش نصیب کی زبان میں یہ تاثیر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو رد نہیں کرتا بھلا وہ زبان جو کلام اللہ سے تر و تازہ رہے وہی زبان اگر اپنے پروردگار سے کچھ مانگے تو اللہ وحدہ لاشریک ضرور اس کی سنتا ہے اور عطا بھی فرماتا ہے۔

مسند فردوس میں یہ حدیث ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

لِحَامِلِ الْقُرْآن دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ۔[2]

حافظ قرآن کی دعا مقبول ہے۔

بعض اوقات حافظ قرآن سوچتا ہے کہ دعا مانگتے مانگتے عرصہ گزر رہا ہے لیکن قبولیت کے آثار نظر نہیں آ رہے تو یاد رہے کہ درج بالا حدیث سے قبولیت کا یہ مفہوم ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو دنیا میں اس کی دعا کا ثمر عطا فرما دے اور اگر چاہے تو اسے آخرت میں اس کے اجر سے سرفراز فرما دے۔

(۱) کنز العمال ۱/ ۵۴۸ عن جابر رضی اللہ عنہ

(۲) مسند الفردوس الدیلمی/ کنز العمال ۱/ ۵۱۷

رحمت کے سائبان تلے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَااجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ۔ (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو بھی قوم کتاب اللہ کی تلاوت کرنے اور اس کتاب کی درس وتدریس کے لئے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو جائے تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں جھرمٹ میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر کرتا ہے ان قدسیوں میں جو اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ جن مدارس یا مساجد میں حفظ قرآن کی تدریس کا انتظام ہے ان کے لئے اور اساتذہ وطلباء کے لئے اس حدیث پاک میں عظیم نوید ہے۔

اے کتاب الٰہی کی تلاوت اور اس کی درس وتدریس سے اللہ کے گھروں کو رونق بخشنے والو!

تم بڑے خوش نصیب ہو کہ رحمت حق تمہاری طرف جھوم جھوم کر آتی ہے۔ سکینت تم پر سایہ فگن ہوتی ہے اور اللہ کی نوری مخلوق تم پر اپنے پروں کو پھیلا دیتی ہے اور سب سے بڑی

(1) مسلم/ابوداؤد باسناد صحیح

سعادت یہ ہے اللہ وحدہ لاشریک جو صمد بھی ہے اور غنی بھی وہ فرشتوں کی محفل میں تمہارا ذکر فرماتا ہے اور فَاذْكُرُوْنِی اَذْكُرْكُمْ کا وعدہ پورا فرماتا ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سکینت سے مراد وہ غیر مرئی مخلوق ہے جس کے نزول سے اطمینان وسکون نصیب ہوتا ہے اور ان کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

قَالَ النَّوَوِیُّ اَلْمُخْتَارُ اَنَّهَا مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ فِیْهِ طَمَانِیْنَةٌ" وَرَحْمَةٌ" وَمَعَهُ الْمَلآئِكَةُ۔[1]

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُل" یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰی جَانِبِهٖ حِصَان" مَرْبُوْط" بِشَطَنَیْنِ فَتَغَشَتْهُ سَحَابَة" فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ الْفَرَسُ یَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَذَكَرَ ذَالِكَ السَّكِیْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآن۔[2]

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اس کے قریب ہی ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک بادل نے اس پر سایہ کر دیا اور وہ بادل قریب تر ہوتا گیا اور گھوڑے نے اُچھلنا شروع کر دیا۔ بوقت صبح وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس سارے واقعہ کا ذکر کر دیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی شانِ کریمی ہے کہ وہ تلاوت قرآن کریم کے وقت رحمت سے بھرپور سکینت کو نازل فرماتا ہے اور بعض نظر والوں کو بادل کی صورت میں دکھا بھی دیتا ہے۔ ایسے مناظر دیکھ کر قرآن کے قاری ایمان کی وہ دولت سینے میں سمیٹ لیتے ہیں کہ بڑی سے بڑی

(۱)(۲) مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۴ وقال متفق علیہ

تحریص بھی ان کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ جب رحمت الٰہی جوبن پر آتی ہے اللہ کی نوری مخلوق فرشتے بنفس نفیس مرئی صورت میں قرآن سننے کیلئے تشریف لے آتے ہیں۔

اس سلسلہ میں صحیحین کی ایک روایت ملاحظہ ہو:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُسید بن حضیر نے اپنے بارے میں یوں بیان فرمایا کہ وہ رات کے وقت سورۃ بقرہ کی تلاوت کرر ہے تھےاور ان کا گھوڑا ان کے قریب بندھا ہوا تھا۔ اچانک گھوڑے نے گھومنا شروع کر دیا۔ انہوں نے یہ دیکھ کر قرأت کو موقوف کر دیا تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا انہوں نے دوبارہ پڑھا گھوڑا پھر گھومنے لگا پھر وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ ان کا لڑکا یحییٰ گھوڑے کے قریب ﴿سویا ہوا﴾ تھا۔ انہیں اندیشہ ہوا کہ گھوڑا اسے تکلیف نہ پہنچا دے۔ جب انہوں نے اپنے لڑکے کو گھوڑے سے دور کیا اپنا چہرہ آسمان کی طرف کیا تو دیکھا کہ ایک سائبان میں قندیلیں روشن ہیں۔

صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ تمام ماجرا عرض کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے حضیر کے بیٹے! تم نے قرآن پڑھتے رہنا تھا۔ اے حضیر کے بیٹے! تم نے قرآن کی تلاوت جاری رکھنی تھی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرا بیٹا گھوڑے کے قریب تھا میں ڈر گیا کہ کہیں گھوڑا میرے بیٹے کو روند نہ ڈالے............

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تِلْکَ الْمَلآئِکَۃُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْھَا۔[1]

(۱) مشکوٰۃ بخاری و مسلم

اے اُسَید !وہ اللہ کی نوری مخلوق فرشتے تھے جو تیری تلاوت قرآن کی آواز سننے کے لئے آتے تھے اگر تو تلاوتِ قرآن کو جاری رکھتا تو لوگ اپنی آنکھوں سے فرشتوں کا دیدار کر لیتے۔

عشقِ الٰہی سے سرشار مومن جب اللہ سے مناجات کا تصور کر کے قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو نوری مخلوق میں ایک ہلچل پیدا ہو جاتی ہے اور وہ فرشتے بحکمِ الٰہی اس قرآن کو سننے اور قاری کے دیدار کے لئے زمین کی طرف کوچ کر لیتے ہیں۔ حافظ قرآن جب قران کی تلاوت دلِ دردمند اور چشم پرنم سے کرتا ہے تو اللہ کی رحمتیں اس کی طرف جوق در جوق لپکتی ہیں کبھی وہ سکینت کی صورت اختیار کرتی ہیں اور کبھی فرشتوں کے روپ میں ظاہر ہوتی ہیں۔

قدسیوں کا ساتھی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَاھِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌ لَہٗ اَجْرَانِ.[1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماہر حافظ قرآن عزت والے اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ آدمی جو قرآن پڑھے اور اس میں اٹک جائے اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔

یہ حدیث پاک ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

اَلَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَھُوَ مَاھِرٌ بِہٖ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَھُوَ عَلَیْہِ شَدِیْدٌ لَہُ اَجْرَانِ.[2]

وہ فرزند آدم جو قرآن کی تلاوت کرے اور وہ حافظ ہو تو وہ معزز اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ تلاوت کرے اور تلاوت اس پر شدید ہو تو اسے دوچند اجر ملے گا۔

ماہر کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

---

(۱) مشکوٰۃ وقال متفق علیہ

(۲) شرح السنۃ البغوی جلد ۴ صفحہ ۴۳۰

هُوَالْكَامِلُ الْحِفْظِ الَّذِىْ لَايَتَوَقَّفُ فِى الْقِرَاءَةِ وَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِ.[1]

ماہر اس کامل حافظ کو کہتے ہیں جو اس روانی سے تلاوت کرتا ہو کہ دورانِ تلاوت نہ رکتا ہو اور نہ ہی اس پر دشوار ہو۔

یہی علامہ موصوف رحمہ اللہ السفرۃ کے ضمن میں لکھتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِهَا الْمَلَآئِكَةُ الَّذِيْنَ هُمْ حَمَلَةُ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ.[2]

سفرۃ سے مراد فرشتے ہیں جو لوح محفوظ کے حافظ ہیں۔

علامہ بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلسَّفَرَةُ: هُمُ الْمَلَآئِكَةُ لِاَنَّهُمْ يَنْزِلُوْنَ بِوَحْيِ اللّٰهِ وَمَايَقَعُ بِهِ الصَّلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ كَالسَّفِيْرِ يَصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ.[3]

سفرہ سے مراد فرشتے ہیں کیونکہ یہ اللہ کی وحی اور وہ احکام جس سے لوگوں میں اصلاح ہو لے کر آتے ہیں جیسے سفیر قوم میں صلح کرواتا ہے۔

یہ بات واضح ہوئی کہ حافظ قرآن فرشتوں کے ساتھ ہے وہ جہاں بھی جائے اللہ کے معزز فرشتے اس کے رفیق ہیں اور کسی بھی خطرے کے موقع پر اس کے ایمان وایقان کی حفاظت کرتے ہیں۔

---

(۱) المرقاۃ شرح المشکوٰۃ صفحہ ۶۳۳ جلد ۴

(۲) المرقاۃ صفحہ ۶۳۳ جلد ۴

(۳) شرح السنۃ للبغوی صفحہ ۴۳۰ جلد ۴

ایک اور نظریہ ملاحظہ ہو۔

قَالَ الْقَاضِیُ عَیَاضٌ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُرَادُ بِکَوْنِهٖ مَعَ الْمَلٰئِکَةِ اَنْ یَکُوْنَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مَنَازِلُ یَکُوْنُ فِیْهَا رَفِیْقاً لِلْمَلآئِکَةِ(۱)

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ فرشتوں کی معیت سے مراد حافظ قرآن کے لئے آخرت میں ایسی منازل ہوں جہاں وہ ملائکہ کا رفیق وصدیق ہوگا۔

فرشتے گناہوں سے پاک ہیں اور فرشتوں کا ہمنشین بھی وہی ہوگا جو گناہوں سے پاک ہوگا تو اس بات سے یہ واضح اشارہ ہے کہ حافظ قرآن کریم کی برکت سے دنیا سے رخصت ہوتے وقت گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا جس طرح اللہ کی نوری مخلوق گناہوں سے پاک ہے۔

زیرِ نظر حدیثِ پاک میں اٹک کر پڑھنے والوں کے لئے دوگنا اجر کا ذکر ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے تسلی کا سامان ہے جو روانی سے نہیں پڑھ سکتے پروردگارِ عالم جل جلالہ نے انہیں اپنی رحمت سے محروم نہیں فرمایا بلکہ دوگنے اجر کی نوید سنائی ہے۔ اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ جو روانی سے پڑھتا ہے اس کا اجر اٹک کر پڑھنے والے سے کم ہے بلکہ روانی سے پڑھنے والا اجر میں اس سے کہیں زیادہ ہے۔

---

(۱) المرقاۃ صفحہ ۶۳۳ جلد ۴

حضرت ملا علی قاری حنفی نقشبندی رحمہ اللہ یوں فرماتے ہیں:

لَیْسَ مَعْنَاهُ الَّذِیْ یَتَتَعْتَعُ فِیْهِ لَهُ مِنَ الاَجْرِ اَکْثَرُ مِنَ الْمَاهِرِ بَلِ الْمَاهِرُ اَفْضَلُ وَاَکْثَرُ اَجْراً مَعَ السَّفَرَةِ وَلَهُ اُجُوْر" کَثِیْرَة" حَیْثُ اُنْدُرِجَ فِیْ سِلْکِ الْمَلَائِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ[1]

اس کا یہ مفہوم نہیں کہ جو اٹک کر پڑھتا ہے اس کا اجر ماہر سے زیادہ بلکہ ماہر قرآن افضل ہے اور اجر میں بھی زیادہ ہے۔ اسے تو قدسیوں کی معیت نصیب ہے اور وہ بہت زیادہ اجروں کا مستحق ہے۔ اس طرح کہ وہ تو ملائکہ مقربین کی مقدس لڑی میں منسلک ہو گیا ہے۔

انسان کو قرآن کریم سے محبت کرنی چاہیئے قطع نظر اس کے کہ وہ ماہر ہے یا اٹک کر پڑھنے والا ہے۔ وہ ہر صورت میں اجر کا مستحق ہے اور اللہ کی رضا و خوشنودی کا سزاوار ہے۔

(۱) المرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۳۳۹

اسلام کاعلمبردار

حَامِلُ الْقُرْآن حَامِلُ وَأيَةِ الاِسْلَامِ وَمَنْ اَكْرَمَه' فَقَدْ اَكْرَمَ اللّٰهَ وَمَنْ اَهَانَه' عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ۔(۱)

حافظ قرآن اسلام کے جھنڈے کواُٹھانے والا ہے جس نے اس کی عزت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی عزت کی اور جس نے اس کی اہانت کی تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

جھنڈا ہر آدمی کے ہاتھ میں نہیں دیا جاتا بلکہ جھنڈا سپہ سالار اور قائد کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔قائد ہی پوری قوم کی جان اور روح ہوتا ہے۔اللہ وحدہ لاشریک نے حافظ قرآن کو اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والا بنادیا۔

اے حافظ قران !اللہ نے اسلام کا جھنڈا تیرے ہاتھ میں دے دیا ہے۔اسلام کے دشمنوں کی نظر تجھ پر ہے اب اسلام کی عزت وناموس کا واسطہ کوئی ایسی حرکت نہ کر دینا جس سے دشمنِ اسلام اسلام پر انگشت نمائی کرسکیں بلکہ سیرت وکردار کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا کہ جو بھی تجھے دیکھتا جائے اسلام کا گرویدہ ہوتا جائے۔

یہ عزت وشرف کسی کسی کوملتا ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حافظ قرآن کی عزت کو اللہ کی عزت قرار دے دیا اور حافظ قرآن کی طرف نظر اہانت سے دیکھنے والا غضب و پھٹکار کا مستحق قرار دیا گیا۔

(۱) کنز العمال صفحہ ۵۱۵ جلد اوّل

رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یوں بھی ارشاد فرمایا:

اَکْرِمُوْا حَمَلَةَ الْقُرْآن فَمَنْ اَکْرَمَهُمْ فَقَدْ اَکْرَمَنِیْ. (۱)

اے میرے امتیو! قرآن کے حافظ کی عزت کرو جس نے ان کی عزت کی اس نے یقیناً میری عزت کی۔

حافظ قرآن کی عزت اللہ کی عزت ہے اور حافظ قرآن کی تکریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توقیر و تعظیم ہے۔

اب حافظ قرآن پر لازم ہے کہ اس عزت و شرف کا احساس کرے اور اپنے ظاہر و باطن کو قرآن کریم کے انوار سے ہمیشہ مزین رکھے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ روایت فرماتے ہیں:

حَامِل" الْقُرْآن حَامِلُ رَأْیَةِ الاِسْلَامِ لَایَنْبَغِیْ اَنْ یَّلْهُوَمَعَ مَنْ یَّلْهُوْ وَلَایَسْهُوَمَعَ مَنْ یَّسْهُوْ وَلَا یَلْغُوَ مَعَ مَنْ یَّلْغُوْ تَعْظِیماً لِحَقِ الْقُرْآن. ۲

قرآن کا حافظ اسلام کا علمبردار ہے۔ حقِ قرآن کی تعظیم کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے لئے مناسب نہیں کہ کسی لہو ولعب میں مشغول آدمی کے ساتھ مل کر لہو ولعب میں یا غافل کے ساتھ مل کر غفلت میں یا لغو باتیں کرنے والے کے ساتھ مل کر لغویات میں مشغول ہو جائے۔

امام حاکم نیساپوری کی روایت کردہ اس حدیث پاک کو بھی ملاحظہ فرمایئے:

---

(۱) کنز العمال ۱/۵۱۲- الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی حدیث نمبر ۲۶۹۰/ اتحاف الساتھ ۴/ ۴۶۷

(۲) التبیان النوری ۲۹

لاَیَنْبَغِیْ لِصَاحِبِ الْقُرْآن اَنْ یَجِدّ مَعَ مَنْ جَدَّ وَلاَ یَجْھَلَ مَعَ مَنْ جَھِلَ وَفِیْ جَوْفِهٖ کَلاَمٌ"[1]

حافظ قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ کسی اُلجھنے والے سے اُلجھے اور نہ کسی نادان کے ساتھ نادانی کرے کیونکہ اس کے پیٹ میں اللہ کا کلام ہے۔

(۱) المستدرک جلد اوّل صفحہ ۵۵۲

اَغْنَی النَّاس

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أغْنَی النَّاسِ حَمَلَۃُ الْقُرْآن مَنْ جَعلَہُ اللّٰہُ فِیْ جَوْفِہٖ[1]

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ غنی حافظ قرآن ہیں جن کے سینے کو اللہ نے قرآن سے مزین وآراستہ فرمادیا۔

ایک دن رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا بتاؤ لوگوں میں غنی اور صاحب ثروت کون ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے چند مالدار صحابہ کا نام لے دیا۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سوچ کے دھارے بدلتے ہوئے فرمایا میری امت میں مالدار اور صاحب ثروت وہ ہے جو قرآن کا حافظ ہے، جس کے سینے میں قرآن محفوظ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک اور ارشاد ملاحظہ ہو:

اَلْقُرْآنُ غَنِیّ'' لَافَقْرَ بَعْدَہ' وَلَاغِنٰی دُوْنَہ'.[2]

قرآن وہ دولت ہے کہ اس کے بعد فقر نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی تونگری نہیں۔

غنی وہ ہے جو قران کا حافظ ہے۔ صاحب ثروت وہ ہے جس کے سینے میں قرآن محفوظ ہے۔

---

(۱) کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۵۱۰ بروایت ابن عساکر

(۲) مسند ابو یعلی موصلی

غنی اور صاحب ثروت کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہیں کیا کرتے جو غنی ہو کر کسی سے کچھ مانگے اس پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔

عَنْ عِمْرَان بْنِ حَصِيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَارِئٍ يَقْرأ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن کی تلاوت کر رہا تھا۔ تلاوت کے بعد اس نے مانگنا شروع کر دیا۔

آپ نے اناللہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔

ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهُ سَيَجِيْئُ اَقْوَام'' يَقْرَؤُوْنَ يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ بِهٖ.

پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے جو قرآن پڑھے اسے چاہیئے کہ وہ اللہ سے مانگے۔ عنقریب ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد گرامی بھی اس بات کو مزید واضح کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: يَامَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اِرْفَعُوْا رُؤُوْسَكُمْ فَقَدْ وَضَحَ لَكُمُ الطَّرِيْقُ فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ لَايَكُوْنُوْا عَيَالاً عَلَى النَّاسِ.[1]

اے قرآن کے قاریو! اپنے سروں کو بلند رکھو تمہارے سامنے راستہ بالکل واضح ہے۔ پس نیکیاں کرنے میں مسابقت اختیار کرو اور لوگوں پر بوجھ نہ بن جاؤ۔

---

(۱) التبیان النوری صفحہ ۲۹

سوال وہ کرتا ہے جس کے پاس مال و دولت کی کمی ہو۔ حافظ قرآن کو اللہ نے وہ دولت عطا فرمائی ہے جس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ رَأىٰ اَنَّ اَحداً اُوْتِیَ اَفْضَلَ مِمَّا اُوْتِیَ فَقَدْ اِسْتَصْغَرَ مَاعَظَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔[1]

جس نے قرآن پڑھا پھر وہ یہ سمجھا کہ کسی اور کو اس سے افضل چیز دی گئی ہے تو اس نے یقیناً اسے حقیر سمجھا جسے اللہ تعالیٰ نے عظمتوں والا قرار دیا۔

سب سے افضل و اعلیٰ دولت قرآن کریم ہے۔ وہ آدمی بڑا نا سمجھ ہے جو قرآن کے ہوتے ہوئے کسی اور کے بارے میں افضل و برتری کا تصور قائم کرے۔

ادھر اسلام نے حافظِ قرآن کی جلالتِ شان کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پر لازم قرار دیا کہ وہ بیت المال سے حفاظ کی کفالت کا انتظام کرے۔

حَامِلُ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَهُ فِیْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ مِائَتَا دِيْنَارٍ۔[2]

اللہ تعالیٰ کی کتاب ''قران کریم'' کے حافظ کے لئے مسلمانوں کے بیت المال سے ہر سال دوسو دینار ہیں۔

---

(۱) احیاء العلوم الدین الغزالی

(۲) الفردوس بماثور الخطاب جلد دوم حدیث نمبر ۲۶۹۱

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

............اِلَّاوَزِیْدَ اَوْنُقِصَ بِقَدْرِ الْحَاجَةِ وَالْمَصْلَحَةِ کَمَادَلَّ عَلَیْهِ نُصُوْص" اُخْریٰ[1]

حافظ قرآن کے لئے دوسو دینار سالانہ ہوں گے بشرطیکہ ان سے اس کی ضروریات پوری ہو جائیں ورنہ حاجت ومصلحت کے پیشِ نظر اس میں زیادتی یا کمی کی جاسکتی ہے۔ جیسے دیگر نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں۔

ایک دوسری روایت میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر قاری کے لئے مسلمانوں کے بیت المال میں دوسو دینار یا دو ہزار درہم مقرر ہیں۔ اگر حکومت اس کو عطا کرے تو فبہا ورنہ آخرت میں دیئے جائیں گے۔ اور فتاویٰ کامل میں مرقوم ہے کہ ہر عالم وحافظ کا بیت المال سے حق ہے سالانہ دوسو دینار یا دو ہزار درہم۔ اگر گورنر ان کو نہ دے گا تو آخرت میں اس کی نیکیوں سے دلایا جائے گا اور اگر وہ گورنر نیکیاں نہ رکھتا ہو ان کے گناہوں کا بار اس پر ڈالا جائے گا۔[2]

---

(۱) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر المناوی ۳۶۷ جلد سوم

(۲) تنویر اللمعان، لمعہ پنجم

مشتاق رسول

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْآنَ قَالَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ آقْرَهُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ أُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اَشْتَهِیْ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ النِّسَآءَ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَکَیْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰؤُلَآءِ شَهِیْداً فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ فَرَأَیْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِیْلُ.[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! کیا میں آپ کو قرآن سناؤں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری یہ خواہش ہے کہ میں کسی اور سے قرآن سنوں تو میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کردی اور جب میں

کَیْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰؤُلَآءِ شَهِیْداً

پر پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا ﴿میری نگاہ رُخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر گئی﴾ تو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں ساون برسا رہی ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

قَالَ حَسْبُکَ الْآنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَاِذجاعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

---

(۱) مسلم صفحہ ۲۷۰ جلد اوّل

﴿جب میں اس آیت تک پہنچا تو﴾ آپ نے فرمایا اب قرأت موقوف کیجئے تو میں نے دیکھا کہ آپ کی چشمانِ مبارک موتی لٹا رہی ہیں۔[1]

علامہ بدرالدین عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں ایک اور حدیث پاک ذکر کرتے ہیں: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاھُمْ فِیْ بَنِیْ ظَفْرٍ وَمَعَہٗ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَنَاس" مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَأمَرَ قَارِئاً فَقَرَاَہٗ فَأتٰی ھٰذِہِ الآیَۃَ فَکَیْفَ اِذَاجِئْنَامِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ فَبَکٰی حَتّٰی ضَرَبَ لِحْیَاہُ وَوَجْنَتَاہُ فَقَالَ یَارَبِّ ھٰذَاشَھِدْتُّ عَلٰی مَنْ اَنَابَیْنَ ظَھْرَیْہِ فَکَیْفَ عَلٰی مَنْ لَمْ أرَہٗ'۔[2]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس قبیلہ بنی ظفر میں تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور چند صحابہ تھے پس آپ نے ایک قاری کو پڑھنے کا حکم دیا جب وہ اس آیت

فکیف اذاجئنا من کل اُمة بشهید

پر پہنچا تو آپ رو دیئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی مبارک اور رخسار آنسوؤں سے تر ہو گئے پس آپ نے عرض کی اے میرے پروردگار میں تو جن کے درمیان ہوں ان کا تو گواہ ہوں جن کو میں نے نہیں دیکھا ان پر کیسے گواہی دوں گا۔

اس اشکال کو علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ درج ذیل حدیث پاک ذکر کر کے دور کرتے ہیں۔

---

(۱) بخاری

(۲) عمدۃ القاری شرح بخاری للعینی جلد ۲۰ صفحہ ۶۰

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ لَیْسَ مِنْ یَوْمٍ اِلَّا وَیُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمَّتُہٗ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً فَیَعْرِفُھُمْ بِسِیْمَاھُمْ وَاَعْمَالِھِمْ فَلِذٰالِکَ یَشْھَدُ عَلَیْھِمْ۔[1]

حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ ہر روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی امت صبح وشام پیش کی جاتی ہے پس آپ اپنی امت کو ان کے چہروں اور اعمال سے پہچانتے ہیں اس وجہ سے آپ ان کی گواہی دیں گے۔

حیات ابدیہ سے متصف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ،اے اُمتی تیری گواہی دے گا وہ تجھے تیرے اعمال اور تیری اشکال وصورت سے پہچانتا ہے اس لئے تو بھی امتی ہونے کی لاج رکھتے ہوئے آپ کی شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کر۔ یہ سعادت ہر آدمی کو نہیں ملتی بلکہ اس حافظ قرآن کو نصیب ہوتی ہے جو قرآن کریم کے ظاہری وباطنی حقوق کے ساتھ تلاوت کرتا ہو۔اس کے دن اور رات آنسوؤں کی آمیزش سے قرآن کی تلاوت کرتے گزرتے ہوں اس کا ہر قدم شریعت مطہرہ کے مطابق ہو اللہ کے اوامر پر سختی سے کاربند ہو اور نواہی سے پوری شدت سے اجتناب برتا ہو۔

آیئے مدینۃ الاولیاء سرہند شریف چلتے ہیں جہاں سید الاولیاء الکاملین آیۃ من آیات اللہ محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اور آپ کے قدسی صفات اولاد امجاد رحمہ اللہ محو استراحت ہے۔

---

(۱) عمدۃ القاری شرح بخاری للعینی جلد ۲۰ صفحہ ۶۰

محبت میں یوں بھی ہوتا ہے کہ محبوب کے ساتھ محبوب کے شہر کی گلی کوچے سے پیار ہوتا ہے بلکہ اس شہر محبوب کے باسی بھی محبت وعنایت کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے شہر کے دو حفاظ کرام پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت کا مشاہدہ کیجئے۔ سرہند شریف میں سید عبداللہ اور ان کے ساتھ رحمہ اللہ قرآن کریم کی تلاوت میں مگن ہیں ایک دوسرے کو قرآن سنا رہے ہیں۔ دنیا و مافیھا سے بے خبر کلام الٰہی کی حلاوت میں گم ہیں اچانک چند عرب سوار آئے اور قریب ہی کھڑے ہو کر قرآن سننا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ان میں سے جوان کا سردار تھا گویا ہوا۔

اے قرآن کے قاریو! تم نے قرآن کا حق ادا کر دیا۔ اتنا کہہ کر وہ قافلہ رخصت ہو گیا۔ یہ دونوں بزرگ بعد میں باتیں کرنے لگے کہ یار یہ کون لوگ تھے ان کے چہرے بڑے پُر رونق تھے خصوصاً ان کے رئیس کا چہرہ پر انوار کا ایسا جامہ تھا کہ نظر جما کر دیکھنا ممکن نہ تھا۔ میں تو دیکھ کر اپنے آپ کو قابو نہ رکھ سکا اور ان کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔

اسی دوران اسی عرب وضع قطع کا ایک اور سوار آیا اور ان حفاظ کرام سے مخاطب ہوا، اے قرآن کے قاریو! کیا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے تھے اگر تشریف لائے تھے تو اب کہاں تشریف لے جا چکے ہیں۔ ان حفاظ کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے۔ ہائے اللہ کے محبوب تشریف لائے تھے ہم ان کی قدم بوسی نہ کر سکے۔ جس ذاتِ اقدس کا کلمہ پڑھتے ہیں اس نے کرم فرمایا ہم ان کا جی بھر کر دیدار بھی نہ کر سکے۔[1]

---

(۱) انفاس العارفین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

بعض علماء فرماتے ہیں وہ نو وارد عربی سواران حفاظ کی کیفیت کو بچشم سر ملاحظہ کر رہا تھا کہ وہ دونوں حفاظ اس طرف متوجہ ہوئے اس کی سواری کی رکاب پکڑ کر کہتے ہیں کہ بتاؤ تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا جس کا پوچھنا تھا اس تذکرہ کو علماء کرام کے مواعظ حسنہ میں جیسا سنا تھا ویسا ہی نقل کر دیا ہے لیکن جب اصل مرجع ''انفاس العارفین'' دیکھنے کا اتفاق ہوا تو وہاں جگہ کا نام ''کھیڑی'' لکھا ہے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

اس کا پوچھا نہیں میرا پوچھتے ہو؟ انہوں نے جواباً کہا تم بھی کوئی معمولی آدمی معلوم نہیں ہوتے۔ اس نو وارد عربی سوار نے کہا! مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ابو ہریرہ کہتے ہیں ﴿رضی اللہ عنہ﴾

رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے روضہ شریف میں فرمایا تھا کہ صبح سرہند کے قاریوں کا قرآن سننے چلیں گے تم بھی ساتھ چلنا اور پھر صبح مجھے کسی اور کام بھیج دیا میں اس کام سے فارغ ہو کر آیا تو آپ روانہ ہو چکے تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اپنے والد گرامی قدر حضرت شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس صحراء میں کئی دن تک بھینی بھینی خوشبو مہکتی رہی۔ (1)

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

اے قرآن کریم کو اپنے سینے میں محفوظ کرنے والے!

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ پر چلنا اپنی زندگی کا شعار بنا لے، احکام شریعہ

---

(1) انفاس العارفین

کے مطابق حیات مستعار کے چند روز گزارنے کی سعی کر، عشقِ الٰہی سے سرشار ہوکر قرآن کی تلاوت کو حرزِ جاں بنالے ہوسکتا ہے لطف و کرم والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم تجھ پر بھی ہو جائے اور تیرے بخت بھی آسمانِ سعادت پر ماہتاب بن کر چمکنا شروع کردیں۔

اشراف الامت

اَشْرَافُ أُمَّتِیْ حَمَلَۃُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّیْلِ۔[1]

اشرف الامت حفاظ قرآن اور اصحاب اللیل ہیں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت میں اشرف واکرم حفاظ کرام کو قرار دیا۔ یہ شرف اور یہ بزرگیاں قرآن کریم کو سینے میں محفوظ کرنے کی وجہ سے ہیں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات مبارکہ سے حفاظ کرام کی شرافت وعظمت کو واضح فرمایا:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدِ الاَنْصَارِیِّ الْبَدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُ ھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ۔[2]

حضرت ابن مسعود انصاری بدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا قوم کی امامت وہ شخص کرائے جو قرآن کا زیادہ قاری ہو۔

مصلٰی امامت پر کھڑا ہونا بہت بڑا منصب ہے۔ ایسی جگہ جہاں کوئی امام مقرر نہ ہو وہاں جب افراد جماعت کے لئے کھڑے ہوں گے تو ان کی امامت وہی کروائے گا جو قرآن کا زیادہ حافظ ہوگا۔

---

(۱) کنز العمال ۱/۵۰۱ جلد اوّل

(۲) مسلم

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں ان افراد کو مشاورت کے لئے منتخب فرمایا کرتے تھے جو قرآن کے حافظ زیادہ ہوتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابُ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمَشَاوَرَتِهٖ كُهُوْلاً وَّشَبَاباً۔[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اصحاب مجلس اور اصحاب مشاورت حفاظ کرام عمر رسیدہ ہوں یا جوان دونوں ہوتے تھے۔

بارگاہِ خداوندی میں سربندگی جھکانے کے لئے فرائض امامت ہوں یا ملکی معاملات کے لئے مشاورت ہو ہر جگہ حفاظ قرآن کو ترجیح دی جاتی ہے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مکہ مکرمہ کا گورنر نافع بن حارث کو بنادیا پھر ایک مرتبہ آپ کی گورنر مکہ سے ملاقات عسفان پر ہوئی آپ نے ان سے پوچھا؟ مَنْ اِسْتَخْلَفْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِيْ؟

اہل وادی پر اپنا نائب کسے بنا کر آئے ہو؟

اس پر نافع بن حارث نے جواب دیا!

اِسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ اِبْنَ اَبْزٰى

میں نے ابن ابزی کو جانشین مقرر کیا ہے۔

اس پر آپ نے استفسار کیا کہ ابن ابزی کون ہے؟ تو نافع بن حارث نے جواب دیا ہمارا آزاد کردہ غلام۔ آپ نے پھر ازراہِ تعجب استفسار کیا:

---

(۱) البخاری

اپنی عدم موجودگی میں اہل مکہ پر ایک غلام کو اپنا نائب بنا کر آئے ہو!

انہوں نے جواباً عرض کی کہ ابن ابزیٰ قرآن کا قاری اور فرائض کا عالم اور بہترین فیصل ہے۔

حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا:

تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَاماً وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ۔[1]

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض اقوام کو عزت و رفعت عطا فرماتا ہے اور اسی کے ذریعے بعض کو پستیوں میں دھکیل دیتا ہے۔

نافع نے ابن ابزیٰ کے استخلاف کے جواز کے لئے اس کے تین وصف گنوائے لیکن حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی نظر میں حفظ و قراءتِ قرآن ہی ایک ایسا وصف ہے جس کے ذریعے ایک غلام کو مکہ مکرمہ کا عامل بنایا جا سکتا ہے۔ یقیناً اس قرآن کے ذریعے ہی اللہ اقوام کو عزت عطا فرماتا ہے۔

شیخ نصر بن محمد سمرقندی المتوفی ۳۷۳ھ کی نقل کردہ اس روایت میں صرف ابن ابی ابزی کا ایک ہی وصف مذکور ہے۔

(۱) ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۱۸

قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ تَستَعمِلُ رَجُلاً مِنَ المَوَالِي عَلٰى قُرَيشٍ قَالَ يَااَمِيرَ المُؤمِنِينَ اِنِّي لَم اَدَع خَلفِي اَحداً أَقرأ لِلقُراٰنِ مِنه' قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ نَعَم اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَفَعَ بِالقُرآنِ رِجَالاً وَوَضَعَ رِجَالاً وَاِنَّ عَبدَ الرَّحمٰنِ بنِ اَبِي اَبزَىٰ مِمَّن رَّفَعَهُ اللّٰهُ بِالقُرآنِ.[1]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ نے ایک غلام کو سردارانِ قریش پر حاکم مقرر کر دیا ہے تو انہوں نے عرض کی اے امیر المومنین میں نے اپنے بعد اس سے بڑھ کر کسی کو قرآن کا قاری نہ پایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہتر یقیناً اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بہت سے افراد کو رفعت عطا فرماتا ہے اور بہت سوں کو پستی میں لے جاتا ہے اور یقیناً عبدالرحمٰن بن ابی ابزیٰ ان افراد سے ہے جنہیں اللہ نے قرآن کی وجہ سے عزت و رفعت عطا فرمائی۔

حافظِ قرآن کے لئے شرف بزرگی عارضی نہیں بلکہ دائمی ہے۔

عَن جَابِرِبنِ عَبدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجمَعُ بَينَ الرَّجُلَينِ مِن قَتلٰى اُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ اَيُّهُمَا اَكثَرُ اَخذاً لِلقُراٰنِ اِن اُشِيرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَه' فِي اللَّحدِ.[2]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک قبر میں جمع فرما رہے

(۱) تنبیہ الغافلین للسمر قندی صفحہ ۳۲۸

(۲) البخاری

تھے پھر آپ استفسار فرماتے کہ ان میں سے کسے قرآن زیادہ یاد ہے اگر ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا ﴿کہ اسے قرآن دوسرے کی نسبت زیادہ یاد ہے﴾ تو آپ اسے لحد میں پہلے اتارتے۔

سنن ابن ماجہ میں یوں مذکور ہے:

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ وَالثَّلاثَةِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدفِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّهُمْ اَکْثَرُ اَخْذاً لِلْقُرْاٰن، فَاِذَااُشِیْرَ اِلٰی اَحَدِهِمْ قَدَّمَه' فِی اللَّحدِ وَقَالَ اَنَا شَهِیْد'' عَلٰی هٰؤُلآءِ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں دو یا تین افراد کو قبر میں جمع فرماتے پھر آپ حاضرین سے پوچھتے ان میں سے کسے زیادہ قرآن کریم یاد تھا جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں آپ اسے پہلے اتارتے اور فرماتے میں ان پر گواہ ہوں۔

حافظ قرآن کی کتنی عظمت ہے کہ شہداء احد میں بھی اسے امتیاز حاصل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حفظ قرآن کی وجہ سے اسے قبر میں پہلے اتارتے ہیں وہ انسان کتنا خوش نصیب ہے جسے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں پر خود ترجیح دیں اور اسے سب سے پہلے اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کی عظمت ورفعت شان کا عملی اظہار فرما دیں۔

---

(۱) ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۱۴ باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی للاھد

حیاتِ جاوداں

اِذَامَاتَ حَامِلُ الْقُرْآن اَوْحَی اللّٰهُ اِلَی الاَرْضِ اَنْ لَّایَأْکُلِیْ لَحْمَه' قَالَتْ: اِلٰهِیْ کَیْفَ آکُلُ لَحْمَح' وَکَلَامُکَ فِیْ جَوْفِهٖ[1]

جب حافظ قرآن دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے کہ اس کے گوشت کو مت کھانا وہ عرض کرتی ہے الٰہی میں اس کے گوشت کو کیسے کھا سکتی ہوں جب کہ تیرا کلام اس کے سینے میں ہے۔

کلامِ الٰہی کا حافظ حیاتِ جاوداں سے متصف ہو جاتا ہے۔ موت آنے سے بھی وہ مرتا نہیں بلکہ اپنی قبر میں تروتازہ رہتا ہے۔ وہ قادر قیوم اللہ جو شہید کو زندگی عطا فرما سکتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اپنے کلام کے حافظ کو قبر میں بھی زندگی سے سرفراز فرما دے۔

دانائے شیراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خوشبودار مٹی سے میں نے پوچھا تیرا نام عنبر ہے یا کستوری؟ اس نے جواباً کہا میں حقیری خاک ہوں لیکن گلاب کی پتیاں مجھ پر گرتی رہیں جن کی وجہ سے مجھ میں بھی خوشبو پیدا ہوگئی۔

جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہما خاکم کہ ہستم

(۱) الفردوس بماثور الخطاب جلد اول حدیث نمبر ۱۱۱۲ روایت من جابر وعزاہ السیوطی بیہقی وترمذی وابن ماجہ/ کنزل العمال ۵۵۵ جلد اول

انسان تو فانی ہے لیکن حی و قیوم اللہ کا کلام جب اس کے سینے میں گھر کر لیتا ہے تو اس کلامِ الٰہی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ فانی بھی باقی بن جاتا ہے پھر موت بھی اسے فنا کے سمندر میں نہیں پھینک سکتی۔

۱۹۸۲ء میں ظاہر ہونے والی قدرت الٰہیہ ملاحظہ ہو۔

مظفر گڑھ ۴ نومبر (نمائندہ جنگ) نواحی گاؤں مونڈکا میں ایک قبر کی کھدائی کے دوران سر پر کسی لگنے سے ایک پرانی میت کے سر سے خون بہنے لگا۔

یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب قریبی بستی شاہ والی کے قبرستان میں ایک قبر کی کھدائی کے دوران کسی کی ضرب ایک پرانی قبر میں دفن میت کے سر میں لگی جس پر اس سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر گورکن خوفزدہ ہو کر بھاگ اُٹھے تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ یہ میت ایک حافظ قرآن کی تھی۔[1]

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے وقتاً فوقتاً ایسی چیزوں کا اظہار فرماتا رہتا ہے جس سے اس کی اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی حقانیت ہر انسان پر اس طرح واضح ہو جاتی ہے کہ یارائے انکار نہیں رہتا۔

کیا اس واقعہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حافظ قرآن کی حیات کے بارے میں جو درج بالا ارشاد فرمایا کیا اس کی صداقت اظہر من الشمس نہیں ہو گی۔

فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

---

(۱) روزنامہ جنگ لاہور جمعہ ۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ / ۵ نومبر ۱۹۸۲ء ۲۰ کا تک ۲۰۳۹ ب / مخزونہ لائبریری جامعہ ریاض العلوم پیپلز کالونی فیصل آباد۔

اسی سلسلہ میں اللہ جل شانہ کی حافظ قرآن پر مزید کرم نوازیاں ملاحظہ ہوں۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے ذکر فرمایا کہ

عبداللہ بن محمد بن منصور نے فرمایا کہ ابراہیم حفار قبر کھودنے میں مصروف تھے کہ ساتھ والی قبر کی اینٹیں کھل گئیں اور وہاں سے کستوری کی خوشبو آنے لگی میں نے دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے ہیں۔[1]

حافظ قرآن جب صبح وشام اللہ کے کلام کی تلاوت میں مصروف رہتا ہے اسے تلاوت قرآن کے بغیر چین نہیں آتا تو پروردگار عالم جل جلالہ اس کی قرآن سے محبت کی لاج رکھتے ہوئے اسے قبر میں بھی قرآن کریم پڑھنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

کیا قبر میں ایسے اعمال کا صدور ممکن ہے؟

اس سلسلہ میں حدیث شریف پیش کی جاتی ہے۔

اَلاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ یُصَلُّوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ.[2]

انبیاء کرام زندہ ہیں اور اپنے اپنے مزارات میں نماز ادا فرماتے ہیں۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ المعراج حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے مزار پرانوار میں نماز پڑھتے دیکھا۔

اگر انبیاء کرام کو اللہ وحدہ لاشریک یہ سعادت عطا فرماتا ہے کہ وہ اپنے مزارات میں عبادت خداوندی کا لطف ولذت اٹھائیں تو انبیاء کرام سے فیض لینے والے اور ان کی سنتوں پر

---

(۱) تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تنویر اللعان لمعہ پنجم

(۲) مسند ابی یعلیٰ موصلی۔ سلسلہ الاحادیث الصحیح الالبانی وقال حدیث صحیح۔

ساری زندگی کاربند رہنے والے امتیوں کو بھی اللہ ان کے طفیل قبر میں عبادات کی توفیق وسعادت عطا فرما سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَآءَ ہٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ " فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ " يَقْرَأُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اپنا خیمہ ایک قبر پر لگا دیا انہیں اس چیز کا خیال ہی نہ آیا کہ یہ قبر ہے اچانک اس میں ایک انسان ﴿صاحب قبر﴾ کی سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھنے کی آواز آئی اور اس نے سورۃ کو آخر تک پڑھا۔ پس وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عرض کر دیا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ سورۃ عذاب کو روکنے والی ہے یہ نجات دینے والی ہے اپنے پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے بچاتی ہے۔

ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر سے تلاوت قرآن کو سننا اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر مہر تصدیق ثبت کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حافظ قرآن جو قرآن کے تمام حقوق کی رعایت رکھیں مرتے نہیں بلکہ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور ان میں سے

(۱) مشکوۃ المصابیح ۱۸۸

بعض خوش نصیبوں کو یہ سعادت ملتی ہے کہ وہ اپنی قبروں میں قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتے ہیں۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰہُ!اِنکَ اَنْتَ رَزَقْتَھُمْ ھٰذِہِ السَّعَادَۃَ الْعُظْمٰی

نجات یافتہ

ثَلاثَۃٌ تَحۡتَ الۡعَرۡشِ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ. اَلۡقُرۡآنُ یُحَاجُّ الۡعِبَادَ لَہٗ ظَہۡرٌ وَبَطۡنٌ وَالۡاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ.[1]

تین عرش کے نیچے ہوں گے قیامت کے دن:

۱۔ قرآن بندوں کے بارے میں جھگڑا کرے گا۔ اس کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔

۲۔ امانت

۳۔ صلہ رحمی

قرآن کریم قیامت کے روز اللہ سے عرض کرے گا اے میرے اللہ! یہ وہ شخص ہے جس نے دنیا میں مجھ سے محبت کی مجھے یاد کیا اب قیامت کے روز تو اس کی مغفرت فرما دے۔ اللہ اپنے فضل وکرم سے قران کی اس درخواست کو قبول فرمائے گا اور قرآن والے کی مغفرت کا پروانہ جاری فرما دے گا۔

(۱) مشکوٰۃ/شرح السنہ للبغوی

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الشَّفِيْعُ الْقُرْآنُ لِصَاحِبِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ يَارَبِّ اَكْرِمْهُ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ زِدْهُ فَيُكْسٰى كِسْوَةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ زِدْهُ اِرْضَ عَنْهُ فَلَيْسَ بَعْدَ رِضَى اللّٰهِ شَیْ" [1]

قیامت کے دن قرآن کتنا بہترین شفاعت کرنے والا ہے۔ صاحب قرآن کیلئے عرض کرے گا اے پروردگار اس حافظ قرآن کو عزت سے سرفراز فرما پس اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا پھر عرض کرے گا اے پروردگار! مزید اضافہ فرما پس اس صاحبِ قرآن کو کرامت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا اے پروردگار مزید اضافہ فرما اس سے راضی ہو جا پس اللہ کی رضا سے بڑھ کر تو کوئی انعام نہیں۔

قیامت کے ہولناک دن جب لوگ اپنے اپنے اعمال کی وجہ سے ندامت و رسوائی کا سامنا کریں گے اس وقت حافظ قرآن کیلئے خود قرآن شفاعت کرے گا اور اسے عزت و سرفرازی کی خلعت اور تاج دلوائے گا اور آخر میں پروردگار کی رضا کا انعام بھی اسے دلوا دے گا۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ

اللہ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

(۱) کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۵۴۰

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَآءَ اللَّيْلِ وَآنَآءَ النَّهَارِ يَحِلُّ حَلَالَه' وَيُحَرِّمُ حَرَامَه' حَرَّمَ اللّٰهُ لَحْمَه' وَدَمَه' عَلَى النَّارِ وَجَعَلَه' رَفِيْقَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ حَتّٰى اِذَاكَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كَانَ الْقُرْآنُ حُجَّةً لَّه'.[1]

جس نے قرآن پڑھا رات اور دن طویل ساعتوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا رہا اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانتا رہا اللہ تعالیٰ اس کے گوشت اور خون کو آگ پر حرام کردے گا اور اسے معزز نیک فرشتوں کا رفیق بنائے گا۔ یہاں تک کہ جب قیامت کا دن ہوگا قرآن اس کی سفارش کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کرتے ہیں:
يَجِيْئُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ يَارَبِّ حَلِّهٖ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ زِدْه' فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ ارْضَ عَنْه' فَيَرْضٰى عَنْه' فَيُقَالُ لَه' اِقْرَأْ وَارْقَ وَيَزْدَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً.[2]

صاحبِ قرآن کو قیامت کے دن بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔ قرآن کہے گا اے پروردگار! اسے لباس رحمت عطا فرما پس اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا پھر عرض کرے گا اے پروردگار! اس سے راضی ہو جا پس اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اسے کہا جائے گا قرآن پڑھو اور ترقی کرتے چلے جاؤ اور اسے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ کر دیا جائے گا۔

---

(۱) کنز العمال اول ۵۳۵/طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
(۲) المستدرک للحاکم ۲/ ۱۱۵/ الترغیب والترہیب

صاحب قرآن اس یوم جزاء میں عذاب وسختی سے محفوظ رہے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِحفَظُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لایُعَذِّبُ بِالنَّارِ قَلْباً وَعَی الْقُرْاٰنَ.[1]

قرآن حفظ کرو بے شک اللہ تعالیٰ آگ کا عذاب اس دل کو نہیں دے گا جس نے قرآن کریم یاد کیا۔

یہ حدیث ان الفاظ سے بھی ہے:

اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لایُعَذِّبُ قَلْباً وَعَی الْقُرْاٰنَ.[2]

قران پڑھو اللہ تعالیٰ ایسے دل کو عذاب نہیں دے گا جس نے قرآن کو محفوظ کرلیا۔

مسند الفردوس میں قلب کی جگہ عبد کا لفظ مذکور ہے۔

لایُعَذِّبُ اللّٰهُ عَبْداً اَوْعَی الْقُرْآنَ.[3]

اللہ ایسے بندے کو عذاب نہیں دے گا جس نے قرآن کریم حفظ کرلیا۔

اس بات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بھی ذکر فرمایا ہے:

لَوْجُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ مَااحْتَرَقَ.

اگر قرآن کو کسی چمڑے میں رکھا جائے پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے تو وہ نہیں جلے گا۔

---

(۱) شرح السنہ للبغوی

(۲) کنز العمال اوّل ۵۱۲

(۳) مسند الفردوس بماثور الخطاب

اس کا ایک مفہوم تو واضح ہے کہ آگ قرآن کریم کو نہیں جلاتی کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ مکان پورا جل گیا لیکن اس کے طاق میں رکھا ہوا قرآن محفوظ رہا۔

یہ بھی ہوا کہ جہاز آگ کی لپیٹ میں آ گیا اور جل کر خاکستر ہو گیا بلکہ جلتے وقت اس کی اتنی تپش تھی کہ قریبی تمام فصلیں اور درخت جل گئے لیکن اللہ کی شان کہ اسی جہاز میں موجود قرآن کریم کا نسخہ آگ کی دست برد سے محفوظ رہا۔

محدثین کرام رحمہم اللہ اس کا ایک دوسرا مفہوم بیان فرماتے ہیں کہ جس انسان کے سینے میں قرآن ہو اسے جہنم کی آگ نہیں جلا سکتی۔

واقعی جس کا سینہ قرآن کے انوار سے معمور ہو اسے جہنم کی آگ کیسے جلا سکتی ہے۔

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جب حقیر کھال کو قرآن کی ادنیٰ مجارات اور ہمسائیگی کی بناء پر یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ اسے آگ نہیں جلاتی تو حافظ قرآن کے دل اور عامل قرآن کے بدن کا کیا پوچھنا جس میں قرآن سالہا سال اور مدت دراز تک رہا اس کو تو آتشِ دوزخ اور بعد حجاب کی آگ سے بطریق اولیٰ نجات ملے گی۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كَانَ الْقُرْاٰنُ فِي اِهَابٍ مَامَسَّتْهُ النَّارُ[1]

اگر قرآن کسی کھال میں ہو تو آگ اس کھال کو نہ چھوئے گی۔

---

(۱) احیاء العلوم الدین للغزالی

آگ کا حافظ قرآن کو جلانا تو در کنارا سے چھو بھی نہیں سکتی کیونکہ علم وحکمت کے دریا اس کے سینے سے ضوفشاں ہیں بھلا آگ ان نوار کو کیسے جلا سکتی ہے بلکہ انوار کلامِ الٰہی آگ کو سرد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے جب مومن پل صراط سے گذر رہا ہوگا جہنم پکار کر کہے گی:

جُزْیَامُؤْمِنُ اِنَّ نُوْرَکَ اَطْفَأَلَهَبِیْ.[1]

اے مومن جلدی گذر جا تیرا نور میری آگ کے شعلوں کو سرد کر رہا ہے۔

یقیناً جب حافظ کلام الٰہی جہنم کے اوپر سے گذرے گا تو جہنم کچھ زیادہ ہی واویلا کرتے ہوئے اس سے جلدی گذر جانے کی درخواست کرے گی کیونکہ اس کے دل میں ایمان کے ساتھ نور کلام الٰہی بھی ہوگا۔

(۱) تفسیر کبیر للرازی

عرش الٰہی کے سایہ میں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلاثَةٌ" لا یَهُولُهُمُ الْفَزَعُ الاَکْبَرُ وَلا یَنالُهُمُ الْحِسَابُ وَهُمْ عَلٰی کَثِیْبٍ مِنْ مِسْکٍ حَتّٰی یُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلاَئِقِ رَجُل" قَرَأَ الْقُرآنَ اِبْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَاَمَّ بِهٖ قَوْماً وَهُمْ رَاضُوْنَ وَدَاعٍ یَدْعُوْاِلَی الصَّلَوَاتِ اِبْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَعَبْد" اَحْسَنَ فِیْمَا بَیْنَه' وَبَیْنَ رَبِّهٖ وَفِیْمَا بَیْنَه' وَبَیْنَ اللّٰهِ۔[1]

تین ایسے خوش نصیب ہوں گے کہ انہیں قیامت کی ہولنا کیاں بھی پریشان نہ کرسکیں گی اور نہ ہی ان سے حساب لیا جائے گا اور وہ کستوری کے ٹیلے پر ہوں گے یہاں تک کہ مخلوق کے حساب سے فراغت ہو جائے۔ ایک وہ آدمی جس نے اللہ کی رضا کے لئے قرآن پڑھا اور پھر اس سے قوم کی امامت کرائی اور وہ قوم اس سے راضی رہی اور دوسرا وہ داعی جس نے نماز کے لئے بلایا اللہ کی رضا کی خاطر اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے اور اپنے مالک نیز اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان معاملات کو نہایت عمدگی سے نبھایا۔

یہ سرفرازیاں اور یہ کرم نوازیاں اس فرزند آدم کے لئے ہیں جس نے اپنے سینے کو

(۱) الطبرانی فی المعجم الاوسط

قرآن کے لئے کشادہ کردیا پھر قران کریم نے لمحہ لمحہ اس پر اپنی برکتیں ظاہر کیں محشر کے بھرے میدان میں اس کی سفارش کی اسے تاج کرامت پہنایا اسے اللہ کی بارگاہ سے عزت وحرمت کا جوڑا دلوایا۔ رضائے الٰہی کا پروانہ اس کے ہاتھ میں دلوایا اور پھر عرش الٰہی کے سایہ میں نہایت شان وشوکت سے کستوری کے ٹیلہ پر بٹھایا۔

اے اللہ! قرآن کی سعادتیں ہر آدمی کو نصیب فرما، ہر ظلمت کدہ دل کو اپنے کلام کے انوار سے منور فرما اور ہر گھر کو اس چشمہ علم وحکمت سے سیراب فرما۔ آمین

بِجَاہِ سَیِّدِ الاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ.

والدین کے لئے رحمت

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَافِيْهِ اَلْبَسَ اللّٰهُ وَالِدَيْهِ تَاجاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهٗ، اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنيا فَمَاظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔[1]

جس نے قرآن کریم پڑھا اور اس کے احکامات پر عمل کیا اللہ اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنائے گا جس کی روشنی زیادہ حسین ہوگی سورج کی روشنی سے تمہارے گھروں میں۔ اس آدمی کے مرتبہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے اس پر عمل کیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بے پناہ لطف و کرم ہے کہ بیٹے کی وجہ سے اس کے باپ کو سرفراز فرماتا ہے۔

شرح السنہ للبغوی کی روایت ملاحظہ ہو:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَحْكَمَه، وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ أَلْبِسَ وَالِدَه، تَاجاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[2]

جس نے قرآن پڑھا پھر اسے اچھی طرح یاد رکھا اور اس کے احکامات پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔

والدین کو تاج کے علاوہ اللہ قیامت کے دن عزت و کرامت کا جوڑا بھی عطا فرمائے گا۔

---

(۱) ابوداؤد/ مسند احمد/ المستدرک/ الترغیب والترہیب

(۲) شرح السنہ للبغوی جلد ۴ صفحہ ۴۳۶

مَنْ قَرَأَالْقُرْآنَ وَتَعَلَّمَه' وَعَمِلَ بِهٖ أُلبِسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجاً مِنْ نُوْرٍ ضَوْؤُه' مِثْلَ ضَوْءِ الْقَمَرِ وَيُكْسٰى وَالِدَاه' حُلَّتَيْنِ لَايُقَوَّمُ لَهُمَا الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ بِمَ أُكْسِيْنَا هٰذَا فَيُقَالُ بِاَخْذِوَلَدِ كُمَاالْقُرْآنَ۔[1]

جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اسے ﴿حافظ قرآن کو﴾ قیامت کے دن نور کا تاج پہنایا جائے گا۔ اس کی روشنی چاند کی روشنی کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو جوڑے پہنائے جائیں گے جن کا معاوضہ پوری دنیا نہیں ہوسکتا وہ دونوں عرض کریں گے کس عمل کی وجہ سے ہمیں یہ پہنائے گئے تو انہیں کہا جائے گا تمہارے بیٹے کے حفظ قرآن کی وجہ سے۔

حافظ قرآن کے والدین پر اس شرف وکرامت کا تذکرہ ایک اور حدیث میں ان الفاظ سے ہے۔

يُنَادِیْ مُفَادٍ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا لَاتُلْهِيْهِمْ رَعْيَةُ الْاَنْعَامِ عَنْ تِلَاوَةِ كِتَابِیْ فَيَقُوْمُوْنَ فَيُلْبَسُ اَحَدُهُمْ تَاجَ الْكَرَامَةِ وَيُعْطَى النُّوْرَ بِيَمِيْنِهٖ وَالْخلا بِشِمَالِهٖ فَاِنْ كَانَ اَبَوَاه' مُسْلِمَيْنِ كُسِيَا حُلَّةً خَيْراً مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا فَيَقُوْلَانِ أَنّٰى هٰذَا لَنَا فَيُقَالُ بِمَا كَانَ وَلَدُكُمَا يَقْرَءُ الْقُرْآنَ۔[2]

ایک ندا دینے والا ندا دے گا وہ لوگ کہاں ہے جنہیں انعامات کی رعایت نے میری کتاب کی تلاوت سے غافل نہ کیا پس وہ کھڑے ہو جائیں گے پھر انہیں کرامت کا تاج پہنایا

(۱) کنز العمال اوّل صفحہ ۳۴۷ وقال اخرجہ الحاکم

(۲) کنز العمال اوّل ۵۳۹

جائے گا نور دائیں ہاتھ میں اور خلا بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے پس اگر اس کے والدین مسلمان ہوئے تو ان دونوں کو ایسا لباس پہنایا جائے گا جو دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہوگا وہ عرض کریں گے یہ لباس ہمیں کیوں پہنایا گیا؟

انہیں کہا جائے گا تیرے بیٹے کی وجہ سے جو قرآن پڑھا کرتا تھا۔

ان احادیث میں جہاں حافظ کے والدین کو لباس کرامت دیئے جانے کا ذکر ہے وہاں حفاظ کی بھی عجب شان واضح ہے اللہ اس فانی زندگی میں ہمیں باقی نعمتوں کے حصول کے لئے تگ و دو کرنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

اہل خانہ پر رحمت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَه' فَأَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَه' فِیْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ.[1]

جس نے قرآن پڑھا پس اسے زبانی یاد کیا اس کے حلال کو حلال سمجھا اور اس کے حرام کو حرام جانا اللہ اس کے سبب سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے ان دس اہل خانہ میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن پر عذاب نار واجب ہو چکا ہوگا۔

یہ حدیث ان الفاظ سے بھی ہے:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَه' اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَه' فِیْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ.[2]

جس نے قرآن پڑھا اور اسے حفظ کیا اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کی شفاعت اس کے ان دس اہل خانہ کے بارے میں قبول فرمائے گا جن پر عذاب نار واجب ہو چکا ہوگا۔

---

(۱) مشکوۃ ۱۸۷/ابن ماجہ/ترمذی

(۲) ابن ماجہ صفحہ ۱۹ باب من تعلم القرآن وعلمہ

اب عالم تصور میں قیامت کے مناظر دیکھیں، لوگ اپنے اپنے اعمال کے سبب سختی وعذاب میں گرفتار ہیں لیکن حافظ قرآن سر پر تاج سجائے خلعتِ کرامت پہنے اللہ کی رضا کا پروانہ ہاتھ میں لئے عرشِ الٰہی کے سایہ میں کستوری کے ٹیلے پر بیٹھا ہے اور اس کے والدین کو بھی نور کا تاج اور کرامت کے جوڑے پہنا دیئے گئے۔ پھر وہ اسی تاج وخلعت کی چمک دمک سمیت اٹھتا ہے اور میدان حشر میں اپنے ان دس عزیزوں اور رشتہ داروں کو بازو سے پکڑ کر جنت کی دہلیز تک پہنچا تا ہے جن کے اپنے اعمال انہیں دوزخ کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

سبحان اللہ! یہ کتنی بڑی عزت ہے واقعی خالق ومالک کے کلام کے طفیل ایسی ہی عزت افزائی چاہیئے تھی۔

سلام ہو اس آمنہ طیبہ طاہرہ کے نورنظر سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے یہ ساری عزت افزائیاں ہمارے سامنے بیان فرمادیں تاکہ ہمیں بھی اس نعمت عظمٰی کے حصول کا شوق دامن گیر ہو اور اس سعادت ابدیہ کے حاصل کرنے کے لئے محنت کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ

جنت میں

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا[1]

صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا قرآن کی تلاوت شروع کرو اور اُوپر چڑھنا شروع کرو اور قرآن ترتیل سے پڑھو جیسا تم دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتے تھے یقیناً تمہاری منزل آخری آیت کے پاس ہے جو تم پڑھو گے۔

جنت میں داخل ہو کر حافظ قرآن سے قرآن پڑھنے کیلئے کہا جائے گا۔ حافظ قرآن جس محبت وشوق اور خلوص للٰہیت سے دنیا میں تلاوت قرآن کیا کرتا تھا اسی کے مطابق وہ جنت میں منازل ومدارج طے کرتا چلا جائے گا۔

جنت ایک غیر متناہی جہاں ہے اور اس کے درجات ومنازل بھی غیر متناہی ہیں۔ حافظ قرآن کو اس سے کتنا حصہ ملے گا یہ اس کی قرأت پر موقوف ہے۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دنیا میں جتنی مرتبہ اس نے قرآن کریم پڑھا اسے اس کے پڑھے

(۱) الترغیب والترھیب/ ترمذی/ ابوداؤد/ ابن ماجہ/ المستدرک للحاکم

ہوئے قرآن کی آیات کے مطابق درجات سے نوازا جائے۔

دنیا میں قاری قرآن کی تلاوت کرتا ہے قرآن کریم مکمل کر کے اس کا پھر جی چاہتا ہے کہ اسے دوبارہ پڑھوں وہ جیسے جیسے پڑھتا جاتا ہے ویسے ہی اس کے ذوقِ قرآن میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حافظ قرآن کا ذوق اسے مزید پڑھنے پر مجبور کرے اور وہ پھر پڑھنا شروع کر دے تو جیسے جیسے وہ پڑھتا جائے اس کے درجات میں مزید اضافہ ہوتا جائے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر"

جس طرح ہر عالم ہر عابد اور ہر مجاہد کے اجر وثواب میں فرق ہے وہ حافظ قرآن جو ہر وقت ذکرِ الٰہی کی لذت سے شاد کام ہو اور جو عشق الٰہی کی دولت سے مرور وشاد کام ہو جس کا کوئی فعل خلاف سنت نہ ہو بلکہ اس کی گفتار و کردار سے اتباع سنت مصطفیٰ کی خوشبو مہکتی ہو اس سعادت کے امیں حافظ قرآن کا اجر وثواب یقیناً بہت زیادہ ہو گا جس تک عام حافظ کی رسائی نہ ہو گی۔

آیئے اب ایک ایسے حافظ قرآن کا تذکرہ کرتا ہوں جس کی نظیر بہت کم ملے گی جس نے حفظ قرآن کی روایت میں انوکھے باب کا اضافہ کیا۔

قدوۃ الاولیاء حضرت خواجہ قاضی محمد فتح اللہ صدیقی رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ کی اولاد امجاد عارف باللہ حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کا نام گرامی عجب شان سے چمک رہا ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک نے انہیں حفظ قرآن کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا تھا اور وہ قرآن کریم کی تلاوت اس محبت والفت سے کرتے تھے کہ اس کی مثال تاریخ عالم میں بہت کم ملے گی۔

یہ پیکر صدق وصفا صبح اپنے معمولات سے فارغ ہو کر کھیتوں کی طرف روانہ ہو جاتے

بیلوں کی جوڑی کے پیچھے ہل پر ہاتھ رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے جونہی تلاوت قرآن کے لئے بسم اللہ کرتے بیل خود بخود حرکت میں آ جاتے پھر نہ اللہ والے کی زبان تھمتی اور نہ ہی بیل رکتے۔ یہ سلسلہ دو پہر تک جاری رہتا اور جب آپ قرآن کی آخری سورت کے آخری لفظ والناس تک پہنچتے بیل خود بخود ٹھہر جاتے۔

عشقِ الٰہی کی آگ میں جلا ہوا یہ وجود جب کلام الٰہی کی تلاوت شروع کرتا تو ہر طرف سناٹا چھا جاتا جس کی آنکھوں میں جمالِ الٰہی کا خمار ہو اور زبان وقلب میں انوار الٰہیہ کی چاشنی ہو اس کی تلاوت کا انداز جداگانہ ہوتا ہے۔

جیسے ہی چشمہ تسلیم ورضا سے دھلی ہوئی یہ زبان کھلتی کھیت کے چاروں طرف لوگ دیوانہ وار کھڑے ہو جاتے اور وہ کھڑے کھڑے پورا قرآن کریم سن لیتے کھڑے کھڑے نہ کسی کو اکتاہٹ محسوس ہوتی اور نہ تھکاوٹ انہیں اس بات کا شعور ہی نہ رہتا کہ ہم کھڑے ہیں یا بیٹھے۔

تلاوتِ قرآن کریم کے تین مدارج ہیں:

۱۔ عالم ملک وملکوت کی ہر چیز عیاں ہو جاتی ہے۔ وہ تلاوت کرتا ہے اور عالم ملک وملکوت کے سربستہ رازوں کا مشاہدہ کرتا جاتا ہے۔

۲۔ قاری ذاتِ خدا میں اس درجہ فنا ہوتا ہے کہ زبان تو قاری کی ہوتی ہے لیکن کلام متکلم کا۔ جیسے شجر موسیٰ علیہ السلام سے متکلم کلام کرتا ہے اسی طرح.........قاری سے متکلم کلام فرما رہا ہوتا ہے۔

زنانِ مصر نے چہرہ یوسف میں تجلیاتِ الٰہیہ کا مشاہدہ کیا انہیں اپنے اپنے وجود کا

احساس تک نہ رہا انہوں نے چھریوں سے پھلوں کی بجائے اپنے اپنے ہاتھ زخمی کر لئے۔ ان کے ہاتھوں سے خون رس رہا ہے لیکن ان کی نگاہیں جمالِ یوسفی پر مرکوز ہیں۔

یوں ہی عمدۃ الاذکیاء عارف باللہ حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کی زبان مبارک سے لوگ اللہ کے کلام کو سنتے انہیں ہوش ہی نہ رہتا کہ وہ کھڑے ہیں انہیں اپنا کئی گھنٹے کھڑا رہنا بھول جاتا اور وہ کلام الٰہی کی حلاوت میں ہی مست ہوتے رہتے۔ حالانکہ کھڑا ہونا تو درکنار انسانی فطرت میں کئی گھنٹے جم کر بیٹھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔

گلستانِ صدیقی کے گل سر سبد حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کی ذاتِ خدا میں اس درجہ فنائیت ہی کا ثمر ہے کہ اللہ نے آپ کی اولادِ امجاد میں حضرت قبلہ عالم سلطان الاولیاء خواجہ قاضی محمد سلطان عالم صدیقی چچھوی رحمہ اللہ کو پیدا کیا جن کے اخلاص وللّٰہیت اور قدسی صفات اولاد امجاد کی خوشبو وادی جنت نظیر کشمیر کے ہزاروں گھروں میں محسوس کی جا سکتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کشمیر و پاکستان کی سرحدوں سے تجاوز کر کے دیارِ غیر میں بھی بے شمار لوگوں کے ایمانوں کو تازگی و فرحت بخش رہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِکَ حَمْداً کَثِیْراً.

آپ کے بارے میں یہ بات بھی پایہ ثبوت تک ہے کہ تلاوت قرآن کے دوران اگر قضائے حاجت کی ضرورت پیش آتی تو اپنی زبان بڑی مضبوطی سے دانتوں میں دبا لیتے ورنہ ان کی زبان قابو سے باہر ہوتی اور تلاوت میں مگن رہتی۔

حفاظ کرام سے چند گذارشات

کلام الٰہی کو سینے میں محفوظ رکھنے کی سعادت حاصل کنندگان حفاظ کرام کی خدمتِ اقدس میں چند گذارشات پیش کی جاتی ہیں اللہ وحدہ لاشریک اپنے پاک وطیب کلام کے طفیل ہم سب مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

بجاه سيد المرسلين صلى اللّٰه عليه وسلم

ا

جس شخص کے پاس قیمتی خزانہ ہو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔جو اپنے اثاثہ کی حفاظت نہ کرے اسے اس کا اہل شمار نہیں کیا جاتا۔

اللہ جل جلالہ نے محض اپنے فضل وکرم سے آپ کو سب سے قیمتی اثاثہ عطا فرمایا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ذراسی غفلت محروی کا باعث بن جائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے بے شمار سامانِ سعادت وفیروز بختی پیدا کئے انہیں بھی حاصل کیجئے لیکن جو سعادت عظمیٰ نصیب ہو چکی ہے اسے ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیاً مِّنَ الاِبِلِ فِیْ

عُقُلِهَا ۔ ا

اس قران کی حفاظت کرو۔ اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً قرآن کریم پیروں میں بندھن لگے ہوئے اُونٹوں سے بھاگ نکلنے میں زیادہ تیز ہے۔

یہ حدیث پاک ان الفاظ سے بھی ہے:

عَنْ عَبدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآن كَمَثَلِ الاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ ۔ ۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حافظ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے اگر اس کی دیکھ بھال کی تو اسے اپنے ہاں روکے رکھا اور اگر اسے آزاد چھوڑا تو بھاگ گیا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری کی روایت اس طرح ہے:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتاً مِنَ الاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا ۔ ۳

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس قرآن کی حفاظت کرو۔ قسم ہے اس ذات حق کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بندھن لگے اُونٹ کے کود کر نکل جانے

(۱) بخاری ۲/۳/۷۵ مسلم ۱/ ۲۶۷ مشکوٰۃ ۱۹۰

(۲)(۳) صحیحین

سے یہ نکل جانے میں زیادہ تیز ہے۔

اس نعمت کبریٰ کی حفاظت ہر صاحب نعمت پر فرض ہے۔ اس کا طریقہ یہی ہے کہ روزانہ کچھ حصہ معین کر کے تلاوت کی جائے۔ روزانہ تلاوت کرنے والا یقیناً اس عظیم نعمت سے ہاتھ نہیں دھوئے گا۔

اس حدیث پاک کے الفاظ مدنظر رکھیئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْباً أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ" ثُمَّ نَسِيَهَا۔[1]

میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہ دیکھا کسی آدمی کو قرآن کی کوئی سورت یا کوئی آیت یاد تھی پھر اُسے وہ بھول گیا۔

ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ ان الفاظ سے روایت کرتے ہیں:

عُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ أَعْظَمَ ذَنْباً مِنْ رَجُلٍ أُوتِيَ آيَةً فَنَسِيَهَا۔[2]

میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے اس آدمی کے گناہ سے بڑھ کر کوئی گناہ نہ دیکھا جسے قرآن کی کوئی آیت زبانی یاد تھی پھر وہ بھول گیا۔

---

(۱) ترمذی ۲/ ۱۱۵، الترغیب والترہیب

(۲) مرقاۃ شرح مشکاۃ

اللہ رب العزت جس پر لطف وکرم فرماتے ہوئے اپنے کلام کے حفظ کی سعادت سے بہرہ ورفرمائے وہ ناقدری کرتے ہوئے اسے بھلادے تو اس کا گناہ اگر اعظم گناہ قرار دیا گیا تو جائے تعجب نہیں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم گناہ سے خبردار کرتے ہوئے اور قرآن کی اہمیت کومزید واضح کرتے ہوئے اس طرح فرمایا:

مَامِنْ اِمْرَءٍ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ یَنسَاهُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ أجزَمُ۔(1)

جو آدمی قرآن پڑھے پھر اسے بھول جائے وہ قیامت کے دن اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کے جسم پر جزام کے اثرات واضح ہوں گے۔

کتنا بڑا فرق ہے اس حافظ قران میں جو حقوق کی رعایت کرتے ہوئے اس قرآن کو یاد رکھتا ہے اور دوسرا وہ جو قرآن بھول جاتا ہے۔اوّل الذکر تاج کرامت سر پر سجائے عزت کی خلعت زیبا پہنے تاج شرف سے مزین اپنے والدین کے ہمراہ عرشِ الٰہی کے سایہ کے مزے لوٹ رہا ہو اور مؤخر الذکر فقط تھوڑی سی غفلت کے سبب جزام جیسی کریہ المنظر بیماریوں میں مبتلا ہو۔

اَللّٰهُمَّ احْفِظْنَا مِنْ بَلآءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ

(1) سنن ابوداؤد/ الترغیب والترہیب/ مشکوۃ

۲

گناہوں نافرمانیوں اور مصیبتوں سے دور رہیئے۔نور وظلمت اور حق و باطل کی جنگ روز اول سے جاری ہے آپ کے پاس سراپا نور کلام ربانی ہے اگر آپ گناہوں سے شغف رکھیں گے تو ہوسکتا ہے کہ گناہوں کی ظلمت اس نور کو مکدر کردے کہیں گناہوں کی بہتات اس شمع حق کو گل نہ کردے۔رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَایَقُلْ اَحَدُکُمْ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَذَابَلْ ھُوَ نُسِّیَ.[۱]

تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ وہ ﴿اس کے کسی گناہ کے سبب﴾ اسے بھلادی گئی ہے۔

گناہ غضب الٰہی کو دعوت دیتا ہے اسکے اثرات اس طرح ظاہر ہوتے ہیں کہ آہستہ آہستہ انسان کے تعلق باللہ میں فتور آجاتا ہے اور قرآن کی آیات کا بھول جانا یقیناً تعلق باللہ میں کمی کے سبب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بِئْسَمَا لِاَحَدٍ یَقُوْلُ نَسِیْتُ آیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ ھُوَ نُسِّیَ اِسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ.[۲]

یہ کتنی بڑی بات ہے تم میں سے کوئی یہ کہتا پھرے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ اسے وہ آیات بھلادی گئیں۔قرآن کو خوب اچھی طرح یادرکھو۔

اللہ ہر مرد مومن کو اس کے احسانات وانعامات کی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔

---

(۱) بخاری/مسلم

(۲) بخاری ۱/۲۶۷-الترغیب والترہیب ۳/۱۷۹

۳

تقویٰ وطہارت کو شعار بنائیے اپنی آنکھوں کو موتیوں سے سجائیے اور رات کی طویل گھڑیوں میں اپنے پروردگار سے مناجات کا لطف اٹھائیے۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا حَامِلَ الْقُرْاٰن تَزَيَّنْ بِالْقُرْاٰن يُزَيِّنُکَ اللّٰهُ-وَيَنْبَغِیْ لِحَامِلِ الْقُرآن اَنْ يَكُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ لَيْلاً اِذَا كجانَ النَّاسُ نَامُوْا وَاَنْ يَكُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ حُزْناً اِذَا النَّاسُ فَرِحُوا۔(۱)

اے حافظِ قرآن! قرآنی احکامات سے اپنی ذات کو مزین کر اللہ تجھے ہر خوبی اور سعادت سے آراستہ فرمائے۔ حافظ قرآن کیلئے یہ مناسب ہے کہ جب رات کو لوگ سوئے ہوئے ہوں تو اس کی طویل گھڑیوں میں بیدار رہے اور جب لوگ حالت خوشی میں غافل ہوں تو وہ اپنی آخرت کی فکر میں طویل غم وحزن کو جگہ دے۔

یہ ارشاد گرامی کتنا واضح ہے کہ حافظ قرآن کے شب و روز عام لوگوں سے مختلف ہونے چاہییں لوگ غفلت کے باعث اور فکر آخرت سے بے نیاز ہو کر اس ناپئید ار زندگی کو خوشی کی لہروں کے سپرد کریں لیکن حافظ قرآن، قرآن کی عزت وحرمت کو مدنظر رکھتے ہوئے تقویٰ اور خوف خدا جیسی عظیم سعادت سے سعادت مندر ہے اس کی چال ڈھال اور گفتار وکردار یہ بات واضح کرر ہا ہو کہ یہ آدمی اس دنیا کا باسی نہیں بلکہ یہ مسافر ہے جو چند روز گزار کر اپنے اصلی وطن روانہ ہوگا۔ اسے اپنے وطن کی فکر ہے اور اپنے خالق و مالک سے ملاقات کا اشتیاق ہے۔

(۱) کنز العمال ۶۲۲/۱ الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یَنْبَغِیْ لِحَامِلِ الْقُرآنِ اَنْ یَعْرِفَ بِلَیْلِہٖ اِذَا النَّاسُ نَائِمُوْنَ وجبنھارہٖ اِذَا النَّاسُ نَائِمُوْنَ وَبِنَھَارِہٖ اِذَا النَّاسُ مُفْطِرُوْنَ وَبِحُزْنِہٖ اِذَا النَّاسُ یَفْرَحُوْنَ وَبِبکَائِہٖ اِذَا النَّاسُ یَخْتَالُوْنَ۔[1]

حافظ قرآن کو چاہیئے کہ وہ اپنی رات کی قدر کرے۔ جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اور دن کی قدر کرے جب لوگ بے روزہ ہوں اور اپنے حزن کی نگہداشت کرے جب لوگ فکر آخرت سے بے نیاز ہوکر خوش گپیوں میں مصروف ہوں اور وہ آنسو بہانا موقوف نہ کرے جب لوگ غرور و تکبر کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہوں۔

حقیقی دانا و بینا وہی ہے جو اپنے اوقات کی قدر کرتا ہے۔ انسانی زندگی کی ہر ساعت بڑی قیمتی ہے۔ زندگی کے لمحات اور انسانی سانس وہ عطیہ ربانی ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ صاحب قرآن کو احادیث میں ترغیب دی جارہی ہے کہ فانی لمحات کی قدر کرکے حیات جاودانی حاصل کی جاسکتی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ ھٰذَاالْقُرآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَاِذَا قَرَأْتُمُوْہُ فَابْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکُوْا۔[2]

یہ قرآن سامان حزن کے ساتھ نازل ہوا ہے پس جب تم اس کی تلاوت کرو تو پلکوں پر

---

(۱) التبیان للنووی ۲۹

(۲) ابن ماجہ ۱۹۶ الترغیب والترہیب ۳/ ۱۱۸

آنسو سجاؤ اور اگر ایسا نہ کر سکو تو رونے والی صورت ہی بنالو۔

فکر آخرت کی ترغیب اپنوں کو دی جارہی ہے۔قاری و حافظ حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خصوصی افراد میں شمار کر رہے ہیں۔

اسی خصوصی نسبت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمادیا:

قِيَامُ اللَّيْلِ فَرِيضَةٌ" عَلٰى حَامِلِ الْقُرْاٰنِ وَلَوْرَكْعَتَيْنِ.[1]

تہجد کی نماز ادا کرنا حافظ قرآن پر فرض ہے۔اگرچہ دو رکعت ہی ادا کرے۔

حافظ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی نسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے تقویٰ وطہارت اور خوف وخشیت سے آراستہ ہونا چاہیئے اور قیام اللیل کو اپنا شعار بنانا چاہیئے۔

۴

قرآن کریم کی تلاوت خوش آوازی سے کریں۔حسین آواز سے تلاوت قرآن کریم کرنے والا اللہ کو محبوب ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا مبارک ہے کہ میری امت کلام الٰہی کو خوش آوازی سے پڑھے اور اللہ تعالیٰ بھی خوش آواز افراد کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ قرآن کو بڑی

محبت سے سنتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَاأَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَاأَذِنَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ.[2]

---

(۱) مسند الفردوس (۴۶۳۲)

(۲) الترغیب الترہیب ۳/۱۷۹ بخاری ۲/۱۵۷

اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس محبت سے نہیں سنتا جس محبت سے ایک نبی کے خوش آوازی سے قرآن کی تلاوت کو سنتا ہے۔

اس ارشاد گرامی کے الفاظ اس طرح بھی ہیں:

مَااَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَااَذِنَ لِنَبِیّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآن۔[1]

اللہ تعالیٰ کسی آواز کو اس محبت سے نہیں سنتا جس محبت سے وہ حسنِ صوت سے آراستہ نبی کی خوش آوازی سے تلاوتِ قرآن کو سنتا ہے۔

اللہ رب العزت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک کو جب وہ قرآن کی شیرینی سے شیریں ہو بڑی محبت اور چاہت سے سنتا ہے۔ اس زبان سے اللہ قرآن کو محبت سے کیوں نہ سنے جو ہمیشہ پاک ہے بلکہ اس بابرکت زبان سے نکلے ہوئے کلمات دلوں کی بستیوں کو پاک وصاف کردیتے ہیں۔

اللہ نے اپنے قرآن کریم میں اس رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے جو آپ کی اطاعت واتباع میں خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ اللہ اس کی آواز کو بھی بڑی محبت سے سنتا ہے۔

مَااَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِرَجُلٍ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْاٰن.

اللہ اس محبت سے کسی آواز کو نہیں سنتا جس محبت سے وہ اپنے نبی کے امتی کی زبان سے قرآن کو سنتا ہے جو حسن ترنم سے تلاوت کررہی ہو۔

جس کے قرآن کو پروردگار عالم محبت سے سن لے وہ سب سے بڑا سعید ونیک بخت ہے۔

---

(۱) ابوداؤد/ بخاری ۲۔ ۱۵۷ مسلم ۱/ ۲۶۸

جب اللہ محبت سے تلاوت قرآن کو سنے گا تو اپنی جملہ عنایات ونوازشات کا رُخ اسی طرف کردے گا کیونکہ اس کی محبت کا تقاضا ہی یہی ہے۔خوش الحانی کی ترغیب دیتے ہوئے یوں بھی ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ حُلْيَة" وَحُلْيَةُ الْقُرآن اَلصَّوْتُ الْحَسَنُ.[1]

ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرأت قرآن کا زیور خوش الحانی ہے۔

خوش الحانی کے بارے میں یہ الفاظ بھی مروی ہیں:

زَيِّنُوا الْقُرآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرآنَ حُسْناً.[2]

قرأت قرآن کو خوش آوازی سے زینت بخشو کیونکہ خوش الحانی قرأت قرآن کے حسن میں اور نکھار پیدا کرتی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش آوازی سے تلاوت قرآن کو پسند فرماتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ خوش آوازی سے تلاوت نہ کی جائے بلکہ عشاق تو محبوب کی ایک پسند پر اپنی زندگیاں قربان کردیا کرتے ہیں۔

۵

حفاظ کرام کو عزت ووقار سے رہنا چاہیئے بلکہ اس شان سے رہیں کہ جو بھی ان سے ملاقات کرے ان کی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے وہ اپنے باطن کے ساتھ اپنے ظاہر کو بھی آراستہ رکھیں کیونکہ کلام الٰہی جس ظرف میں ہو اس کا باہر سے بھی عمدہ ہونا اشد ضروری ہے

---

(۱) اخرجہ عبدالرزاق

(۲) ابوداؤد/نسائی/ابن ماجہ/احمد یہ

اور قرآن جس جسم میں ہو اس کے چہرے اور لباس میں حسن عمدگی اور نفاست ہونی چاہیئے۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے حافظ قرآن کی شخصیت کے وقار کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں تک فرمایا:

نَظِّفُوْا اَفْوَاهَكُمْ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْآن۔(1)

اے حفاظ! اپنے منہ پاکیزہ اور صاف رکھو کیوں کہ یہ تلاوت قرآن کے راستے ہیں۔

امت کے والی اور معلم و محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بھی ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَفْوَاهَكُمْ طُرُقُ الْقُرْاٰنِ فَطَيِّبُوْهَا بِالسِّوَاكِ.

اے حفاظ کرام! تمہارے منہ تلاوتِ قرآن کی گزرگاہ ہیں اس لیئے انہیں مسواک سے پاکیزہ و طاہر رکھو۔

اسلامی تعلیمات کتنی ہمہ گیر اور جامع ہیں۔ زندگی کا کوئی گوشہ چھوٹا ہو یا بڑا ایسا نہیں جس کے بارے میں اس پیارے دین کی ہدایات موجود نہ ہوں۔

آیئے ہم سب مسلمان اس نور بھرے دین میں پورے طور پر داخل ہو جائیں اور فلاح دارین سے سرفراز ہو جائیں۔

حفظ قرآن کے بارے میں یہ چند کلمات تحریر کیئے ہیں اللہ انہیں اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور میرے لئے باعث نجات بنائے۔ آمین

(۱) کنز العمال ۱/۶۰۳

حسن خلق

عن انس – رضی اللّٰہ عنہ –قال : مامسست دیباجا ولاحریرا الین من کف رسول اللّٰہ –صلّی اللّٰہ علیہ وسلم ولاشممت رائحۃ قط اطیب من رائحۃ رسول اللّٰہ : صلّی اللّٰہ علیہ وسلم –ولقد خدمت رسول اللّٰہ – صلّی اللّٰہ علیہ وسلم –عشر سنین فما قال لی قط : اف ولاقال لِشَیْیءٍ فعلتہ لم فعلتہ ولالِشَیء لم افعلہ . الا فعلت کذا۔

ترجمۃ الحدیث :

حضرت انس بن مالک – رضی اللہ عنہ – نے فرمایا: میں نے حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہ دیباج (موٹا ریشم) اور نہ کوئی حریر (باریک ریشم) چھوا اور حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے پھوٹنے والی خوشبو سے پاکیزہ کوئی خوشبو سونگھی۔

میں نے حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ آپ نے (ان دس سالوں میں) کبھی بھی مجھے اف نہیں کہا۔ اور جو کام میں نے کیا اس کی بابت یہ نہیں کہا کہ یہ کام کیوں کیا اور جو کام میں نے نہ کیا اس کی بابت یہ نہیں فرمایا کہ اس طرح کام کیوں نہ کیا۔

صحیح بخاری رقم الحدیث (۳۵۶۱) جلد صفحہ
مسلم رقم الحدیث (۲۳۳۰) جلد صفحہ

وعن ابی الدراء رضی اللّٰہ عنه ان النبی صلّی اللّٰہ علیه وسلم قال :
ماشیء اثقل فی میزان المومن یوم القیامة من خلق حسن وان اللّٰہ یُبغضُ الفاحش البذی ء۔

ترجمة الحديث :

حضرت ابوالدرداء- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا مومن کے میزان میں قیامت کے دن کوئی چیز حُسن خلق سے زیادہ وزنی نہ ہوگی اور بیشک اللہ تعالیٰ بدزبان اور بے ہودہ گوکوناپسند کرتا ہے۔

صحیح رواہ الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۰۲)	جلد	صفحہ
ابن حبان	رقم الحدیث (۵۶۶۴)	جلد	صفحہ
ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۹۹)	جلد	صفحہ
الترغیب الترھیب	رقم الحدیث (۳۸۵)	جلد	صفحہ

وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال : سُئِل رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم عن اکثر مایدخل الناس الجنۃ ؟ قال تقوی اللّٰہ تعالٰی و حسن الخلق وسُئِل عن اکثر مایدخل الناس النار ؟ فقال الفم و الفرج۔

ترجمۃ الحدیث :

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا: حضور رسول اللہ-صلّی اللہ علیہ وسلم- سے سوال کیا گیا کون سے عمل انسانوں کے جنت داخل کرنے کا سبب بنیں گے تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا تقوی اور حسن خلق اور سوال کیا گیا کونسے عمل انسانوں کے آگ میں داخل کرنے کا سبب بنیں گے تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الفم (منہ) الفرج (ستر)

رواہ الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۰۴)		
وابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۶)		
البخاری فی الادب المفرد	رقم الحدیث (۲۸۹-۲۹۴)	جلد	صفحہ
وابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۴۶)	جلد	صفحہ
المسند احمد	رقم الحدیث ( )	جلد۲	صفحہ۳۹۲
والحاکم	رقم الحدیث ( )	جلد۴	صفحہ۳۲۴
	وابن ابی الدنیا فی الصحت (رقم ۴)		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث ( )	جلد	صفحہ۳۸۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۲۴)	جلد	صفحہ

عن ابی هریرة، عن رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم قال : اکمل المومنین ایمانا ، احسنهم خلقا : وخیارکم خیارکم نسائکم ۔

اخرجہ الطبرانی فی الکبیر	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد	صفحہ
الطیالسی	رقم الحدیث (۱۲۳۳)	جلد	صفحہ
المسند احمد	رقم الحدیث ()	جلد۴	صفحہ۲۷۸
والطبرانی	رقم الحدیث (۴۸۰)	جلد	صفحہ
والطبرانی	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد	صفحہ
والطبرانی	رقم الحدیث (۴۷۵)	جلد	صفحہ
والطبرانی	رقم الحدیث (۴۶۹)	جلد	صفحہ
والطبرانی	رقم الحدیث (۴۶۶)	جلد	صفحہ
والطبرانی	رقم الحدیث (۴۶۴)	جلد	صفحہ
والطبرانی	رقم الحدیث (۴۶۳)	جلد	صفحہ
والطبرانی	رقم الحدیث (۴۸۲)	جلد	صفحہ
والطبرانی	رقم الحدیث (۴۸۱)	جلد	صفحہ
قال الہیثمی فی المجمع	رقم الحدیث ()	جلد۸	صفحہ۲۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۲۷)	جلد۲	صفحہ
الترمذی	رقم الحدیث ()	جلد	صفحہ

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مومنین میں زیادہ کامل الایمان وہ ہے جو ان میں سب سے حسن اخلاق والا ہے اور تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہیں۔

عن عائشة– رضی اللہ عنہا ، قالت سمعت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ویقول : ان المومن لیدرک بِحسن الخلق درجة القائم الصائم ۔

ترجمة الحدیث :

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلّی علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے :

بیشک مومن حسن خلق کے سبب قائم اللیل (رات بھر اللہ کی عبادت کرنے والا ہے) اور صائم النہار (دن کو روزہ رکھنے والا ہے) کا درجہ پالیتا ہے۔

رواہ احمد	رقم الحدیث ( )	جلد ٦	صفحہ ٩٤
ابوداوَد	رقم الحدیث (٤٧٩٨)	جلد	صفحہ
وابن حبان	رقم الحدیث (٣٨٠)	جلد	صفحہ
والحاکم	رقم الحدیث ( )	جلد ١	صفحہ ٦٠
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٣٨٦)	جلد	صفحہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : اَلا اُخْبِرُکُمْ بِاَحَبِّکُمْ اِلَیَّ ، وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّی مَجْلِسًا یَومَ الْقِیَامَةِ ؟ فَاَعَادَهَا مَرَّتَیْنِ اَوْثَلاثًا . قَالُوا نَعَمْ، یَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَحْسَنُکُمْ خُلُقًا ۔

ترجمة الحديث :

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے سنا حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے : کیا میں تمہیں خبر نہ دوں جو مجھے زیادہ محبوب ہے اور قیامت کے دن مجلساً میرے زیادہ قریب ہوگا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو یا تین مرتبہ دھرایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ ! حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں اخلاق کے اعتبار سے جو زیادہ اچھا ہے۔

حسن رواہ احمد	رقم الحدیث (......)	جلد۲	صفحہ ۱۸، ۲۱۸
ابن حبان	رقم الحدیث (۴۸۵)	جلد	صفحہ
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۹۱)	جلد	صفحہ
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلد	صفحہ
قال المحقق :	اسنادہ حسن		

عن اسامة بن شریک ، قال : قالوا : یا رسول اللّٰه : ما افضل ما اعطی المرء المسلم ؟ : قال : حسن الخلق ۔

ترجمة الحديث :

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی
یارسول اللہ! مرد مسلم کو سب سے افضل خصلت کون سی دی جاتی ہے۔
حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
حسن خلق۔

واحمد	رقم الحدیث ( )	جلد۲	صفحہ۱۶۱،۱۹۳
مسلم	رقم الحدیث (۲۳۲۱)	جلد	صفحہ
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۲۶)	جلد۲	صفحہ
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

عن ابی الدرداء ، عن النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم ، قال: اثقل شیء فی المیزان الخلق الحسن ۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: (قیامت کے دن) میزان میں سب سے بھاری عمل حسن خلق ہے۔

اخرجہ ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۹۹)	جلد	صفحہ
واحمد	رقم الحدیث ( )	جلد ۶	صفحہ ۴۴۶،۴۸
الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۰۳)	جلد	صفحہ
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۰)	جلد ۲	صفحہ
قال المحقق:	اسنادہ محمد بن کثیر صحیح		

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَاذَرٍّ فَقَالَ یَااَبَاذَرٍّ اَلاَ اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّھْرِ وَاَثْقَلُ عَلَی الْمِیْزَانِ مِنْ غَیْرِ ھِمَا ؟ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ : عَلَیْکَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُوْلِ الصَّمْتِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا۔

ترجمة الحديث :

حضرت انس بن مالک۔رضی اللہ عنہ۔نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوذر۔رضی اللہ عنہ۔ سے ملے تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسی دو خصلتیں نہ بتاؤں جو جسم انسانی پر بڑی خفیف اور میزان پر باقی نیکیوں سے بڑی بھاری ہیں۔

حسن قال الہیثمی فی مجمع الزوائد رقم الحدیث ( ) جلد۸ صفحہ۲۲
وابن ابی الدنیا فی الصمت رقم رقم الحدیث (۵۵۸) جلد صفحہ
وانظر مسند ابی یعلی رقم الحدیث (۳۲۹۸) جلد صفحہ
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۹۱) جلد صفحہ

انہوں نے (حضرت ابوذر نے!) عرض کی ہاں یارسول اللہ! (کرم نوازی فرمایئے)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حسنِ خلق کو لازم پکڑو اور طول صحت کو اختیار کرو قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جملہ مخلوقات نے ان جیسا نیک عمل نہ کیا۔

وَعَنْ اُسَامَةَ بنِ شَرِيكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ : قَالَ كُنَّا جُلوسًا عِندَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا عَلَى رؤُوسِنَا الطَّيرُ ، مايتكلم منا متكلم. اِذ جاءَهُ اُنَاس'' فَقَالُو . مَنْ اَحَبَّ عِبادِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰه تَعَالَى ؟ قَالَ اَحسَنُهُم خُلُقًا۔

ترجمة الحديث:

حضرت اسامہ بن شریک-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

ہم حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے (ہماری حالت یہ تھی کہ) گویا ہمارے سروں پر پرندہ ہے۔ہم میں کوئی بات کرنے والا بات نہ کررہا تھا کہ چند آدمی آئے تو انہوں نے عرض کی: اللہ کے بندوں میں اللہ کو سب سے محبوب کون ہیں؟ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں حسن اخلاق والے۔

مجمع الذوائد	رقم الحدیث ( )	جلد ۸	صفحہ ۲۴
قال الھیثمی:	حسن		
والحاکم	رقم الحدیث ( )	جلد ۱	صفحہ ۱۲۱
والبیھقی فی الآدب	رقم الحدیث (۱۴۱، ۸۵۸)	جلد	صفحہ
والطیالسی فی سندہ	رقم الحدیث ( )	جلد	صفحہ ۱۷۱
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۹۳)	جلد	صفحہ

جمعۃ المبارک

عن ابى لبابة بن عبد المنذر ، قال : قال النبى صلّى اللّٰه عليه وسلم :
ان يـوم الـجـمـعة سيد الايام ، واعظمها عند اللّٰه ، وهو اعظم عند اللّٰه مـن يـوم الاضـحٰى ويوم الفطر فيه خمس خصال ، خلق اللّٰه – فيه آدم واهبط اللّٰـه فيـه آدم الـى الارض ، وفيه توفى اللّٰه آدم ، وفيه ساعة لا يسال اللّٰه فيها العبد شيئا الا اعطاه مالم يسال حراما ، وفيه تَقُوم الساعة ، مامن ملك مقرب ولاسماء ولا ارض ولارياح ولا جبال ولا بحر الا وهبن من يوم الجمعة ۔

ترجمة الحديث :

حضرت ابو مامہ بن عبدالمنذ ر ۔رضی اللہ عنہ۔ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک یوم الجمعۃ سیّدالایام ہےاور اللہ کے ہاں اعظم الایام ہےاور یہ اللہ کے ہاں یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی زیادہ عظمت والا ہے۔

صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث ( )	جلد۱	صفحہ۳۲۱
قال المحقق:	حسن		
المشکاۃ	رقم الحدیث (۱۳۶۳)	جلد	صفحہ

اس میں پانچ

۱۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ اصلاۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔

۲۔ اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو زمین پر اتارا۔

۳۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو وفات دی۔

۴۔ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ بندہ اس گھڑی اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے اللہ تعالیٰ اسے وہ عنایت فرماتا ہے جبتک کہ وہ حرام کا سوال نہ کرے۔

۵۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔

ہر مقرب فرشتہ، آسمان وزمین، ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر یوم الجمعۃ سے ڈرتے ہیں۔

عن شد ادبن اوس ، قال : قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلم :

ان من افضل ایامکم یوم الجمعة ، فیه خلق آدم ، وفیه النفخة ، وفیه الصعقة ، فاکثر واعلی من الصلاة فیه ، فان صلاتکم معروضة علی فقال : رجل: یا رسول اللّٰہ ! کیف تعرض صلا تنا علیک وقد ارمت ؟ یعنی : بلیت- فقال : ان اللّٰہ عزوجل : قدحرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء

ترجمة الحدیث :

حضرت شداد بن اوس- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح سنن ماجہ	رقم الحدیث()	جلد۱	صفحہ۳۲۱
قال المحقق:	صحیح		
المشکاۃ	رقم الحدیث(۱۳۶۱)	جلد	صفحہ
التعلیق الترغیب	رقم الحدیث()	جلد۱	صفحہ۲۴۹
التعلیق علی ابن خزیمۃ	رقم الحدیث(۱۷۵۸)	جلد	صفحہ
تخریج فضل الصلاۃ	رقم الحدیث(۲۲)	جلد	صفحہ
صحیح ابی داؤد	رقم الحدیث(۹۶۲)	جلد	صفحہ

تمہارے دنوں میں افضل یوم الجمعۃ ہے۔

اس دن آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔

اسی دن صور پھونکا جائیگا۔

اسی دن صعقہ ہے۔

پس تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ! کیا ہمارا درود شریف اس وقت بھی آپ پر پیش کیا جائے گا جب آپ بوسید ہو چکے ہونگے۔

تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دے دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے اجساد طاہرہ کو کھائے۔یعنی اللہ کے انبیاء اپنے اپنے مزارات مبارکہ میں زندہ وجاوید ہیں۔

عن ابی هريرة ، ان رسول الله صلّى الله عليه وسلم قال:
الجمعة الى الجمعة كفارة مابينهما مالم تغش الكبائر۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے جبکہ کبائر (کبیرہ گناہ) کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث ()	جلد۱	صفحہ۳۲۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۸۴)	جلد	صفحہ

عن اوس بن اوس الثقفی قال :سمعت النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم یقول : من غسل یوم الجمعة واغتسل وبکر وابتکر، ومشی ولم یرکب ودنا من الامام ، فاستمع ولم یلغ ، کان لہ بکل خطوة عمل منہ اجر صیامھا وقیامھا۔

ترجمة الحدیث :

حضرت اوس بن اوس الثقفی -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا میں نے سنا حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

جس نے جمعۃ المبارک کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا صبح اٹھا اور جلدی اٹھا اور پیدل چل کر جمعۃ المبارک کو گیا سوار نہ ہوا اور امام کے نزدیک بیٹھ گیا پس امام کے خطبہ کو غور سے سنا اور کوئی لغو بات نہ کی تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور سال بھر کی شب بیداریوں کا ثواب ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث ( ) — جلد۱ — صفحہ۳۲۲
قال المحقق: صحیح
المشکاۃ — رقم الحدیث (۱۳۸۸) — جلد — صفحہ
صحیح ابی داؤد — رقم الحدیث ( ) — جلد۱ — صفحہ۲۴۷

عن ابن عمر ، قال : سمعت النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم یقول علی المنبر . من اتی الجمعۃ فلیغتسل ۔

ترجمۃ الحدیث :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم منبر پر (جلوہ افروز تھے اور) ارشاد فرما رہے تھے:

جو جمعۃ المبارک میں شریک ہو اسے چاہیے کہ وہ غسل کر کے آئے۔

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث () جلد ۱ صفحہ ۳۲۳
قال المحقق: صحیح
الروض رقم الحدیث (۵۶۰،۴۹۳،۴۹۲) جلد صفحہ
التعلیق علی ابن خزیمۃ رقم الحدیث (۱۷۵۱،۱۷۴۹) جلد صفحہ

عن ابی سعید الخدری ، ان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم قال :
غسل یوم الجمعة واجب علی کل محتلم۔

ترجمة الحدیث :

حضرت ابوسعید خدری - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ آدمی پر واجب ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ( ) جلد ا صفحہ ۳۲۳
قال المحقق : صحیح
الروض رقم الحدیث (۹۸۵،۴۰۸) جلد صفحہ
صحیح ابی داؤد رقم الحدیث (۳۷۱،۳۶۸) جلد صفحہ

عن ابی هریرة ، قال : قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم :

من توضا فاحسن الوضوء ، ثم اتی الجمعة ، فدنا وانصت واستمع ، غفرله مابینه وبین الجمعة الاخری ، وزیادة ثلاثة ایام ومن مس الحصی فقدلغا۔

ترجمة الحدیث :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

جس نے وضوکیا پس احسن طریقہ سے وضوکیا پھر جمعہ کی ادائیگی کیلئے آیا تو امام کے قریب بیٹھا اور خاموش رہا اور غور سے خطبہ کو سنا تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ اور تین زیادہ کے گناہ معاف کردے جائیں۔

جس نے کنکروں کو مَس کیا (کنکریوں سے کھیلا) پس اس نے اپنا حصہ ضائع کیا۔

صحیح سنن ابن ماجہ　رقم الحدیث ( )　جلد　اصفحہ ۳۲۴

قال المحقق:　صحیح

صحیح ابی داؤد　رقم الحدیث (۹۶۴)　جلد　صفحہ

عن انس بن مالک ، عن النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم قال :
من توضا یوم الجمعة فبِھَاوَ نعمت ، یخری ء عنه الفریضة ، ومن اغسل فالغسل افضل۔

ترجمة الحديث :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ وضو اس کیلئے کافی ہے اور عمدہ ہے اور اس سے فرض جمعہ ادا ہو جائے گا اور جس نے غسل کیا تو (سن لیجئے) غسل افضل و اعلیٰ ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث ( )	جلد ۱	صفحہ ۳۲۴
قال المحقق :	صحیح		
صحیح ابی داوٗد	رقم الحدیث (۳۸۰)	جلد	صفحہ
المشکاۃ	رقم الحدیث (۵۴۰)	جلد	صفحہ
التعلیق علی ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۷۵۷)	جلد	صفحہ

عن سمرة بن جندب :

ان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلم ضرب مثل الجمعة ثم التبکیر کناحر البدنة ، کناحر البقرة ،کناحر الشاه حتی ذکر الدجاجة ـ

ترجمة الحدیث :

حضرت سمرہ بن جندب -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ

حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے جمعۃ المبارک پھر جمعہ میں جلدی آنے کی مثال بیان فرمائی جیسے

بدنہ (اونٹ وغیرہ) کی قربانی کرنے والا ہے (پھر اس کے بعد آنے والا) جیسے گائے کی قربانی کرنے والا ہے (پھر) بکری کی قربانی کرنے والا حتی کہ آپ نے مرغی کا ذکر فرمایا۔

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ( ) جلد ا صفحہ ۳۲۵
قال المحقق : حسن صحیح
التعلیق : ایضا رقم الحدیث ( ) جلد ا صفحہ ۲۵۳

عن ابی هريرة، ان رسول اللّٰه صلّی اللّٰه عليه وسلم قال:

اذا كان يوم الجمعة، كان على كل باب من ابواب المسجد ملائكة يكتبون الناس على قدر منازلهم الاول فالاول، فاذا خرج الامام طووا الصحف ،واستمعوا الخطبة ، فالمهجم الى الصلاة كالمهدى بذبة ، ثم الذى يليه كمهدى بقرة ، ثم الذى يليه كمهد ى كبش: حتى ذكرالدجاجة والبيغة.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب جمعۃ المبارک کا دن آتا ہے مساجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر ملائکہ (فرشتے) متعین ہوتے ہیں جولوگوں کے نام ان کے منازل ومراتب کے مطابق رکھتے

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث ( )	جلد۱	صفحہ۲۵۴،۲۵
قال المحقق:	صحیح		
التعلیق الرغیب	رقم الحدیث ( )	جلد۱	صفحہ۲۵۵
صحیح الترغیب	رقم الحدیث (۷۱۳)	جلد	صفحہ
صحیح ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۷۷)	جلد	صفحہ

پہلے آنے والا کا پھر اس کے بعد آنے والے کا جب امام نکل کر منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ صحائف لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ غور سے سنتے ہیں پس پہلی گھڑی میں آنے والا کا اجر وثواب یوں ہے جیسے اللہ کی راہ میں اونٹ قربان کیا پھر دوسری گھڑی میں آنے والے کا ثواب جتنا گائے کو اللہ کی راہ میں قربان کیا پھر اس کے متصل تیسری گھڑی میں آنے والے کا ثواب اللہ کی راہ میں مینڈھے قربان کیا حتی کہ آپ نے مرغی اور انڈے کا ذکر فرمایا۔

عن ابی ذر ، عن النبی صلّی اللّٰہ علیه وسلم قال :

من اغسل یوم الجمعة فاحسن غسله ، وتطهر فاحسن طهوره ، ولبس من احسن ثیابه ، ومس ماکتب اللّٰہ له من طیب اهله ، ثم اتی الجمعة ولم یلغ ، ولم یفرق بین اثنین غفرله مه بینه وبین الجمعة الاخری ۔

ترجمة الحدیث :

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعۃ المبارک کے دن غسل کیا پس احسن طریقے سے غسل کیا اور اس نے طہارت کی تو احسن طریقے سے طہارت کی اور اپنے اچھے کپڑے پہنے اور اللہ تعالیٰ نے جو عنایت فرمائی اس سے اپنے گھر کی خوشبو لگائی پھر مسجد میں آیا اور کوئی لغو بات نہ کی اور دو مسلمانوں کے درمیان تفریق نہ کی ۔ تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ( ) جلد ا صفحہ ۳۲۶

قال المحقق : حسن صحیح

التعلیق ایضاً رقم الحدیث (۶۴،۶۳،۱۷ ،۱۸۱۲) جلد صفحہ

التعلیق الترغیب رقم الحدیث ( ) جلد ا صفحہ ۲۵۸

عن ابن عباس ،قال : قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم:

ان ھذا یوم عید جعلہ اللّٰہ للمسلمین ، فمن جاء الی الجمعۃ فلیغسل ، وان کان طیب فلیمس منہ ، وعلیکم بالسواک ۔

ترجمۃ الحدیث :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک یہ (جمعہ کا دن) یوم عید ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمین کیلئے نور فرمایا ہے پس جو آدمی صلاۃ الجمعہ کی ادائیگی کیلئے آئے تو اسے چاہیے کہ وہ غسل کرے اگر اسے خوشبو میسر ہو اس خوشبو کو اپنے جسم پر لگائے اور تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث ( )	جلد ۱	صفحہ ۳۲۶
قال المحقق :	صحیح		
المشکاۃ	رقم الحدیث (۱۳۸۹،۹۹)	جلد	صفحہ
المرعٰش	رقم الحدیث (۴۰۸)	جلد	صفحہ
التعلیق الرغیب	رقم الحدیث ( )	جلد ۱	صفحہ ۲۵۳

توبہ

التوبہ

تاب- توبة : رجع

تاب- توبةً کا معنی ہے لوٹنا

شریعت اسلامیہ میں توبہ کا معنی ہے۔

اَلرَّجُوْعُ مِنْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلٰی طَاعَتِهٖ ۔

اللہ تعالیٰ کی معصیت ونافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمانبرداری کی طرف لوٹنا۔

توبہ کے تین درجے ہیں

۱۔ کفر سے ایمان کی طرف توبہ کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے قُلْ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوا اِنْ یَّنْتَهُوا یُغْفَرْ لَهُمْ مَاقَدْسَلَفَ۔[1]

اے حبیب! آپ فرما دیجئے کہ ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا اگر وہ باز آجائیں (کفر سے) توان کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد گرامی ملاحظہ ہو: وَالَّذِیْنَ لَایَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰها آخَرَ وَلَایَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَایَزْنُوْنَ وَمَنْ یَفْعَلْ ذَالِکَ یَلْقَ اَثَامًا. یُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا اِلَّامَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِیْمًا ۔[2]

(۱) الانفال ۳۸

(۲) الفرقان ۲۵ ۶۸ تا ۷۰

اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور اِلٰـہِ (معبود) باطل کی عبادت نہیں کرتے اور قتل نہیں کرتے اس نفس کو جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ بدکاری کرتے ہیں اور جو یہ کام کرے گا تو اس کا گناہ پائے گا۔ اس کیلئے قیامت کے دن عذاب کو دگنا کر دیا جائے گا اور اس عذاب میں ذلیل و خوار ہو کر ہمیشہ رہے گا۔

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور عمل صالح بجالایا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں مین بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔

امام نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قال العلماء : التَّوبَةُ واجِبَةٌ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ ، فَاِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالَى لا تَتَعَلَّقُ بِحَقِّ آدَمِيٍّ ؛ فَلَهَا ثَلاثَةُ شُرُوطٍ:

اَحَدُهَا : اَنْ يُقْلِعَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ .

والثَّانِي : اَنْ يَنْدَمَ عَلَى فِعْلِهَا .

والثَّالِثُ : اَنْ يَعْزِمَ اَنْ لا يَعُودَ اِلَيْهَا اَبَدًا ، فَاِنْ فُقِدَ اَحَدُ الثَّلاثَةِ لَمْ تَصِحَّ تَوْبَتُهُ .

وإنْ كَانَتِ المَعْصِيَةُ تَتَعَلَّقُ بآدَمِيٍّ فَشُرُوطُهَا اَرْبَعَةٌ : هٰذِهِ الثَّلاثَةُ ، وَاَنْ يَبْرأَ مِنْ حَقِّ صَاحِبِها ؛ فَاِنْ كَانَتْ مَالًا اَوْ نَحْوَهُ رَدَّهُ اِلَيْهِ ، واِنْ كَانَتْ حَدَّ قَذْفٍ وَنَحْوَهُ مَكَّنَهُ مِنْهُ اَوْ طَلَبَ عَفْوَهُ ، واِنْ كانَتْ غِيبَةً اسْتَحَلَّهُ مِنْهَا . وَيَجِبُ اَنْ يَتُوبَ مِنْ جَمِيعِ الذُّنُوبِ ، فَاِنْ تَابَ مِنْ بَعْضِهَا صَحَّتْ تَوْبَتُهُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَقِّ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ ، وَبَقِيَ عَلَيْهِ البَاقِي . وقَدْ تَظَاهَرَتْ دَلائِلُ الكِتَابِ ، والسُّنَّةِ، واِجْمَاعِ الْاُمَّةِ عَلَى وُجُوبِ التَّوْبَةِ :

علماء کرام نے ارشاد فرمایا

ہر گناہ سے توبہ واجب ہے

اگر گناہ بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے اور اس گناہ کا کسی آدمی کے حق سے کوئی تعلق نہیں تو ایسے گناہ کو توبہ کیلئے تین شرطیں ہیں:

ایک یہ کہ اس گناہ کو بالکل چھوڑ دے

دوسری شرط: اس گناہ کے کرنے پر شرم سار ہے

تیسری شرط: وہ پختہ عزم کرے کہ اس گناہ کی طرف کبھی بھی رجوع نہیں کرے گا۔

اگر ان تین شرطوں میں سے ایک بھی مفقود ہوگئی تو اس کی توبہ صحیح نہیں نہ ہوگی۔

اگر اس کی معصیت کسی آدمی سے متعلق ہے تو اس معصیت کی توبہ کیلئے چار شرطیں ہیں:

تین یہی مذکورہ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ صاحب حق کا حق ادا کرے۔ اگر کسی کا مال یا اس قسم کی کوئی چیز ناجائز طریقے سے لی ہو تو اس چیز کو اسے واپس کردے اور اگر کسی پر تہمت لگائی ہو جس سے اس پر حد قذف جاری ہوتی ہو یا اس سے مثل تو اسی کی حد اپنے آپ پر لگوائے یا اس سے معافی طلب کرے اور اگر کسی کی غیبت کی ہو تو اس کو (بھی) اس سے معاف کروائے۔ اور اس پر لازم ہے کہ تمام گناہوں سے توبہ کرے اگر اس نے بعض گناہوں سے توبہ کی تو اہل حق - اہل سنت کے نزدیک اس کی توبہ اس گناہ سے درست ہے۔ (لیکن) باقی گناہوں اس کے باقی رہیں گے (جب تک درج بالا شرائط سے ان کی توبہ نہیں کرتا) توبہ کے وجوب پر کتاب وسنت کے بکثرت دلائل ہیں اور اجماع امت بھی ہے۔

قَالَ ابْنِ الْمُبَارَكِ

حَقِيْقَةُ التَّوْبَةِ لَهَاسِتُّ عَلَامَاتٍ

اَلنَّدُمُ عَلٰى مَامَضٰى

وَالْعَزْمُ عَلٰی اَنْ لَایَعُوْدَ

وَیُؤَدِیْ کُلَّ فَرْضٍ ضَیَّعَہٗ

وَیُؤَدِیْ اِلٰی کُلِّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ مِنَ الْمَظَالِمِ

وَیُذِیْبُ الْبَدْنَ الَّذِیْ زَیَّنَہٗ بِالسُّحْتِ وَالْحَرَامِ بِالْھُمُوْمِ وَالْاَحْزَانِ حَتّٰی یَلْصِقَ الْجِلْدُ بِالْعَظْمِ ثُمَّ یُنْشَأُ بَیْنَھما لَحاً طَیِّبًا اِنْ ھُوَ نَشَأ.

وَیُذِیْقُ الْبَدْنَ اَلَمَ الطَّاعَۃِ کَمَا اَذَاقَہٗ لَذَّۃَ الْمَعْصِیَۃِ۔ [1]

حضرت ابن المبارک رحمۃ اللہ نے فرمایا

سچی توبہ کی چھ (۶) علامتیں ہیں۔

۱۔ گزشتہ گناہوں پر ندامت۔

۲۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم۔

۳۔ ہر ضائع کیا ہوا فرض ادا کرنا۔

۴۔ ہر ذی حق پر جو مظالم کئے ہیں ان کی تلافی کر کے حق ادا کرنا۔

۵۔ سحت وحرام سے جس بدن کو زینت بخشی اب اسے ہموم واحزان سے پگلانا یہانتک کہ جلد ہڈیوں سے چمٹ جائے پھر ہڈیوں اور جلد کے درمیان اگر ممکن ہو تو طیب وطاہر گوشت کی پرورش کرے۔

۶۔ بدن کو اطاعت وفرمانبرداری کے الم سے روشناس کرانا جیسے اسے معصیت کی لذت سے روشناس کردیا تھا۔

---

(۱) عمدۃ القاری ۲۲: ۴۴۴

قال اللہ تعالیٰ :(وَتُوبُوۡٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیۡعًا اَیُّہَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ)[1]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

اے اہل ایمان ! سب کے سب توبہ کرو اللہ کی طرف تا کہ تم دونوں جہاں میں فلاح پا جاؤ۔

-۞-

اللہ وحدہ لاشریک اس آیت کریمہ میں اہل ایمان سے مخاطب ہے اور انہیں بتا رہا ہے کہ اللہ کا در توبہ کھلا ہوا ہے۔ اہل ایمان سے کمی کوتاہی ہوتی رہتی ہے اس لئے انہیں اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنا چاہیے اس سے معافیاں مانگنی چاہیے تا کہ وہ نظرِ کرم فرمائے اور ان کی معصیتوں کے تمام داغ دھو دے۔

توبہ کے نتیجے میں اللہ ذوالجلال نے فلاح وکامیابی کا وعدہ فرمایا ہے۔

یہ فلاح وکامیابی اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کے احکامات ماننے میں ہے ان کی غیر مشروط اطاعت وفرمانبرداری میں ہے:

فَاِنَّ الۡفَلَاحُ کُلَّ الۡفَلَاحِ فِی فِعۡلِ مَااَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ وَرَسُوۡلُہٗ وَتَرۡکِ مَانَہَیَا عَنۡہُ وَاللّٰہ تَعَالٰی ہو المستعان ۔[2]

بیشک فلاح وکامرانی ، ہر قسم کی فلاح وکامیابی اللہ اور اسکے رسول نے جو حکم دیا ہے اس کے بجالانے میں اور جن چیزوں سے انہوں نے منع فرمایا ان سے رک جانے میں ہے۔

---

(۱) النور/۳۱

(۲) ضیاء القرآن ۳/۳۲۰

وقَالَ تعَالی :(اَستَغفِرُوا رَبَّکُم ثُمَّ تُوبُوا اِلَیہِ)[۱]

تُوبَةً نَصُوحًا

(یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا تُوبُوا اِلَی اللّٰہ تَوبَةً نَصُوحًا)[۲]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے ایمان والو! اللہ کی طرف توبہ کرو خالص توبہ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

قَال قَتَادَةُ:تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ تَوبَةً نَصُوحًا:اَلصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ ۔[۳]

حضرت قتادہ نے فرمایاتُوبُوا اِلَی اللّٰہِ تَوبَةً نَصُوحًا میں تَوبَةً نَصُوحًا سے مراد سچی اور ہر قسم کی آلائشوں سے پاک توبہ ہے۔

ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

نَصَحَ الشَّیئُ خَلَصَ وَالنَّاصِحُ : اَلخَالِصُ مِنَ العَسَلِ وَغَیرِہٖ وَکُلُّ شَیئٍ خَلَصَ فَقَد نَصَحَ۔(لسان العرب)

نَصَحَ الشَّیئ کا معنی ہے چیز کا خالص ہونا وَالنَّاصِحُ اَلخَالِص شہد وغیرہ کو کہتے ہیں اور ہر چیز جو خالص ہو یعنی ملاوٹ سے پاک ہو اس کیلئے قد نصح بولا جاتا ہے۔

---

(۱) ھود/۳

(۲) التحریم/۸

(۳) صحیح البخاری مع العمدۃ ۲۲/۴۳۵

الجوہری لکھتے ہیں:

اِنْتَصَحَ فُلَان" ، اَیْ قَبِلَ النَّصِیْحَۃَ وَرَجُل" نَاصِحُ الْجَیْبِ، نَقِیُّ الصَّدْرِ ، نَاصِحُ الْقَلْبِ لَاغِشَّ فِیْهِ کَقَوْلِهِمْ طَاهِرُ الثَّوْبِ۔[1]

اِنْتَصَحَ فُلَان" کا معنی ہے فلان نے نصیحت کو قبول کر لیا رَجُل" نَاصِحُ الْجَیْبِ اس آدمی کو کہا جاتا ہے۔ جو پاک سینے والا ہو۔ نَاصِحُ الْقَلْبِ اس کو کہا جاتا ہے جس کے دل میں کوئی کھوٹ نہ ہو۔ جیسے اہل عرب طاہر القلب بولتے ہیں۔

النَّصْحُ : مَصْدَرُ قَوْلِکَ نَصَحْتُ الثَّوْبَ اِذَا خِطْتَهٗ۔

النَّصْحُ یہ نَصَحْتُ الثَّوْبَ سے مصدر ہے نَصَحْتُ الثَّوْبَ اس وقت بولا جاتا ہے جب تو کپڑے کو سی لے۔

وَمِنْهُ التَّوْبَۃُ النَّصُوْحُ .وَنَصَحَ الثَّوْبَ وَالْقَمِیْصَ یَنْصَحُهٗ نَصْحًا وَفَصَحَۃً خَاطَهٗ۔[2]

اور اسی سے التَّوْبَۃُ النَّصُوْحُ ہے نَصَحَ الثَّوْبَ وَالْقَمِیْصَ نصحاً نصی اس کا معنی سینا ہے۔

النَّصُوْح کے تین معنی ہوئے۔

۱۔ خالص شہد جو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو۔

۲۔ کپڑا سینا۔

۳۔ نصیحت۔

---

(۱)(۲) الصحاح للجوہری

حضور ضیاء الامۃ رحمۃ اللہ لکھتے ہیں۔

۱۔ وہ شہد جس کو موم اور دیگر آلائشوں سے پاک کر دیا گیا ہو اسے عَسل'' ناصح (شہد خالص) کہتے ہیں۔ اگر نصوحا اس سے ماخوذ ہو تو مقصد یہ ہوگا کہ تمہاری توبہ نفاق، ریا اور کابلی کی آلائشوں سے پاک ہونی چاہئے۔

۲۔ پھٹے ہوئے کپڑے کو مرمت کرنا، چاکوں کو رفو کرنا، نصاحۃ الصوب کہلاتا ہے۔ اگر نصوحا کا یہ ماخذ ہو تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ جس طرح گناہوں سے تم نے اپنے ایمان کا لباس تار تار کر دیا ہے اور اپنے تقویٰ کے پیرہن میں چاک ڈال دیے ہیں، اب ایسی توبہ کرو کہ وہ چاک رفو ہو جائیں اور ان کا کوئی نشان بھی باقی نہ رہے۔

۳۔ نصوحا کی اصل نصیحت ہے۔ اس وقت اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ایسی توبہ کرو کہ اس کے آثار تم میں نمایاں ہو جائیں۔ تم میں نمودار ہونے والی خوش آئند تبدیلی کو دیکھ کر دوسرے گناہ گار بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں اور وہ بھی اپنی غفلت وعصیاں سے آلودہ زندگی کو ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

وعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللّٰه عنه قَالَ : سَمِعْتُ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : ((واللّٰه ! اِنِّی لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ واَتُوبُ اِلَیْهِ فی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِینَ مَرَّةً)).رواه البخاری .

ترجمة الحديث :

حضور ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں نے سنا حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے

اللہ کی قسم ! بیشک میں ایک دن میں ستر (70) مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

وَعَنِ الأَغَرِّ بْن يَسَارِ الْمُزَنِيِّ رضى الله عنه قَالَ : قَالَ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يا اَيُّهَا النَّاس ! تُوبُوا اِلى الله واسْتَغْفِرُوهُ فَاِنِّى اَتُوبُ فى الْيَوْمِ اِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ)). رواه مسلم .

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۱۴)		صفحہ ۴۲
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۶۶۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۰۲)	جلد ۵	صفحہ ۲۴۸
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۹ے
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۷۷۳)	جلد ۱۳	صفحہ ۵۲۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۷۷۶)	جلد ۱۳	صفحہ ۵۲۵
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۰۹)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۲۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۱۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۲۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت الاغر بن یسار المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کیا کرو اور اس سے استغفار کیا کرو میں ایک دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

-❁-

الاستغفار:

طَلَبُ الْمَغْفِرَةِ وَهِيَ الصَّفْحُ عَنِ الذَّنْبِ وَاَصْلُ الْغَفْرِ السَّتْرُ ۔

استغفار مغفرت طلب کرنا ہے اور یہ گناہ سے درگزر کرنا ہے غفر کا اصل معنی ستر یعنی ڈھانپنا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو یعنی دعا مانگو کہ وہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے علاوہ اور کونسی بارگاہ ہے جس میں ایک انسان مغفرت طلب کرے استغفار کے لئے اپنے ہاتھوں کو پھیلائے ساری مخلوق محتاج ہے اور محتاج سے استغفار چہ معنی دارد؟ استغفار تو اس ذات سے ہوتی ہے جو ہر ایک کا خالق و مالک ہو اور کل کائنات اس کی محتاج ہو۔

مغفرت کا اصل معنی ڈھانپنا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے التجا کرنی چاہئے کہ اے خالق و مالک اے ارحم الراحمین ہمارے گناہوں اور ہماری معصیتوں کو اپنے کرم کی چادر میں ڈھانپ لے اور عفو کے پردہ میں چھپالے۔

معالم التنزیل میں یہ حدیث پاک مروی ہے ملاحظہ ہو:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّىْ اَتُوْبُ اِلٰى رَبِّىْ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

ترجمۃ الحدیث :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سنا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو بیشک میں اپنے رب کی طرف توبہ کرتا ہوں روزانہ سو مرتبہ۔

معالم تنزیل للبغوی رقم الحدیث (۱۵۲۰) جلد ۳ صفحہ ۴۰۵
قال المحقق: اسنادہ صحیح

انہی حضرت عبداللہ بن عمر کی گواہی ملاحظہ ہو:

اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ مَائَةَ مَرَّةٍ ۔

معالم التنزیل	رقم الحدیث (۱۵۲۱)	جلد۳	صفحہ۴۰۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم		
نظرۃ النعیم			صفحہ۱۲۹۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۳۴)	جلد۴	صفحہ۳۳۱
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۵۱۶)	جلد۲	صفحہ۱۲۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۴۲)	جلد۱	صفحہ۲۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۱۴)	جلد۴	صفحہ۲۹۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۹۰)	جلد۳	صفحہ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۵۵۶)	جلد۲	صفحہ۹۶
عمل الیوم اللیلۃ ابن سنی	رقم الحدیث (۳۷۰)		صفحہ۳۲۷
مسند احمد	رقم الحدیث (۴۷۲۶)	جلد۴	صفحہ۳۷۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۴۲۲)	جلد۶	صفحہ۲۲۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۷)	جلد۳	صفحہ۲۰۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحدیث :

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما- کا بیان ہے

ہم حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- کا شمار کیا کرتے تھے کہ حضور ایک ہی مجلس میں اٹھنے سے پہلے سو مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۔

مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۱۰	صفحہ ۲۹۷
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۱۲۸۹)	جلد ۵	صفحہ ۷۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۶۱۸)		صفحہ ۲۱۷
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۴۸۱)		صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۳	صفحہ ۲۹۱

وَعَنْ اَبِی حَمْزَةَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ الْأَنْصَارِیّ خَادِمِ رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِکُمْ سَقَطَ عَلٰی بَعِيرِهِ وقد اَضَلَّهُ فی اَرْضٍ فَلاةٍ)). متفق عليه .

وفی روایة لِمُسْلِمٍ : ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِکُمْ کان علی رَاحِلَتِهِ بِاَرْضِ فَلاةٍ ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاَيِسَ مِنْهَا ، فَاَتٰی شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فی ظِلِّهَا ، وقد اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ کَذٰالِکَ اِذَا هُوَ بِهَا ، قَائِمَةً عِنْدَهُ ، فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الفَرَحِ : اللّٰهُمَّ ! اَنْتَ عَبْدِی وَاَنَا رَبُّکَ ، اَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الفَرَحِ))۔

ترجمة الحديث :

حضرت ابوحمزہ انس بن مالک الانصاری خادم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ۔ رضی اللہ عنہ ۔ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسند احمد — رقم الحدیث (۱۳۱۶۰) — جلد ۱۱ — صفحہ ۱۲۱

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

اللہ کی قسم ! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے تم میں سے آدمی سے بھی زیادہ جو اپنے اونٹ کو کسی بیابان جنگل میں اونٹ گم کر کے پھر اسے پالے۔

اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ اس کی طرف توبہ کرتا ہے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی بیابان زمین میں اپنی سواری پر سوار ہو اور اسی پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو کہ وہ سواری اس سے چھوٹ جائے (سواری تلاش کرنے کے بعد) اس سے مایوس ہو گیا پس ایک درخت کے پاس آیا تو اس کے سایہ میں لیٹ گیا اور وہ یقیناً اپنی سواری سے مایوس چکا تھا وہ اس حالت مایوس میں تھا کہ اس نے دیکھا کہ اس کی سواری اس کے سامنے کھڑی ہے تو اس نے اس لگام کو پکڑ لیا پھر اس نے انتہائی خوشی سے کہا اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں وہ انتہائی خوشی کے عالم میں (اپنے اوسان قابو نہ رکھ سکا اور) خطا کھا گیا۔

مسند احمد کے کی روایت ملاحظہ ہوں:

حدثنا يزيد انا فضيل بن مرزوق عن عطية

عَنْ اَبِی سَعِيدٍ الخُدرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ رَجُلٍ اَضَلَّ رَاحِلَتَهٗ لِفَلاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَطَلَبَهَا فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهَا فَسَبَّحٰی لِلْمَوْتِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَالِكَ اِذْ يَسْمَعُ وَجبَةَ الرَّاحِلَةِ حِيْنَ بَرَكَتْ فَكَشَفَ عَنْ وَجهِهٖ فَاِذَا هُوَ بِرَاحِلَتِهٖ۔

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۱۷۳۰) — جلد ۱۰ — صفحہ ۲۶۳

قال حمزہ احمد الزین: اسنادحسن لاجل عطیہ العوفی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے اس آدمی سے بھی زیادہ جس نے اپنی سواری بیابان زمین میں کھودی پس اسے تلاش کیا لیکن اس پر قدرت نہ پاسکا تو وہ کپڑا لیکر موت کے انتظار میں لیٹ گیا۔ وہ اس حالت میں تھا کہ اس نے سواری کی آواز سنی جب وہ بیٹھ رہی تھی تو اس نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو وہ اپنی سواری کے پاس تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ملاحظہ ہو:

حدثنا یزید انا محمد عن موسی بن یسار

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهٖ فِیْ فَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ عَلَیْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ – رضی اللہ عنہ – سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس آدمی سے بھی زیادہ جس نے ارض فلاۃ میں اپنی اس گم شدہ سواری کو پایا جس پر اس کا کھانا اور پانی تھا۔

مسند احمد — رقم الحدیث (۱۰۴۴۶) — جلد ۹ — صفحہ ۴۸۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مَـعَـهُ رَاحِلَتُهُ ، عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَأَضَلَّهَا ، فَخَرَجَ فِـيْ طَـلَبِهَـا ، حَتّـٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِىْ اَضْلَلْتُهَا فِيْهِ فَامُوْتَ فِيْهِ قَالَ: فَرَجَعَ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهٖ ، عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ ـ

مسند احمد — رقم الحديث (۳٦۲۷) — جلد ۳ — صفحہ ۵۱۹
اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد — رقم الحديث (۳٦۲۹) — جلد ۳ — صفحہ ۵۲۰
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

دن اور رات کو اللہ تعالیٰ اپنا دست کرم پھیلاتا ہے تا کہ گنہگار توبہ کریں

وَعَنْ اَبی مُوسی عَبْدِ اللّٰہ بنِ قَیسِ الاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰہ عِنْہُ عَن النَّبیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِنَّ اللّٰہ تعالی یَبْسُطُ یَدَہٗ باللَّیْلِ لِیَتُوبَ مُسِیءُ النَّھارِ ، وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بالنَّھَارِ لِیَتُوبَ مُسِیءُ اللَّیلِ حَتَّی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھا))رواہ مسلم .

ترجمۃ الحدیث :

حضرت ابوموسی عبداللہ بن قیس الاشعری - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے کہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے کہ تا کہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرلے (یہ سلسلہ جاری رہے گا) حتی کہ سورج (قیامت کے قریب) اپنے مغرب سے طلوع ہو۔

رواہ مسلم	رقم الحدیث (۲۷۵۹)		
مسند احمد	رقم الحدیث (۱۹۴۲۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۰۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند احمد	رقم الحدیث (۱۹۵۰۹)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۳۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۵۰۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۳۵

سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے تائب کی توبہ قبول

وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :((مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسَ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰه عَلَيْه)). رواه مسلم .

ترجمة الحديث :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۳۱)	جلد۲	صفحہ۲۱۷
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۵۸۸)	جلد۴	صفحہ۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۳۶)	جلد۳	صفحہ۲۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۰۳)	جلد۵	صفحہ۲۴۹
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۱۲۹۹)	جلد۵	صفحہ۸۳
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۲۹)	جلد۲	صفحہ۳۹۶
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

جس نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ،ثنا عبید اللّٰہ بن موسی ، عن اسرائیل ، عن عاصل ، عن زرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ-

اِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوْحاً عَرْضُهٗ سَبْعُوْنَ سَنَةً فَلَایَزَالُ ذَالِکَ الْبَابُ مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِہٖ فَاِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِہٖ لَمْ یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْکَسَتْ فِی اِیْمَانِھَا خَیْراً ۔

لغۃ الحدیث:

تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ :قَبِلَ اللّٰہُ تَوْبَتَہٗ

تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ کامعنی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کریگا۔

قبولیت توبہ کے بارے میں امام غزالی حجۃ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِنَّکَ اِذَا فَھِمْتَ مَعْنَی الْقَبُوْلِ لَمْ تَشُکَّ فِیْ اَنَّ کُلَّ تَوْبَةٍ صَحِیْحَةٍ ھِیَ مَقْبُوْلَة'' اِذِ الْقَلْبُ خُلِقَ سَلِیْماًفِی الْاَصْلِ ،اِذْ کُلُّ مَوْلُوْدٍیُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۴۰۶۰) جلد۴ صفحہ۴۳۸
قال المحقق: الحدیث حسن

وَاِنَّمَاتَفُوْتُهُ السَّلَامَةُ بِكُدْرَةٍ تَرْهَقُهُ مِنْ غَبْرَةِ الذُّنُوْبِ وَاِنَّ نُوْرَالنَّدَمِ يَمْحُوْعَنِ الْقَلْبِ تِلْكَ الظُّلْمَةَ كَمَا يَمْحُوالْمَاءُ وَالصَّابُوْنُ عَنِ الثَّوْبِ الْوَسْخَ. فَمَنْ تَوَهَّمَ اَنَّ التَّوْبَةَ تَصِحَّ وَلَا تُقْبَلُ كَمَنْ تَوَهَّمَ اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلَعُ وَالظَّلَامُ لَايَزُوْلُ اَوْاَنَّ الثَّوْبَ يُغْسَلُ وَالْوَسْخُ لَايَزُوْلُ نَعَمْ قَدْ يَقُوْلُ التَّائِبُ بِاللِّسَانِ تُبْتُ وَلَايُقْلِعُ فَذَالِكَ كَقَوْلِ الْقَصَّارِ بِاللِّسَانِ غَسَلْتُ الثَّوْبَ وَهُوَ لَمْ يَغْسِلْهُ فَذَالِكَ لَايُنَظِّفُ الثَّوْبَ [1]

جب تو قبول کا معنی سمجھ گیا تو تجھے شک نہیں ہونا چاہیے کہ صحیح توبہ قبول ہے۔ کیونکہ قلب کو اصل میں سلیم پیدا کیا گیا ہے جبکہ ہر مولود فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے قلب کی سلامت کو وہ گدلاہٹ ختم کرتی ہے جو گناہوں کے گرد و غبار ے ہے بیشک ندامت کا نور اس ظلمت کو قلب سے مٹا دیتا ہے جیسے پانی اور صابون کپڑے سے میل کو ختم کر دیتے ہیں۔ پس جس نے یہ گمان کیا کہ توبہ تو صحیح ہے لیکن قبول نہیں یہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے گمان کیا کہ سورج تو طلوع ہوتا ہے تاریکی دور نہیں ہوتی اور کپڑا تو دھویا جاتا ہے لیکن میل دور نہیں ہوتی۔

ہاں ہاں کبھی کبھی تائب صرف زبان سے کہتا ہے میں نے توبہ کی اور وہ گناہ چھوڑتا نہیں یہ ایسے ہی ہے جیسے دھوبی صرف زبان سے کہے میں نے کپڑا دھو دیا حالانکہ اس نے کپڑا دھویا نہیں اس کا ایسے کہہ دینا کپڑے کو صاف نہیں کرتا۔

---

(۱) التحریر والتنویر لابن عاشور ۴/ ۶۵

وَعَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰہِ بن عُمَرَ بن الخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ العَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ ۔(رواہ الترمذی وقال : حدیث حسن)

ترجمة الحديث :

حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

بیشک اللہ عزوجل بندے کی توبہ اس وقت قبول فرماتا جب تک اس پر حالت نزع طاری نہ ہو۔

غَرْغَرَ – غَرْغَرَۃً : جَعْلُ الشَّرابِ فِی الْفَمِ ثُمَّ تَرْدِیْدُہٗ اِلٰی اَصْلِ حَلْقُوْمِہٖ فَلایَبْتَلِعُہٗ وَالْمُرادُ الاِحْتِضَارُ وَوَصُوْلُ الرُّوْحِ اِلَی الْحُلْقُوْمِ ۔

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۳۷) جلد۵ صفحہ۵۰۷
قال الترمذی: ھذا حدیث حسن غریب
صحیح ان حبان رقم الحدیث (۶۲۸) جلد۲ صفحہ۳۹۴
قال المحقق: اسنادہ حسن

غرغر – غرغرۃً کا معنی ہے مشروب کو منہ میں ڈالنا پھر اسے اصلِ حلقوم تک بار بار لے جانا لیکن اسے نگلنا نہیں یعنی غرارہ کرنا اس سے مراد وقت نزع ہے اور روح کا حلقوم تک پہنچنا ہے۔

قَال ابن الاثیر ، اَیْ مَالَمْ تَبْلُغْ رُوْحُہٗ حُلْقُوْمَہٗ ۔

ابن الاثیر نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ جب تک اس کی روح اس کے حلقوم تک نہ پہنچی ہو۔

-۞-

سنن ابن ماجہ میں یہی روایت لام تاکید سے روی ہے ملاحظہ ہو۔

حدثنا راشد بن سعید الرملی انبانا الولید بن مسلم ، عن ابن ثوبان ، عن ابیه عن مکحول ، عن جُبَیْرِبْنِ نَغَیْرِ

عن عبد اللّٰه بن عمر – رضی اللّٰه عنهما – عن النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلّ لَیَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْد مَالَمْ یُغَرْغِر ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بیشک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ کو ضرور قبول فرماتا ہے جبتک کہ وہ حالت نزع میں نہ آئے

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۴۲۴۵) جلد۴ صفحہ ۵۳۶

قال المحقق : الحدیث حسن

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے بندہ گناہ کر کے جب بھی توبہ کرے وہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اس کا درِتوبہ ہر وقت اور ہر لحہ کھلا ہوا ہے بندہ جتنا بڑا بھی گناہ کرے اگر وہ شرمسار ہو کر اس کی بارگاہ میں آ جائے ندامت سے شرابور ہو کر اس کے دراقدس پر مغفرت طلب کرے تو وہ رحیم اللہ اس کے اس گناہ کو معاف فرما دے گا اس کی اس معصیت پر قلم عفو پھیر دے گا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ سلسلہ کرم جاری رہتا ہے تاوقتیکہ بندہ پر نزع کی کیفیت طاری ہو جائے جان نکلنے سے پہلے پہلے توبہ قبول ہے روح کے گلے تک پہنچنے سے پہلے کی گئی توبہ قابل قبول ہے لیکن جب جان نکلنے لگے روح گلے تک آ جائے اس وقت کی توبہ قبول نہیں کیونکہ حالت نزع میں اسے ملائکہ نظر آ جاتے ہیں جو جان لینے کیلئے آئے ہوئے ہوتے ہیں فرشتوں کے نظر آنے سے پہلے توبہ کر لینا حقیقی توبہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْاٰنَ [1]

اور نہیں ہے توبہ (جس کے قبول کرنے والا کا وعدہ ہے) ان لوگوں کیلئے جو گناہ کرتے رہتے ہیں (ساری عمر) حتیٰ کہ جب ان میں سے کسی کو موت آ جائے (تو اس وقت) کہے بیشک میں (ان گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں اب

(۱) سورۃ النساء ۴/ ۱۸

سورۃ غافر میں ارشاد فرمایا

فَلَمَّا رَأَوا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ[1]

پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم اللہ وحدہ پر ایمان لاتے ہیں اور ہم ان معبودوں کا انکار کرتے ہیں جنہیں ہم اس کا شرک ٹھہرایا کرتے تھے۔ پس انہیں ان کے ایمان نے کوئی فائدہ نہیں دیا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا یہی اللہ کا قانون ہے جو اس کے بندوں میں جاری ہے اور سراسر خسارہ میں ہیں اس وقت حق کا انکار کرنے والے۔

---

(۱) غافر/۸۴،۸۵

وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ : اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْاَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ : مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ ؟ فَقُلْتُ : ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ ، فَقَالَ : اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضىً بِمَا يَطْلُبُ ، فَقُلْتُ : اِنَّهُ قَدْ حَكَّ فِى صَدْرِى الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ، وَكُنْتَ امْرَءًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ : هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِى ذٰلِكَ شَيْئًا . قَالَ : نَعَمْ ، كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا – اَوْمُسَافِرِيْنَ – اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ ، لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ فَقُلْتُ : هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِى الْهَوٰى شَيْئًا ؟ قَالَ: نَعَمْ كُنَّا مَعَ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى سَفَرٍ ، فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِىٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ : يَا مُحَمَّدُ! فَاَجَابَهُ رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ :((هَاؤُمُ)) فَقُلْتُ لَهُ : وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ نُهِيتَ عَنْ هذا ! فَقَالَ : وَاللّٰهِ ! لَا اَغْضُضُ . قَالَ الْاَعْرَابِىُّ : الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنَ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةُ عَرْضِهِ

اَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي عَرْضِهِ اَرْبَعِيْنَ اَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا . قَالَ سُفْيَانُ اَحَدُ الرُّوَةِ : قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰه تَعَالٰى يَوْمَ خَلَقَ السَّماوَاتِ وَالاَرْضَ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ لا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ .رواه الترمذی وغیرہ وقال : حدیث حسن صحیح ـ

ترجمة الحديث :

حضرت زر بن جیش نے فرمایا:

میں حضرت صفوان بن عسال - رضی اللہ عنہ - کے پاس آیا تا کہ میں ان سے خفین (موزوں) پر مسح کا مسئلہ پوچھوں تو آپ نے فرمایا:

اے زر کیسے آنا ہوا۔

میں نے عرض کی!

طَلَبِ علم کیلئے

تو آپ نے ارشاد فرمایا

بیشک ملائکہ (فرشتے) طالبِ علم کیلئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں جو وہ طلب کرتا ہے (یعنی علم) سے خوش ہوکر

میں نے عرض کی میری سینے میں اشتباہ پیدا ہوا ہے پیشاب و پاخانہ کے بعد خفین (موزوں) پر مسح کرنے سے متعلق ۔آپ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے ہیں اس لئے میں آپ سے (یہ مسئلہ) پوچھنے کیلئے حاضر ہوا ہوں ۔کیا آپ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کو سنا اس کے بارے میں کچھ ذکر فرماتے ہوں۔

انہوں نے فرمایا

ہاں آپ ہمیں حکم دیتے جب ہم سفر میں ہوتے، یا جب ہم مسافر ہوتے کہ ہم اپنے موزے نہ اتاریں تین دن اور تین رات تک مگر جنابت ہے (یعنی حالت جنابت میں اتار کر غسل کریں)۔لیکن پاخانہ، پیشاب اور سے (ان حالتوں میں موزے اتارنے کی ضرورت نہیں بلکہ وضو کرتے وقت پاؤں دھونے کی بجائے ان موزوں پر مسح کرلیا جائے)۔

میں نے عرض کی کیا آپ نے سنا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھوٰی (محبت) کے بارے میں ذکر فرماتے ہوں۔انہوں نے فرمایا ہاں

ہم حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ایک بار ہم حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک اعرابی نے آپ کو اپنے بلند آواز سے ندادی اور کہا یا محمد! حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی بلند آواز میں فرمایا میں یہاں ہوں۔

میں نے اس اعرابی سے کہا افسوس ہے تم پر اپنی آواز پست کرو بیشک تم حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہو۔اور اس طرح اونچی آواز سے بولنا تیرے لئے ممنوع ہے۔

اس نے کہا اللہ کی قسم! میں آواز پست نہیں کرونگا۔

اعرابی نے (حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں) عرض کی

آدمیقوم سے محبت کرتا ہے حالانکہ وہ ابھی تک ان سے نہیں ملا (اس کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟)

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔

پھر حضور صلّی اللہ علیہ وسلم ہمیں مزید ارشادات سے نوازتے رہے حتی کہ آپ نے مغرب کی جانب ایک دروازے کا ذکر کیا کہ اس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال ہے یا یوں فرمایا وہ دروازہ اتنا بڑا ہے کہ اس کی چوڑائی میں سوار چالیس یا ستر سال چلتا رہے۔

حضرت سفیان جو حدیث راویوں میں سے ایک ہیں نے ارشاد فرمایا

یہ دروازہ شام کی جانب ہے اللہ تعالیٰ نے اس دروازے کو اس دن پیدا فرمایا جس نے اس نے سماوات وارض (آسمانوں وزمین) کو پیدا فرمایا یہ دروازہ توبہ کیلئے کھلا ہے یہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جبتک کہ سورج اپنے ڈوبنے کی جگہ سے طلوع نہ ہوگا۔

وَعَنْ اَبِی سَعِیدٍ سَعْدِ بْنِ مالکِ بْنِ سِنَان الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((کَانَ فِیمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِینَ نَفْسًا ، فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاھِبٍ ، فَاَتَاہُ فقال : اِنَّہُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِینَ نَفْسًا ، فَھَلْ لَہُ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فقالَ : لا ، فَقَتَلَہُ فَکَمَّلَ بِہِ مِائَةً ، ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الاَرْضِ ، فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ : اِنَّہُ قَتَلَ مَائَةَ نَفْسٍ فَھَلْ لَہُ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فقالَ : نَعَمْ وَمَنْ یَحُوْلُ بَیْنَہُ وَبَیْنَ التَّوْبَةِ ؟ انْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ کَذَا وکَذَا ، فَاِنَّ بِھَا اُنَاسًا یَعْبُدُونَ اللّٰہ تَعَالٰی فَاعْبُدِ اللّٰہ مَعَھُمْ ، وَلا تَرْجِعْ اِلٰی اَرْضِکَ فَاِنَّھَا اَرْضُ سُوْءٍ، فانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیقَ اَتَاہُ المَوْتُ ، فَاخْتَصَمَتْ فِیہِ مَلا ئِکَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلا ئِکَةُ الْعَذَابِ .فَقَالَتْ مَلا ئکَةُ الرَّحْمَةِ: جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا اِلٰی اللّٰہ تعالی ، وقالَتْ مَلا ئکَةُ الْعَذَابِ: اِنَّہُ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ ، فَاَتَاھُمْ مَلَکٌ فِی صُورَةِ آدَمِیّ فَجَعَلُوہُ بَیْنَھُمْ – اَیْ حَکَمًا: فقالَ : قِیسُوا مَا بَیْنَ الاَرْضَیْنِ فَاِلٰی اَیَّتِھِمَا کَانَ اَدْنٰی فَھُوَ لَہُ ، فَقَاسُوا فَوَجَدُوہُ اَدْنٰی اِلٰی الاَرْضِ الَّتِی اَرَادَ، فَقَبَضَتْہُ مَلا ئِکَةُ الرَّحْمَةِ)).متفق علیه .

وفی روایة فی الصحیح :((فَکَانَ اِلَی الْقَرْیَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ ،

فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا)) وفي رِوايةٍ في الصَّحِيح:((فَاَوْحٰى اللّٰه تَعَالٰى اِلٰى هٰذِهِ اَنْ تَبَاعَدِى ، وَاِلٰى هٰذِهِ اَنْ تَقَرَّبِى ، وَقَالَ : قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا ، فَوَجَدُوهُ اِلٰى هٰذِهِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ)). وَفِي رواية : ((فَنَاَى بِصَدْرِهِ نَحْوهَا))۔

حضرت ابوسعید سعد بن مالک بن سنان الخدری - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم سے پہلی امتوں میں سے ایک آدمی نے ننانوے آدمی قتل کر دیے اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو اسے ایک راہب کی طرف راہنمائی کی گئی۔ پس وہ اس راہب کے پاس آیا اس نے کہا کہ اس نے ننانوے آدمی قتل کیے ہیں کیا اس کی توبہ ہے؟

اس (راھب) نے جواب دیا نہیں تو اس نے اسے قتل کر دیا اور اس کے قتل پر اس نے سو کو مکمل کر دیا (یعنی ۱۰۰ آدمی کا قتل مکمل کر دیا) پھر اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں استفسار کیا تو اسے ایک عالم آدمی کا پتا بتایا گیا تو اس نے کہا اس نے سو (۱۰۰) آدمی قتل کیا ہے کیا اس کی توبہ ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ کون ہے جو اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان حائل ہو۔ فلاں فلاں علاقہ میں چلے جاؤ وہاں کچھ آدمی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کی معیت میں اللہ کی عبادت کرو پس اپنے اس علاقہ کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ یہ برا علاقہ ہے۔ پس وہ روانہ ہوا جب اس نے نصف راستہ طے کر لیا تو اسے موت آ گئی پس اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔

رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ (نیکوں کی بستی کی طرف) توبہ کرتے ہوئے آیا ہے اللہ

تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے اور عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کوئی بھی نیکی نہیں کی ہے پس ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا تو ان فرشتوں نے اسے اپنے درمیان حکم (فیصل) تسلیم کر لیا تو اس نے فیصلہ سنایا کہ دونوں زمینوں کے درمیان پیمائش کرو پس جس زمین کے قریب ہو تو یہ اسی کیلئے ہے پس انہوں نے پیمائش کی تو جس زمین کا ارادہ کر کے جا رہا تھا اس کے قریب نکلا پس اسے رحمت والے فرشتوں نے لے لیا۔

اور صحیح کی ایک روایت میں ہے۔

وہ قریہ صالحہ کی طرف ایک بالشت نزدیک تھا پس اسے قریہ صالحہ کے اہل سے کر دیا گیا

اور صحیح کی ایک اور روایت میں ہے

پس اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اس زمین کو حکم دیا کہ قریب ہو جا اور اسی فیصلہ کرنے والے فرشتہ نے کہا ان دونوں زمینوں کی پیمائش کرو تو اسے اس (قریہ صالحہ) کے ایک بالشت قریب پایا تو اس کی مغفرت کر دی گئی۔

ایک روایت میں ہے

پس وہ جانکنی کے عالم میں اپنے سینے کے بل قریہ صالحہ کی طرف کھسیٹھا۔

حضرت کعب بن مالک کی توبہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہ بنِ کَعْبِ بنِ مَالکٍ ، وَکَانَ قَائِدَ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِن بَنِیہِ حِینَ عَمِیَ قَالَ : سَمِعْتُ کَعْبَ بنَ مَالکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُحَدِّثُ بِحَدِیثِہِ حِینَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فی غَزْوَۃِ تبُوکَ .
قَالَ کَعْبُ : لَمْ اَتخَلَّف عَنْ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فِی غَزْوَۃٍ غَزَاھَا قَطُّ اِلَّا فِی غَزْوَۃِ تبُوکَ ، غَیرَ اَنِّی قَدْ تَخَلَّفْتُ فِی غَزْوَۃِ بَدْرٍ ، وَلَمْ یُعَاتِبْ اَحدًا تَخَلَّفَ عَنہُ ، اِنَّمَا خَرَجَ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ والمُسْلِمُونَ یُرِیدُونَ عِیرَ قُرَیْشٍ حَتَّی جَمَعَ اللّٰہُ تَعَالَی بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ عَدُوِّھِمْ عَلَی غَیْرِ میعَادٍ ، وَلَقَدْ شَھِدْتُ مَعَ رسولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لیلَۃَ العَقَبۃِ حِینَ تَوَثَّقْنَا عَلَی الاسْلامِ ، وَمَا اُحِبَّ اَنَّ لِی بِھَا مشْھَدَ بَدْرٍ ، وَاِنْ کَانَتْ بَدْرُ اَذْکَرَ فی النَّاسِ مِنْھَا۔

حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت کعب نابینا ہو گئے تھے تو یہ ان کے بیٹوں میں ان کے راہبر تھے۔

وہ فرماتے ہیں

میں نے سنا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے اپنا وہ واقعہ جب یہ غزوہ تبوک میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔

حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی غزوات کئے تھے میں ان میں سے کسی سے بھی پیچھے نہ رہا سوائے غزوہ تبوک کے البتہ غزوہ بدر میں بھی میں پیچھے رہ گیا تھا۔ غزوہ بدر میں جو پیچھے رہ گئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک پر بھی عتاب نہیں فرمایا کیونکہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اور مسلمین قریش کے قافلہ کے تعاقب میں نکلے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور ان کے دشمن کو بغیر اعلان قتال کے (ایک دوسرے کے مقابل) جمع فرمادیا اور میں لیلۃ العقبہ میں حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا جب ہم نے اسلام پر عہد و میثاق باندھا تھا۔ مجھے بدر کی حاضری سے اس رات کی حاضری زیادہ محبوب ہے اگر چہ غزوہ بدر کا لوگوں کے درمیان لیلۃ العقبہ سے زیادہ چرچا ہے۔

وَكَانَ مِنْ خَبَرِى حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رسولِ اللّٰه ،صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِى غَزْوَةِ تَبُوكَ اَنِّى لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوَى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّى حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللّٰهِ ! مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِى تِلْكَ الْغَزْوَةِ ، وَلَمْ يَكُنْ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُرِيدُ غَزْوَةً،اِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ ، فَغَزَاهَا رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى حَرٍّ شَدِيدٍ ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا ، وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا ، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِى يُرِيدُ ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٌ ـ ((يُرِيدُ بِذٰلِكَ الدِّيوَانَ))۔

میں غزوہ تبوک میں حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ اس

طرح ہے کہ میں اتنا زیادہ طاقت وہ اور اتنا زیادہ خوشحال کبھی نہ تھا جتنا اس وقت تھا جب میں اس غزوہ (تبوک) میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی بھی دو سواریاں اس سے پہلے جمع نہ کی تھیں حتی کہ میں نے اس غزوہ میں دو سواریاں جمع کر لی تھیں۔ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کسی غزوہ کا ارادہ فرمایا تو اس کے غیر کے ساتھ توریہ فرمایا حتی کہ یہ غزوہ ہوا۔ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں یہ غزوہ فرمایا۔ آپ کو سفر اور جنگلات کا سامنا ہوا۔ اس لئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پیش آنے والے تمام معاملات کو کھول کر بیان کر دیا۔ تا کہ وہ اس کے مطابق بھرپور تیاری کر لیں۔ پس جس سمت کا آپ نے ارادہ فرمایا تھا اس سے بھی مسلمین کو باخبر کر دیا اور مسلمین بھی حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کثیر تعداد میں تھے اور کوئی یادداشت کی کتاب ایسی نہ تھی جس میں ان کے قافلوں کا اندراج ہوتا اس سے مراد ان کے رجسٹر تھا۔

قالَ كَعْبُ : فَقَلَّ رَجُلُ يُرِيدُ اَنْ يَتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنَّ ذٰلِکَ سَيَخْفَى له مَالَمْ يَنْزِل فيهِ وَحْىُ مِنَ اللّٰه تَعَالَى ، وَغَزَا رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْکَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ والظِّلالُ فَانَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ ، وَطَفِقْتُ اَغْدُو لِكَى اَتَجَهَّزَ مَعَهُ، فَارْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا ، وَاَقُولُ فى نَفْسِى:اَنَا قَادِرُ عَلَى ذٰلِکَ اِذَا اَرَدْتُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِى حَتَّى اسْتَمَرَّ بالنَّاسِ الْجِدُّ۔

حضرت کعب نے فرمایا:

بہت کم آدمی تھے جو چاہتے تھے کہ اس غزوہ سے غائب رہیں مگر ان کا گمان تھا ان کا

غائب رہنا مخفی رہے گا تاوقتیکہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل نہ ہو۔ اور حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے یہ غزوہ اس وقت فرمایا جب پھل پک چکے تھے اور ان کا سایہ عمدہ اور خوشگوار تھا اور میں انہیں پھلوں اور ٹھنڈے سایوں کی طرف میلان رکھتا ہوں۔ پس حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مسلمین نے تیاری کر لی اور میں صبح کو آتا تاکہ آپ کی معیت میں تیاری کر لوں لیکن کسی فیصلہ کے بغیر واپس لوٹ جاتا اور اپنے جی میں کہتا میں اس (سفر) پر قادر وہوں جب بھی ارادہ کروں۔ میری یہی کیفیت و حالت رہی حتی کہ لوگ مسلسل تیاری میں رہے۔

فَاَصْبَحَ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جِهَازِي شَيْئًا ، ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا ، فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ . فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ ، فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِي ، فَكُنْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِي اَنِّي لَا اَرَى لِي اُسْوَةً ، اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ ، اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الضُّعَفَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِي رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ ، فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ : ((مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟)). فقالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ : يَارسول اللّٰه ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ ، وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ. فقالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : بِئْسَ مَا قُلْتَ ! وَاللّٰه ! يا رسولَ اللّٰه ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا ، فَسَكَتَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ایک صبح حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم مسلمین کو لے کر روانہ ہو گئے۔ میں نے ابھی تیاری نہ کی تھی میں صبح کو پھر گیا اور لوٹ آیا اور میں کوئی فیصلہ نہ کر سکا میں یونہی سوچ و بچار کرتا رہا حتیٰ کہ مجاہدین آگے بڑھ گئے اور جنگ شروع ہو گی۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ سوچ کر جاؤں اور مجاہدین سے جاملوں کاش میں ایسا کر لیتا۔ لیکن ہر چیز میرے مقدر میں نہ تھی۔ پس حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے خروج کے بعد جب میں لوگوں میں نکلتا مجھے یہ بات غمگین کرتی کہ میں کوئی اسوہ ونمونہ نہ پاتا سوائے ایسے شخص کے جو نفاق کے داغ سے داغدار ہے یا ضعیف لوگوں میں سے اسے پاتا جن کو اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا ہے۔

حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر میرا ذکر تک نہ کیا حتیکہ آپ تبوک پہنچ گئے جب آپ تبوک میں مسلمان قوم کے درمیان بیٹھے تھے فرمایا:

کعب بن مالک کو کیا ہوا؟

نبی مسلمہ کے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اس کو اس کی دو چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے سے روک دیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے فرمایا۔ تم نے بڑی بات کہی ہے۔ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ہم اس کے متعلق خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتے پس حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

وَعَنْ اَبِی نُجَیْد – بِضَمِّ النُّون وَفَتْح الجِیم –عِمْرَانَ بْنِ الحُصَیْنِ الخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عنھما : اَنَّ امْرَاَۃً مِنْ جُھَیْنَۃَ اَتَتْ رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ حُبْلَی مِنَ الزِّنَی ، فَقَالَتْ: یَا رسول اللّٰہ !اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ ، فَدعا نَبِیُّ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلِیَّھَا فقالَ : ((اَحْسِنْ اِلَیْھَا ، فاِذا وَضَعَتْ فأْتِنِی)) فَفَعَلَ فَامَرَ بھَا نَبِیُّ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَشُدَّتْ عَلَیْھَا ثِیَابُھَا ، ثُمَّ اَمَرَ بِھَا فَرُجِمَتْ ، ثُمَّ صَلَّی عَلَیْھَا . فَقَالَ لَہُ عُمَرُ : تُصَلِّی عَلَیْھَا یا رسولَ اللّٰہ ! وَقَدْزَنَتْ ؟ قالَ:((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَۃً لَوْ قُسِمَتْ بَیْنَ سَبْعِینَ مِنْ اَھْلِ المدِینَۃِ لَوَسِعَتْھُمْ ، وَھَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِھَا لِلّٰہ عَزَّوجل ؟!))رواہ مسلم ۔

کنز العمال	رقم الحدیث (۴۵۵۰۱۳)	جلد ۵	صفحہ ۴۴۰
المسند احمد	رقم الحدیث (۱۹۷۴۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۴۴۴۰)	جلد ۴	صفحہ ۳۸۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۳۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۰
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۳۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو نجید (بضم النون و فتح الجیم) عمران بن الحصین الخزاعی۔رضی اللہ عنہ۔ سے روایت ہے کہ جھینہ قبیلہ کی ایک عورت حضور رسول اللہ۔صلّی اللہ علیہ وسلم۔ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ وہ ارتکاب جرم کے سبب حاملہ تھی۔اس نے عرض کی یارسول اللہ! مجھ سے جرم سرزد ہو گیا ہے جو حد کا تقاضا کرتا ہے اس لئے مجھ پر حد قائم کیجئے۔حضور نبی کریم۔صلّی اللہ علیہ وسلم۔ نے اس کے ولی کو بلایا؟ اس کے ساتھ حسن سلوک سے برتاو کرو جب بچہ جنے تو میرے پاس لے آنا۔تو اس ولی نے ایسا ہی کیا تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیے گی، پھر آپ نے حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا پھر حضور نے اس پر صلاۃ جنازہ ادا فرمائی تو حضرت عمر نے عرض کی یارسول اللہ اس نے اتنا بڑا جرم کیا پھر بھی آپ اس کی صلاۃ جنازہ ادا کرتے ہیں۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اس عورت نے ایسی خالص توبہ کی ہے کہ اگر شہر کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو انہیں کافی ہوگی۔ کیا اس سے بھی بہتر کوئی بات ہے کہ اس نے اللہ کو راضی کرنے کیلئے اپنی جان پیش کر دی۔

سنن ابن ماجہ (مختصر)	رقم الحدیث (۲۵۵۵)	جلد۴	صفحہ۱۶۹
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۸۵)	جلد۲	صفحہ۳۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۳۳۳)	جلد۷	صفحہ۳۶۶
المسند احمد	رقم الحدیث (۱۹۷۸۹)	جلد۱۵	صفحہ۲۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

وَعَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُمْ اَنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :((لَوْ اَنَّ لِاْبْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَان ، وَلَنْ يَمْلأَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ)). متفق عليه ۔

ترجمة الحديث :

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہم - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر فرزند آدم کی سونے کی ایک وادی ہوتو وہ خواہش کرے گا کہ اس کی سونے کی دو وادیاں ہوں اس کے منہ کو چیز نہیں بھرے گی مگر (قبر کی) مٹی اور جو اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((یَضْحَکُ اللّٰه سُبْحَانَهُ وَتَعَالَی اِلَی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الآخَرَ یَدْخُلان الْجَنَّةَ، یُقَاتِلُ هٰذا فِی سَبیلِ اللّٰه فَیُقْتَلُ، ثُمَّ یَتُوبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْلِمُ فَیُسْتَشْهَدُ)). متفق علیه۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ مسکراتا ہے ان دو آدمیوں کے بارے میں کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ فی سبیل اللہ جہاد کرتا ہے تو شہید ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول فرماتا ہے وہ اسلام لاتا ہے پھر وہ شہید ہو جاتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

لَوْاَخْطَأْتُمْ حَتّٰی تَبْلُغَ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ ؛ لَتَابَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ۔

ترجمة الحديث :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا

اگرتم گناہ کروحتی کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھرتم توبہ کروتو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔

صحیح الترغیب والترهیب رقم الحدیث (۳۱۳۸) جلد۳ صفحہ۲۱۶
قال المحقق: حسن صحیح

✡

عَنْ انَسٍ –رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ –انَّ النَّبیَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :
کُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاء'' وَخَیْرُ الخَطَّا ئِین التَّوابُوْنَ۔

ترجمة الحدیث:

حضرت انس- رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

ہرفرزندآدم خطاکار ہےاورخطاکاروں میں سب سے بہترتوبہ کرنے والے ہیں۔

صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث(۳۱۳۹) جلد۳ صفحہ۲۱۶
قال المحقق: حسن

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

اِنَّ عَبْداً اَصابَ ذَنْباً فَقَالَ : یَا رَبِّ اِنِّیْ اَذْنَبْتُ ذَنْباً فَاغْفِرْلِیْ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ عَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُبِهٖ، فَغَفَرلَهُ ، ثُمَّ مَکَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْباً آخَرَ ، وَرُبَّمَا قَالَ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًاآخَرَ ، فَقَالَ یَا رَبِّ ! اِنِّیْ اَذْنَبْتُ ذَنْباً فَاغْفِرْلِیْ ، قَالَ لَهُ رَبُّهُ : عَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُبِهٖ فَغَفَرَلَهُ ثُمَّ مَکَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا آخَرَ وُرَبَّمَا قَالَ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا آخَرَ فَقَالَ یَا رَبِّ ! اِنِّیْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْلِیْ . فَقَالَ رَبُّهُ:عَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُبِهٖ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ، فَلْیَعْمَلْ مَاشَاءَ ۔

ترجمة الحديث :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما رہے تھے:

صحیح الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۳۱۴۰) — جلد ۳ — صفحہ ۲۱۷

قال المحقق: صحیح

بیشک ایک بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا تو اس نے کہا

اے میرے ربّ! میں نے گناہ کرلیا ہے پس تو میری مغفرت فرما دے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے متعلق ارشاد فرمایا:

میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو معاف بھی فرماتا ہے اور مواخذہ بھی فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی پھر وہ جتنا اللہ نے چاہا ارتکاب گناہ سے رکا رہا پھر اس نے ایک اور گناہ کرلیا تو اس نے (پھر) عرض کی

اے میرے ربّ! میں ایک اور گناہ کا ارتکاب کر چکا ہوں مغفرت فرما دے

تو رب تعالیٰ نے فرمایا

میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے (چاہے تو) وہ سزا دیتا ہے اور (چاہے تو) وہ معاف فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا۔

پھر وہ ارتکاب گناہ سے رکا رہا جتنا اللہ نے چاہا پھر اس نے ایک اور گناہ کرلیا تو اس نے عرض کی

اے میرے ربّ! میں ایک اور گناہ کا مرتکب ہو چکا ہوں مجھے معاف فرما دے تو اس کے ربّ کے ارشاد فرمایا

میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ربّ جو معاف بھی فرماتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا اب اس کا جو جی چاہے کرے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ ذَنْبًا كَانَتْ نُكْتَةٌ" سَوْدَاءُ فِیْ قَلْبِهٖ، فَاِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ مِنْهَا وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰی یُغَلَّفَ قَلْبُهٗ فَذٰلِکَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ "كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ۔

ترجمة الحديث :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا

بیشک مومن جب گناہ کرتا ہےتو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ آ جاتا ہے پس اگر وہ توبہ کرے گناہ کوترک کردے اور استغفار کرےتو اس نکتہ کواس کے دل سے صاف کردیا جاتا ہے اگر وہ گناہ میں زیادتی کرےتو یہ نکتہ بھی بڑھادیا جاتا ہے یہانتک کہ اس کے دل پر چھاجاتا ہے یہی وہ "الران" ہےجس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکرفرمایا ہے "كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ" ۔

صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۱۴۱) جلد۳ صفحہ ۲۱۷

ایک اور روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

اِن العبد اذا اخطأ خطیئة ینکت فی قلبه نکتة فان هو نزع واستغفر وتاب صقلت فان عادزجو فیها حتی تعلو قلبه ۔

بیشک بندہ جب کسی خطا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دل میں نکتہ لگا دیا جاتا ہے پس اگر وہ اس گناہ کو چھوڑ دے اور استغفار کرے اور توبہ کرے تو وہ نکتہ اس کے دل سے صاف کر دیا جاتا ہے اگر وہ دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرے تو نکتہ بڑھا دیا جاتا ہے (یہ نکتے ارتکاب گناہ سے بڑھتے جاتے ہیں) حتی کہ اس کے دل پر چھا جاتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ :

قَالَتْ قُرَیْش ’’ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْعُ لَنَا رَبَّکَ یَجْعَلْ لَنَا الصَّفَاذَھَبًا فَاِنْ اَصْبَحَ ذَھَبا اتَّبَعْنَاکَ ، فَدَعَا رَبَّہُ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یُقْرِئُکَ السَّلَامُ وَیَقُوْلُ لَکَ : اِنْ شِئْتَ اَصْبَحَ لَھُمُ الصَّفَا ذَھَبًا فَمَنْ کَفَرَ مِنْھُمْ عَذَّبْتُہُ عَذَاباً لَا اُعَذِّبُہُ مِنَ الْعَالَمِیْنَ وَاِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَھُمْ بَابَ التَّوْبَۃِ الرَّحْمَۃِ۔قَالَ بَلْ بَابُ التَّوْبَۃِ وَالرَّحْمَۃِ۔

صحیح الترغیب والترہیب — رقم الحدیث (۳۱۴۲) — جلد۳ — صفحہ۲۱۸
قال المحقق: صحیح

نظرۃ النعیم — صفحہ۱۲۹۲

المستدرک للحاکم — رقم الحدیث (۳۲۲۸) — جلد۳ — صفحہ۴۰
قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ

مسند احمد — رقم الحدیث (۳۲۲۳) — جلد۳ — صفحہ۳۸۰
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

مسند احمد — رقم الحدیث (۲۱۶۶) — جلد۲ — صفحہ۵۵۱
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

المعجم الکبیر للطبرانی — رقم الحدیث (۱۲۷۳۶) — جلد۱۲ — صفحہ۱۵۲

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا

قریش نے حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ صفا پہاڑی کو ہمارے لئے سونا دے اگر پہاڑی سونا بن جائے گی تو ہم آپ کی اتباع کرلیں گے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کی تو جبریل امین علیہ السلام آپ کے پاس آئے تو عرض کی

بیشک آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے اور یہ فرماتا ہے

اگر آپ چاہتے ہیں تو ان کیلئے صفا پہاڑی سونا بن جاتی ہے پھر ان میں سے جس کفر کیا تو میں اسے ایسا عذاب دونگا کہ کائنات میں ایسے عذاب کسی کو نہ دونگا اور اگر آپ چاہتے ہیں تو ان کیلئے بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ (رحمت وتوبہ کا دروازہ) کھول دیتا ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی

بلکہ رحمت وتوبہ کا دروازہ کھول دے۔

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - قَالَ:
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَوْصِنِی قَالَ:
عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ مَا اسْتَطَعْتَ ، وَاذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَأَحْدِثْ لَہُ تَوْبَۃً ، وَالسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ۔

ترجمة الحديث :

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا
میں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جتنی تم استطاعت رکھتے ہو اللہ کے تقوی کو لازم پکڑو اور یہ حجر وشجر کے پاس اللہ کو یاد کرو اور جو تم کوئی غلطی کرلو تو اس کی توبہ کرو پوشیدہ کی پوشیدہ اور علانیہ کی علانیہ۔

صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۱۴۴) جلد۳ صفحہ۲۱۹
قال المحقق: حسن لغیرہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَاذَنْبَ لَہٗ۔

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۳۱۴۵) جلد ۳ صفحہ ۲۱۹

عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ - وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
اَلنَّدْمُ تَوْبَة" ؟ قَالَ نَعَمْ ـ

ترجمة الحديث :

جناب حمید الطّویل فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کی

کیا حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے
اَلنَّدْمُ تَوْبَة" شرمساری توبہ ہے
تو آپ نے فرمایا ہاں۔

صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۱۴۶) جلد ۳ صفحہ ۲۱۹

مجلس میں اٹھنے سے پہلے استغفار سے گناہ معاف

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فَكَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِکَ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا کَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِکَ۔

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۴۴)	جلد۵	صفحہ۴۷۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۳۳)	جلد۳	صفحہ۴۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۴۳۳)	جلد۲	صفحہ۷۵۲
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۸۵۹)	جلد۲	صفحہ۶۸۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۸۵۹)	جلد۲	صفحہ۱۹۳
قال الالبانی:	حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد۲	صفحہ۳۵۴
قال شعیب الارنووط:	رجالہ ثقات		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۴۰)	جلد۵	صفحہ۱۳۵
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۴۴۵)	جلد۴	صفحہ۲۸۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں بکثرت لغو باتیں سرزد ہوئیں تو اس آدمی نے اس مجلس کے اٹھنے سے پہلے یہ کہا

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ تو اس مجلس میں جو بھی لغو باتیں ہوئیں انہیں معاف کر دیا جائے گا۔

المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحدیث (۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۵
المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحدیث (۶۵۸۴)	جلد ۵	صفحہ ۶۲
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۴۹
قال الحاکم:	ھذا الاسناد صحیح علی شرط مسلم		
اتحاف سادۃ المتقین		جلد ۶	صفحہ ۲۴۸
الاذکار	رقم الحدیث (۷۵۸)		صفحہ ۴۶۸
صحیح اذکار	رقم الحدیث (۳۶۵)		صفحہ ۳۲۳
زاد المعاد		جلد ۲	صفحہ ۴۶۷
عمل الیوم اللیلۃ النسائی	رقم الحدیث (۳۹۷)		صفحہ ۳۰۸

زہد

زاھد اللہ کا محبوب ہے

عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیّ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : جَاءَ رَجُل'' اِلَی النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ۔

ترجمة الحديث :

حضرت ابوالعباس سہل بعد سعد الساعدی - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

ایک آدمی حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دنیا میں زھد اختیار کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے زھد اختیار کرو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

سنن ابن ماجہ

قال المحقق: حدیث حسن

صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۹۲۲) جلد صفحہ

الاحادیث الصحیحہ رقم الحدیث (۹۴۴) جلد صفحہ

زھد سے اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیتا جاتا ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک زاھد سے محبت کرتا ہے جو فرد بشر اس دنیا میں رہتے ہوئے متاعِ دنیا سے محبت نہ کرے اور نہ اسے جمع کرنے کی سعی کرے بلکہ وہ ایسا بے رغبت ہو کہ جو بھی اس کے پاس آئے اور وہ اس کی ضرورت وحاجت سے زائد ہو اسے اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا کیلئے خرچ کردے ایسا آدمی اس قابل ہے کہ خالق ومالک اس پر کرم فرمائے کیونکہ یہ دنیا ہے ہی ایسی چیز کہ دل خود بخود اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے اسے جمع کرنے کی تڑپ پیدا ہوتی ہے اور اسے متاع سمجھ کر اکٹھا کیا جاتا ہے۔

یاد رہے یہ دنیا فانی ہے اہل ایمان اس سے بے رغبتی برتا کرتے ہیں اور اس بے رغبتی کے باعث وہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرلیا کرتے ہیں اور جو شخص زھد اختیار کر کے اللہ وحدہ لا شریک کا محبوب بن جائے اسے اور کیا چاہیے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيّ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ ، مَاسَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ۔

ترجمة الحديث :

حضرت سہل بن سعد الساعدی - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت رکھتی تو اللہ تعالیٰ اس دنیا سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔

مچھر ایک معمولی سا اڑتا ہوا جانور ہے۔ جو اکثر غلاظت پر بیٹھتا ہے اور اس کی پیدائش اور نشوونما اسی غلاظت پر ہوتی ہے۔ یہ انسانی جسم کو کاٹتا ہے اس کے کاٹنے سے انسان درد محسوس کرتا ہے یہ انسانی خون چوستا ہے اس کے خون چوسنے سے تکلیف ہوتی ہے انسان بے آرام

سنن الترمذی رقم الحدیث (۱۸۸۹) جلد صفحہ

ہوتا ہے اور سویا ہوا اس کے حملہ سے بیدار ہو جاتا ہے۔ پھر اسے تکلیف کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ انسان اس کے حملہ سے بچاؤ کیلئے مختلف طریقے اختیار کرتا ہے اور اسے ناپسند کرتا ہے۔ ظاہری طور پر اس جانور میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔

جب یہ مچھر ایسا ہے کہ انسان اس سے بچاؤ کی تدبیر کرتا ہے تو انسان کے ہاں اس کی کوئی قدر و منزلت نہیں پھر اس مچھر کا پر جو بالکل بے قیمت ہے معلوم ہوتا ہے اور اسے حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک کے ہاں یہ دنیا اور متاعِ دنیا کی اتنی بھی قدر و منزلت نہیں جتنی ایک مچھر کے پر کی ہوتی ہے۔

اللہ کے ہاں اس دنیا کی وہ قیمت بھی نہیں جو ایک مچھر کے پر کی قیمت ہوا کرتی ہے۔ جب اللہ ذوالجلال والاکرام کے نزدیک دنیا اتنی بے قیمت اور حقیر چیز ہے تو ایک مومن کو اس دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھنا چاہیے۔ بلکہ اپنا دامن اس دنیا کی آلائشوں سے بچا کر رکھنا چاہیے کیونکہ حقیر چیز سے رغبت مومن کے شایاں شان نہیں بلکہ وہ ہر گھڑی اور ہر لمحہ خالق و مالک کی رضا چاہتا ہے اور اس کی خوشنودی کے حصول کے لئے ہر وقت مستعد رہتا ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ:

اگر یہ دنیا مچھر کے پر کے برابر اللہ کی ہاں قدر و منزلت والی ہوتی تو اللہ ذوالجلال اس دنیا سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا۔

اہل ایمان بسا اوقات کفار کے پاس مال و دولت دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں دولت کی ریل پیل دیکھ کر اور اپنی حالت دیکھ کر افسردہ ہو جاتے ہیں۔

اے بندہ مومن! حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ذہن میں رہے کہ یہ

دنیا جب اس کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں تو پھر اس کے حصول میں اتنی تگ و دو مناسب نہیں ہے جب ہمارے خالق و مالک کو اس سے محبت نہیں تو ہمیں بھی اس سے محبت نہیں ہوتی چاہیے۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ ،فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلها الْمَسَاكِيْنُ وَاصحابُ الجدِّ مُحْبُوسُوْنَ وَغَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْاُمِرَبِهِمْ اِلَى النَّارِ۔

ترجمة الحديث :

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس جنت میں عام داخل ہونے والے مساکین تھے اور اصحاب ثروت محبوس تھے اور سوائے اس کے کہ اہل نار کو نار کی طرف سے جانے کا حکم دیا جاچکا تھا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث (۵۱۹۶) جلد صفحہ
صحیح البخاری رقم الحدیث (۶۵۴۷) جلد صفحہ

اللہ رب العزت نے حضور سیّد العالمین رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو اپنا محبوب بنایا ہے اور اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلم کو وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو مخلوق کے تصور و خیال سے بھی وراء ہے اس حدیث پاک میں ملاحظہ کیجئے:

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اور جنتیوں کو جنت جاتے دیکھ رہے ہیں۔ سبحان اللہ! جنت میں داخلہ قیامت کے بعد ہے لیکن نگاہِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ آپ چودہ صدیاں پہلے وہ نظارہ کر گئے ہیں۔ جو نگاہ پاک قیامت کے بعد والے منظر کو دیکھ لے اس نگاہ سے ہمارے اعمال کیسے مخفی رہ سکتے ہیں۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھی دیکھا کہ

مساکین سب سے پہلے جنت جا رہے ہیں۔ جن احباب کے کے پاس متاعِ دنیا نہ تھا بلکہ وہ اس متاع سے بے رغبت تھے اللہ ذوالجلال انہیں جنت میں بھی پہلے پہنچائے گا۔ جنت میں پہلے پہنچنا بھی ایک سعادت ہے اور یہ انہیں ہی نصیب ہے جن کا دامن دنیا کی الائشوں سے منزہ رہا اور جب وہ اس جہاں سے رخصت ہوئے تو ان کے پاس وسیع جائیداد نہ تھی نہ دولت کے انبار تھے بلکہ ان کے ہاں اللہ کی یاد کا سامان تھا اور ذکر الٰہی کی لذت سے شادکام ہو کر رخصت ہوئے۔

عن عبد اللّٰہ بن سعود - رضی اللّٰہ عنہ - قال :
نام رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم علی حَصِیْرٍ فقام وقد اثر فی جنبہ
قلنا یا رسول اللّٰہ ! لو اتخذ نالک وطاء! فقال :
مالی وللدنیا ؟ ما انا فی الدنیا الاکراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکھا۔

ترجمۃ الحدیث :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سو گئے پھر آپ اٹھے تو (سخت) چٹائی نے آپ کے پہلو میں اپنے نشانات چھوڑے تھے
ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ! کاش کہ ہم اپنے کیلئے نرم گدّا کا انتظام کر دیتے تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا اس دنیا سے کیا سروکار؟ میں دنیا میں ایسے ہوں جیسے ایک سوار نے ایک درخت کے سایہ میں کچھ دیر آرام کیا پھر اسے چھوڑ کر چلا گیا۔

صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۱۹۳۶) — جلد — صفحہ

باعثِ تخلیق آدم و نبی آدم حضور سیّد العالمین صلّی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی کا انداز ملاحظہ ہو بڑی سادگی سے دن گزارتے تھے آپ کے ظاہری سج دھج ظاہری نام ونمود نام کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ آپ کو ہر قول و ہر فعل امت کی بھلائی کیلئے تھا آپ کے جملہ اقوال وفرامین آپ کے تمام اعمال امت کیلئے نمونہ تھے۔

زیر نظر حدیث پاک پر نظر ڈالئے

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سوتے ہیں چٹائی کھجور کے سخت پتوں کی بنی ہوئی وہ اپنا اثر جسم پر چھوڑ جاتی ہے۔ ان نشانات کو دیکھ کر حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بے قرار ہو جاتے اور ان سے اضطراب عیاں ہو جاتا سیّد آدم و بنی و آدم صلّی اللہ علیہ وسلم کا یہ انداز زندگی اللہ اکبر! یہ وہ ذاتِ اقدس واطہر ہے کہ اگر آپ چاہیں تو پہاڑ سونا بن کر ساتھ چلیں، اگر آپ اشارہ فرمائیں تو چاند شق ہو جائے، پتھر کلمہ پڑھیں درخت سلامی کیلئے بے قرار ہوں لیکن ادھر اتنی سادگی کہ اس نرم ونازک جسم پر نشانات پڑ جائیں۔ دنیا کے بادشاہ تو ریشم وکمخواب کے نرم وگداز بستروں پر آرام فرمائیں اور اللہ کے حبیب سخت چٹائی پر۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم اس صحابی کے جواب میں فرماتے ہیں:

میرا اس دنیا سے کیا سروکار؟ میری مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی مسافر آیا کسی درخت کے نیچے چند گھڑی آرام کیا پھر اپنے سفر کی طرف رواں دواں ہو گیا۔

جو مسافر ہے وہ آرام دہ اور نرم وگداز بستروں پر آرام نہیں کرتا اور نہ عالی شان بنگلوں میں رہتا ہے وہ تو چند گھڑی رکا ہے پھر کوچ کر جائے گا۔ جس ذاتِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کے لئے کائنات کو وجود بخشا گیا ان کی یہ حالت ہے تو باقی افراد کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ اس

حدیثِ پاک میں ہمارے لئے سامان نصیحت ہے ہمیں اپنے اعمال درست کرنے چاہیں اور طرز زندگی سادگی سے اپنانا چاہیے لمبے چوڑے تکلفات کو چھوڑ کر اللہ کی رضا کیلئے طرز معاشرت اختیار کرنا چاہیے۔

عن کعب بن مالک – رضی اللّٰہ عنه – قال : قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلم

ماذئبان جائعان ارسلافی غنم – بافسد لها من حرص المرء علی المال والشرف لِدِیْنِهٖ.

ترجمة الحديث :

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دو بھوکے بھیڑے جو بکریوں کے ریوڑ پر چھوڑے جائیں اتنا فساد نہیں پھیلاتے جتنا مال وجاہ کی حرص آدمی کا دین برباد کرتی ہے۔

-۞-

بھیڑیا خونخوار درندہ ہے اس کی سرشت میں خونخواری ہے یہ سادہ بھیڑوں پر حملہ کرتا ہے اور جو بھی اس کے قابو میں آئے اسے چیر پھاڑ جاتا ہے یہ بکریوں پر اچانک حملہ آور ہوتا ہے اور

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۹)	جلد	صفحہ
مسند احمد	رقم الحدیث ( )	جلد ۳	صفحہ ۴۵۶

جہاں اس کا بس چلے اس بکری کو دبوچ لیتا ہے اپنے نوکیلے دانت اس کے گلے میں پیوست کر کے اس کا خون پی جاتا ہے۔

بھیڑیے ہوں اور ہوں بھی بھوکے انہیں اگر کسی بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑا جائے تو وہ کتنا فساد پھیلائیں گے ان کے سامنے جو بھی بکری آئے گی وہ محفوظ نہیں رہے گی یہ کسی کو زخمی کریں گے تو کسی بکری کو چیر پھاڑ کر ختم کر دیں گے۔ یہ ایک ریوڑ کو آفت زدہ کریں گے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کتنا فکر انگیز ہے مال کی لالچ اور مرتبہ وجاہ کی حرص انسان کے دین کو ان بھیڑیوں سے بھی زیادہ نقصان پہنچاتی ہے ایک مومن و مسلم حرص و لالچ سے کوسوں دور ہوتا ہے وہ حرص جیسی قبیح بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا کیونکہ اسے معلوم ہے یہ اسکا دین وایمان برباد کر دے گی اور جو چیز مومن کے دین وایمان کو برباد کرنے والی ہو مومن اس کے نزدیک نہیں جاتا ہے۔ سب سے قیمتی چیز مومن کا ایمان ہے اور جو چیز ایمان کے لئے خطرہ ہو مومن اس سے ہر وقت ہوشیار رہتا ہے۔

آیئے متاعِ دنیا سے محبت چھوڑ دیں اس کی حرص کو خیر باد کہہ کر اپنے ایمان ویقین کی دولت کو محفوظ کرلیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ حرص ولالچ ایمان کی نعمت کو برباد کرے۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

رمضان المبارک

رمضان المبارک میں ہر روز رحمتِ الٰہی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ، اِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عُتَقَاءَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ - یَعْنِیْ فِیْ رَمَضَانَ - وَاِنَّ لِکُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ دَعْوَۃً مُسْتَجَابَۃً.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۷۳)	جلد۲	صفحہ۳۳
صحیح الترغیب والترھیب	رقم لحدیث (۱۰۰۲)	جلدا	صفحہ۵۸۶
قال الالبانی:	صحیح لغیرہ		
مجمع الزوائد منبع الفوائد	رقم الحدیث (۴۷۹۳)	جلد۳	صفحہ۳۴۶
مسند البزار (عن جابر)	رقم الحدیث (۲۱۴۱)	جلد۲	صفحہ۴۲۶
مجمع الزوائد منبع الفوائد	رقم الحدیث (۱۷۲۱۴)	جلد۱۰	صفحہ۲۲۵
مجمع الزوئد منبع الفوائد	رقم الحدیث (۱۷۶۳۳)	جلد۱۰	صفحہ۳۶۴
قال الھیثمی:	رواہ احمد رجالہ رجال الصحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۴۳)	جلد۷	صفحہ۲۵۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱) مختصر	رقم الحدیث (۱۶۴۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۸
قال المحقق:	حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۶۴۳)	جلد۳	صفحہ۱۴۷
قال المحقق:	ھذا اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے ہر دن اور ہر رات اپنے بندے جہنم سے آزاد فرماتا ہےاور ہر مسلم کی ہر روز اور ہر رات دعا قبول ہوتی ہے۔

تشریح:

عُتَقَاءَ :

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا انداز ملاحظہ ہواس کی کرم نوازیاں، اس کی عنایات موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتی ہیں۔ یہ عنایات خسرانہ جب مائل کرم ہوتی ہیں تو ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جو بھی دل وجان سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا اسے مالا مال کردیا جاتا ہے۔ اسے اتنا دیا جاتا ہے کہ اسے آتش دوزخ سے رہائی مل جاتی ہے۔ جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلےاس کے لئے سردہ ہوجاتے ہیں۔

فمن زحرج عن النار وادخل الجنة فقد نار.

جسے آگ سے دور کردیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا تو حقیقی کامیاب وہی ہے۔

یہ نارِ جہنم سے رہائی دن یا دودن کی بات نہیں بلکہ رحیم وکریم اللہ رمضان المبارک کے ہردن اور رات میں آزادی عطا فرماتا ہے۔

صحیح ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۶۶۶) جلد۲ صفحہ ۵۸

قال الالبانی: صحیح

اے اھل ایمان آیئے ! اللہ کریم کی اس عنایات کریمانہ سے اپنے آپ کو سرفراز کریں۔اس کا دریائے کرم موجیں مارتا ہے اس سے اپنے دل کی کھیتی کو سیراب کریں۔

کوئی گھڑی اور کوئی لمحہ تو ایسا نکالیں اور پھر گوشہ تنہائی میں اس رحیم وکریم اللہ کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کریں۔یادرہے خوف خدا سے نکلنے والا آنسو الٰہی بارگاہ میں بڑا قیمتی ہے۔اوراس آنسو کے طفیل وہ سب گناہ معاف فرمادیتا ہے۔جب اس نے تمام گناہ معاف کر دیے تو اس کی رحمت یوں لپک کر آتی ہے کہ اسے آزادی، مکمل آزادی اور ابدی آزادی مل جاتی ہے۔

دَعْوَۃً مُسْتَجَا بَۃً:

جب انسان کو پریشانیاں اور مصیبتیں گھیر لیتی ہیں تو اسکا جینا دوبھر ہو جاتا ہے۔مصائب وآلام انسان کا قرار وسکون چھین لیتے ہیں۔دکھ ودرد سے انسانی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ مصائب کی ہولناک آندھیاں جب چلتی ہیں تو بڑوں بڑوں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔اس عالم میں ان آلام سے چھٹکارے کی کوشش کرتا ہے لیکن یہ کوششیں رائیگاں جاتی ہیں۔

وجہ واضح ہے انسان مصائب وآلام سے چھٹکارے کے لئے کوشش تو کرتا ہے لیکن اس کوشش کی سمت غلط ہوتی ہے۔اگر سمت درست کر لی جائے تو مصائب وآلام کے بادل چھٹ جاتی ہیں۔کیا کبھی ایسا ہوا کہ عرب والا آدمی ، جاپان جانے والی سواری پر بیٹھ جائے اور تمنا کرے کہ میں عرب پہنچ جاؤں گا۔

دکھ اور پریشانی سے نجات دینے والی ذات ایک ہی ہے وہ ذات وحدہ لاشریک ہے اس کا در ہر دردمند کے لئے کشادہ ہے وہ فرماتا ہے:

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ.

تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

یہ اسکا عموی اعلان ہے اس میں وقت وجگہ کی کوئی قید نہیں ہے جب بھی کوئی درد کا مارا دستِ سوال دراز کرے گا وہ سن لے گا۔ لیکن رمضان المبارک میں اس کی قبولیت کا انداز نرلا ہوتا ہے۔ بندہ جب صدقِ دل سے اس کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو وہ اللہ کریم اس بندہ کی اس حاضری کی لاج رکھتا ہے اور پھر بندہ جب اس کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کرتا ہے تو جیسے ہی اس کے ہاتھ بارگاہ الٰہی میں بلند ہوتے ہیں اللہ ذوالجلال والاکرام اس کی دعا کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔

اس کا فرمان:

اِنَّ لِکُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً.

ہر مسلم کے لئے ہر دن اور رات میں ایک دعا قبول ہونے والی ہے۔

ہمیں بیدار کرنے کے لئے کافی ہے۔

اے بندہِ مسلم ! اٹھیے رمضان المبارک کے لمحات میں بارگاہ ذوالجلال میں دعائیں کیجئے اس کا وعدہ ہے ہر دن اور رات میں ہر مسلم کی دعا قبول ہے تو اپنے مصائب وآلام سے چھٹکارے کے لئے ، اپنے درد کے موادا کے لئے اپنی ہر پریشانیوں کے حل کے لئے اللہ الکریم کی بارگاہ میں دعا کیجئے۔ انسان خلیفۃ اللہ ہے اسے چاہے کہ وہ کریم اللہ سے مانگے جس کی بارگاہ سے مانگنا عزت وسرفرازی ہے جس کے حضور دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا سعادت ونجابت ہے اور جس کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرنا انسانیت کی معراج ہے۔

اللهم وقفنا لما تحب وترفى ببركة سيد الاصفياء عليه من الصلوات اطيبها ومن التسليمات ازكها وعلى اله هم بدور الدجى واصحابه هم نجوم الهدى.

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -ثَلاَثَة'' لا تُرَدُّدَعْوَتُهُمْ . اَلصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ . وَيُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ : وَعِزَّتِیْ ، لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتی۔

صائم (روزہ دار) کی دعا یہانتک کہ وہ روزہ افطار کرلے۔

امام عادل کی دعا۔

مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اسے بادلوں کے اوپر بلند فرماتا ہے اور اس کے لئے سماء کے دروازے کھول دیتا ہے اور ربّ (تبارک تعالیٰ) فرماتا ہے:

مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑی دیر کے بعد۔

اس حدیثِ پاک میں ان تین افراد کا ذکر ہے جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں وہ انسان کتنا خوش نصیب ہوتا ہے جس کی دعائیں بارگاہ ذوالجلال میں قبول ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا دعا

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۹۸) جلد۴ صفحہ۴۱۵

شرح السنۃ جلد۶ صفحہ۳۵۴

قبول کر لینا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کرنے والے سے محبت فرماتا ہے اور جس سے خالق و مالک محبت فرمائے اس کے بختوں کو کون پہنچ سکتا ہے۔

اَلصَّائِمُ :

روزہ دار اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیت لیتا ہے اس کا یہ عمل اللہ تعالیٰ لے لئے ہوتا ہے۔ جس کا عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیوں سے مالا مال ہے۔ روزہ دار کتنا سعید ہے کہ جس وقت وہ روزہ رکھتا ہے اس وقت سے لے کر روزہ افطار کرنے تک اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ وجہ واضح یدع طعامه و شرابه لمرضاة اللّٰه وہ اپنا کھانا پینا اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کیلئے ترک کر دیتا ہے۔ جس کا عمل اخلاص پر مبنی ہوگا وہ عمل قبول ہوتا ہے اور باعث ہزار برکات ہوتا ہے۔ روزہ دار کا یہ عمل از اول تا آخر اخلاص پر مبنی ہے۔ مخلص آدمی کی دعا ہر وقت اور ہر گھڑی قبول ہوتی ہے۔

اے اھلِ ایمان آیئے روزہ کی عادت اپنائیں اس روزہ سے نفس کی قوت اور اسکی سرکشی پر ضربِ کاری لگتی ہے جو عمل اس قدر اہمیت کا حامل ہو اسے لوجہ اللّٰہ اپنانا چاہے اور اس سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ دعائیں شرفِ قبولیت سے نوازی جائیں گی جس کی دعائیں قبول ہیں اس کے بارے میں اذعان ہونا چاہے کہ اسکا باطن پاک ہے کیونکہ پاک باطن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جس کا باطن غلاظتوں سی بھرا ہوا ہے اس کی دعائیں کیسے قبول ہونگی۔

اے بند مومن! آیئے اس آدمی سے، اس خوش بخت سے محبت کریں جو لوجہ اللّٰہ روزہ رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ عمل اس کے پاک دامن ہونے کی نشانی ہے پاک دل و پاک باطن سے محبت رویگاں نہیں جاتی۔ اگر محبت پروان چڑھ گئی تو پھر یہ پاک باطن تمہاری بہتری کے لئے

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دستِ سوال دراز کرے گا۔

اَلْاِمَا مُ الْعَادِلُ :

حکومت کا نشہ اقتدار کی مستی انسان کو فرعون بنا دیتی ہے۔ پھر وہ ہر زیردست، پر ظلم وعدوان کا بازار گرم کرتا ہے۔ ناحق مال چھیننا اس کا کھیل بن جاتا ہے، عزت وعصمت سے کھیلنا اس کا مشغلہ بن جاتا ہے خدا فراموشی انتہا کو پہنچ جاتی ہے کیونکہ اقتدار اسے بے خوف کر دیتا ہے شیطان اس کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ بن جاتا ہے۔

اگر کوئی مردِ مومن اقتدار کی کرسی پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو نہ بھلائے بلکہ ہمہ وقت خالق اور مالک کے حضور حاضری اس کی نگاہوں میں رہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جوابدہی سے ڈرے وہ عدل وانصاف کا دامن نہ چھوڑے بلکہ اگر اس کا اپنا جگر پارہ بھی کوئی جرم کرے تو اسے سزا دینے سے نہ ہچکچائے تو ایسے سعید آدمی کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کو اگر اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے تو جائے تعجب نہیں جو شخص جملہ اسباب کے ہوتے ہوئے رحمان کا عاجز بندہ بن کر رہا۔ اس کے اوامر کو بجالایا اسکے ذکر سے اپنے باطن کو آباد رکھا۔ جو ذمہ داری اس کے کندھوں پر ڈالی گئی اسے پورے طور پر نبھایا تو ایسا آدمی یقیناً مستجاب الدعوات ہے۔ اس کا وجود خلق خدا کے لئے سراپا رحمت ہے اس کی زبان میں بڑا اثر ہے۔

دَعْوَۃُ الْمُظْلُوْمِ:

ظلم اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ ظالم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے دور بہت دور ہوتا ہے۔

الالعنة اللّٰه علی الظالمین: ظالم پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔

مظلوم جس پر ناحق ظلم کیا گیا جسے بیٹھے بیٹھائے ستایا گیا اگر اس کی فریاد سننے والا کوئی

نہیں تو اسے بے فکر ہونا چاہے کہ اس کی فریاد سننے والا اللہ ہے۔ اگر اس دنیا میں اس کے عدل وانصاف کے دروازے بند کردے گئے ہیں تو اس کے لئے مالک یوم الدین کا دروازہ کھلا ہے وہ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اس کی مدد واعانت بھی فرماتا ہے۔

جنت میں بابِ الرّیّان سے داخلہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَاباً يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَايَدْخُلُ مَعَهُمْ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ ، يُقَالُ : اَيْنَ الصَّايِمُوْنَ؟ فَيَدْخُلُوْنَ مِنْهُ ، فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ اُغْلِقَ ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ " .

شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۷۰۸)	جلد ۶	صفحہ ۲۱۹
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۵۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۵۶۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰۴
السنن الکبریٰ (للبیھقی)	رقم الحدیث (۸۵۱۲)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۲
قال البیھقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
السنن الکبریٰ (للبیھقی)	رقم الحدیث (۸۵۱۱)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۲
قال البیھقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۲۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۰۸
قال المحقق:	اسنادہ علی شرط البخاری		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۳	صفحہ ۶-۵

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''الرّیان'' کہا جاتا ہے۔اس دروازہ سے قیامت کے دن روزہ دار گزریں گے۔ان کے ساتھ کوئی غیر روزہ دار نہ گزرے گا۔کہا جائے گا۔روزہ دار کہاں ہیں؟ پس وہ اس دروازہ سے داخل ہوں گے۔جب ان روزہ داروں کا آخری آدمی گزر جائے گا تو اس دروازہ کو بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اور داخل نہ ہوگا۔

-☆-

رضائے الٰہی کا سودا جس دماغ میں سما جاتا ہے وہ دیوانہ سب فرزانوں سے آگے نکل جاتا ہے۔رضا الٰہی کا جذبہ جس مرد مومن کے سینے میں آ جاتا ہے اس کا سینہ انوارِ ربانیہ کا گنجینہ بن جاتا ہے پھر وہ زمین پر رہتے ہوئے زمین کے باسیوں سے نہیں ہوتا بلکہ وہ افلاکی ہوتا ہے اس کا طائر روحانیت جب پر کشا ہوتا ہے۔تو مادیت سے پرے بہت بلند پرواز کرتا ہے۔

روزہ دار کس درجہ فیروز بخت ہے کہ طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک رضائے الٰہی کی آغوش میں رہتا ہے۔اس نفس پیاس سے بیتاب ہوتا ہے وہ اسکی بیتابی کی پرواہ کیے بغیر اپنا وقت گزارتا ہے۔اسے بھوک ستاتی ہے وہ عالم تنہائی میں بند کمرہ میں ہوتا ہے اگر کھانا سامنے بھی ہوتو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا کیونکہ اس کا ایمان کامل ہے کہ اس کا خالق و مالک دیکھ رہا ہے۔

وہ خالق و مالک بھی اپنے بندے کی قدر کرتا ہے اور فرماتا ہے:

الصوم لی وانا اجزی بہ

روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا و ثواب بھی میں دوں گا۔

پھر روزِ محشر جو اعزاز اسے نصیب ہو گا اللہ! اللہ! ایسے خوش نصیب کو جنت کے اس دروازے سے داخل کیا جائے گا کس کا نام بابِ الرّیّان ہے اس نام کے معنی ہیں سیرابی ہے۔ یعنی جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عبادت کی نیت سے حالتِ روزہ میں پیاسا رہا اسے جنت میں داخل کیا جائے گا تو ایسے دروازے سے جس میں سیرابی ہی سیرابی ہے جو یہاں سے گزر گیا ابد آلاباد تک اسے پیاس نہ لگے گی۔ جب آخری روزہ دار گزر جائے گا اس دروازہ کو بند کر دیا جائے گا۔ اس دروازہ سے کوئی غیر روزہ دار نہ گزر سکے گا۔

یہ اللہ کریم کی طرف سے اعزاز ہے جسے اعزاز بخشنے والا اللہ تعالیٰ ہو اس کے مقدر تک کون پہنچ سکتا ہے۔ جسے رفعتیں اور عزتیں دینے والا خالق کائنات ہو اس جیسا اور کون ہو سکتا ہے۔

اے اھلِ ایمان آئے فکرِ آخرت کریں اس دنیا میں آخرت کے لئے کچھ کریں دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ آج جتنے سانس گزر رہے ہیں یہ ایک دن ختم ہو جائیں گے لیکن ہم انہیں ابدی کیسے بنا سکتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہر سانس رضائے الٰہی میں گزارا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اور اس کے پیارے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتوں پر کار بند رہتے ہوئے جو سانس بھی گزرے گا اس کے ثمرات ابدی و باقی ہونگے۔ آیئے روزہ رکھنے کی عادت ڈالیں۔ رضائے الٰہی کے لئے عبادت کے نیت سے روزہ رکھیں انشاءاللہ طلوعِ فجر سے لیکر غروب آفتاب تک کے معمولات جب پیش ہوں گے ان اوقات میں لئے گئے سانس ابدیت کا روپ دھار لیں گے۔ خلاق و مالک کی رضا سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

روزہ میرے لئے ہے
اور
اس کی جزا میں دوں گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ- رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامُ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ:

اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا كَانَ یَوْمَ صَوْمِ اَحَدِكُم فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ . فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ. لِصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا ، اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ.

شرح السنة (للبغوی) — رقم الحدیث (۱۷۱۱) جلد ۶ صفحہ ۲۲۳

قال البغوی: هذا حدیث متفق علی صحتہ اخرجہ مسلم

صحیح مسلم — رقم الحدیث (۱۱۵۱) جلد ۸ صفحہ ۲۴

المصنف (عبدالرزاق) — رقم الحدیث (۷۸۹۱) جلد ۴ صفحہ ۳۰۶

صحیح البخاری — رقم الحدیث (۵۹۲۷) جلد ۴ صفحہ ۱۸۸۰

ترجمة الحديث :

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فرزندِ آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لئے ہے سوائے روزہ کے کیونکہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا (بھی) میں دوں گا۔

روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو نہ وہ بے حیائی کی بات کرے اور نہ جھگڑے اگر کوئی اس روزہ دار کو گالی دے یا اس سے لڑے تو اس روزہ دار کو چاہیے کہ (اس گالی یا لڑائی کے جواب میں) کہے میں روزہ دار ہوں۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۹۰۴)	جلد۲	صفحہ۵۶۶
السنن الکبریٰ (للبیھقی)	رقم الحدیث (۸۵۰۷)	جلد۴	صفحہ۵۰۱
قال البیھقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۲۲)	جلد۸	صفحہ۲۱۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۱۴)	جلد۴	صفحہ۱۶۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۱۷)	جلد۲	صفحہ۱۲۱
قال الالبانی:	صحیح الاسناد		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۳۴۵)	جلد۱۰	صفحہ۶۸

قسم ہے اس ذات کی جس نے کے ہاتھ میں محمد (مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کو دو (۲) خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوگا۔ جب وہ افطاری کرتا ہے تو اپنی افطاری سے خوش ہوتا ہے اور جب وہ اپنے ربّ سے ملے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ :

اِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ: كُلُّ حَسَنَةٍ لِعَشَرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ . وَالصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ

وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَلَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِنْ جَهِلَ عَلٰى اَحَدِكُمْ جَاهِلٌ" وَهُوَ صَائِمٌ" ، فَلْيَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ" اِنِّیْ صَائِمٌ" .

ترجمة الحديث :

حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک تمہارا ربّ تعالیٰ فرماتا ہے:

ہر نیکی کی جزا دس نیکیوں سے لیکر سات سو نیکیوں تک ہے روزہ میرے لئے ہے اور اس جزا میں دوں گا۔

روزہ آگ سے ڈھال ہے اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے پاکیزہ و بہتر ہے اگر تم میں سے کوئی روزہ دار ہو اور اس سے کوئی جاہل جہالت پر اتر آئے تو وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

فرزند آدم کا ہر نیکی کا عمل دس گنا سے لیکر سو گنا ہے۔ ایک آدمی ایک نیکی کرتا ہے اللہ

تعالیٰ اپنی کرم نوازی سے اسے دس گنا اجر عطا فرماتا ہے۔ یہ اس کا فضل و کرم ہے اور اس کے فضل و کرم کی کوئی حد بندی نہیں کر سکتا۔

ایک صالح و متقی نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پارسائی کی وجہ سے اسے ایک نیکی کا ثواب ستر نیکیوں کی صورت میں عطا فرماتا ہے یہ بھی اللہ ذوالجلال کا احسان ہے اور احسان الٰہی کی جب برکھا ہو تو کوئی بھی اسے روک نہیں سکتا۔

ایک اور آدمی جو تقویٰ کے مقام سے بھی آگے بہت آگے مقام صدیقیت پر فائز ہے اللہ ذوالجلال اس سراپا صدق و صفا کو ایک نیکی کے بدلے سات سو نیکیاں عطا فرماتا ہے یہ اس کا لطف و کرم ہے۔ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب۔

بارگاہِ خیر الوری صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے فی سبیل اللہ ایک مخطومہ اونٹی پیش کی حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فوراً ارشاد فرمایا:

تیرے لئے سات سو اونٹیاں جنت میں ہیں۔

یہ اللہ ذوالجلال کا احسان عظیم ہے جو اپنے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے اس امت پر فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب دینے پر آئے بلکہ اس کا محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اللہ کی خزانے تقسیم کرنے پر آئے تو جتنا چاہئیں عنایت فرمادیں یہ محبوب و محبّ کا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تقسیم پر راضی ہے۔

لخلوف الصائم اطیب عند اللّٰہ مِنْ ریح المسک.

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

محبت محبت میں فرق ہوتا ہے۔ محبت جب پروان چڑھتی ہے تو اس کی ضابطے سب سے جدا ہوا

کرتے ہیں محبوب سے کیا محبت ہوتی ہے کہ محبوب کی ہر چیز سے انس ہو جاتا ہے۔

أَمُرُّ عَلَى الدِّيَارِ دِيجارِ سَلْمَى
أُقَبِّلُ ذَاالْجِدَارِ وَذَاالْجِدَارِ ج
وَمَاحُبُّ الدِّيَارِ شَغَلْنَ قَلْبِىْ
وَلٰكِنْ حُبُّ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارَا

میں اپنے محبوب کے شہر سے گزرتا ہوں تو عالم وارفتگی میں شہر محبوب کی کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں اور کبھی اس دیوار کو بوسے دیتا ہوں۔ حقیقت میں اس شہر کے گلی کوچوں کی محبت میرے دل میں نہیں بلکہ اس شہر محبوب کے باسی میرے دلبر کی محبت نے دل میں بسیرا کیا ہوا ہے۔

محبوب کی ہر ادا سے محبت ہوتی ہے اس کی ہر خوبی سے پیار ہوتا ہے اگر چہ وہ ظاہری طور پر کسی کو عیب بھی نظر آتا ہے لیکن محبّ کی نگاہ میں وہ عیب نہیں خوبی بن جاتا ہے۔

بلا تشبیہ اللہ ذوالجلال والالرام کو روزہ دار سے یوں محبت ہوتی ہے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے، بھوک کے سبب اس کے منہ سے نکلنے والی ہر بو بھی اللہ تعالیٰ کو یوں پیاری ہوتی ہے کہ وہ کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے۔

سبحان اللہ!

خالق و مالک کو جو بے نیاز ہے صمد ہے اپنے روزہ دار بندے سے کس درجہ محبت ہوتی ہے کہ اس کے منہ سے نکلنے والی بو بھی محبوب ہو جاتی ہے ۔تو جس کی بو خالق وارض وسماء کو پیاری لگے اس کی تسبیح ومناجات، اس کا ذکر وفکر، اس کی عبادت وریاضت کس درجہ محبوب ہوگی۔

اے اہل ایمان حالت روزہ میں تمہاری بو بھی اللہ کریم کو پیاری لگتی ہے تو تمہاری خوشبو

کتنی پیاری ہو گی۔تلاوت قرآن کریم کی خوشبو لامثال خوشبو ہے رمضان المبارک کی طویل گھڑیوں میں تلاوتِ قرآن یوں کیجیئے کہ خالق و مالک یوں راضی ہو جائے کہ پھر بقیہ زندگی اس کی عبادت کا کیف لیتے گزرے۔

کلمہ طیبہ کا ذکر عام حالت میں اللہ ذوالجلال کو بہت پیارا لگتا ہے تو روزہ کی حالت میں رمضان المبارک کی نور بھری گھڑیوں میں خالق و مالک کو کلمہ طیبہ کا ورد کتنا عمدہ لگتا ہو گا۔آیئے اپنی زبان کو کلمہ طیبہ کے ورد سے معطر رکھیں۔

اے بندہ مومن! رمضان المبارک کی رحمت بھری ساعات میں اللہ ذوالجلال کا کرم جوبن پر ہوتا ہے۔آیئے اس کی ساعات میں طویل سجدوں کا کیف لیجئے۔تہجد کو اپنی ذات پر لازم کیجئے ہوسکتا ہے کریم اللہ یوں کرم کرے کہ پھر بقیہ زندگی گناہوں سے بچ جائے اور جس کی زندگی گناہوں سے پاک ہے وہ یقیناً رحمان کی رحمتوں سے لبریز ہے۔

اگر ماں باپ زندہ ہیں ان کے خدمت کیجئے۔ماں باپ کی ایک خوشی انسانی مقدر سنوارنے کے لئے کافی ہوتی ہے اور اگر وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں تو انہیں اپنی دعاوں میں یاد کیجئے ان کے لئے استغفار کیجئے۔ماں باپ کو بعد از وفات یاد رکھنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

لخلوف الصائم اطیب عنداللّٰہ من ریح المسک.

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب لوگ روزِ حشر وقیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے تو روزہ دار کے منہ سے کستوری سے بھی زیادہ خوشبو نکل رہی ہو گی وہ جہاں جہاں سے گزرتا جائے گا اس جگہ کو معطر کرتا جائے گا۔

بناءِ اسلام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا - قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ- یَقُوْلُ :بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ : شَہَادَۃِ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلَاۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکوٰۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمْضَانَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸)	جلد۱	صفحہ۲۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد۱	صفحہ۳۷۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶)	جلد۱	صفحہ۲۷
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد۱	صفحہ۵۲۶
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۶)	جلد۱	صفحہ۱۷
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح علیٰ صحتہ		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۳۰۸)	جلد۱	صفحہ۱۵۹
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۷۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۸
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۰۹)	جلد۵	صفحہ۵
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۲۰۳)	جلد۱۲	صفحہ۳۰۹
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۵۱۸)	جلد۱۲	صفحہ۴۱۲
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۲)	جلد۱	صفحہ۱۱۳
قال المحقق:	متفق علیہ		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے:

۱۔ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ صلاۃ قائم کرنا۔

۳۔ زکاۃ ادا کرنا۔

۴۔ حج کرنا۔

۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۰
قال الالبانی:	متفق علیہ		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۳۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۴۹۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۱۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۷۳۴۴)	جلد ۶	صفحہ ۱۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۶

صلاۃ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ یہ ان ارکان میں سے ہے جن پر اسلام کی عظیم الشان عمارت قائم ہے۔

عمارت چاہے جس شان وشوکت کی ہو اس کا انحصار اس کی بنیاد پر ہے اگر بنیاد کمزور ہو جائے تو عمارت کا قائم ودائم رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسلام کا قصرِ رفیع جن ستونوں پر ایستادہ ہے ان میں ایک صلاۃ ہے تو جس نے صلاۃ کو ضائع کر دیا گویا اس نے اسلام کو ضائع کر دیا اور جس نے اس صلاۃ کو قائم رکھا اس نے اپنے دین وایمان کو قائم رکھا۔

قرآن پاک اور احادیثِ مقدسہ میں صلاۃ کے ساتھ اقامۃ کا لفظ آیا ہے تو آیئے اس لفظ پر غور کریں۔

علامہ سمین حلبی لکھتے ہیں:

يُقِيمونَ الصَّلاةَ اَى يُداوِمُونَ على فِعلِهَا وَيُحافِظُونَ عَلَيها وَقِيلَ مَعناهُ يُؤَدُّونَهَا مُقَوَّمَةَ الاركَان وَالسُنَنِ غيرَ مُخلِّينَ بِشَيءٍ مِّنهَا مِن اَقَامَ الْاَمْرَ اِذَا اَتَى بِهِ عَلٰى اكمَلِ هَيئَاتِهِ [1]

يُقِيمونَ الصَّلاةَ کا معنی ہے وہ صلاۃ کی ادائیگی پر مداومت اور اس پر محافظت کرتے ہیں۔

يُقِيمونَ الصَّلاةَ کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا صلاۃ کے ارکان اور اس کی سنتوں میں کسی قسم کی کوتاہی کیے بغیر انتہائی درست طریقے سے ادا کرتے ہیں اور یہ '' اَقَامَ الْاَمْرَ '' سے ماخوذ ہے یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی کام مکمل ہیئت سے کرے۔

---

(۱) عمدۃ الحفاظ ۳/۴۱۳ عالم الکتب، بیروت ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۳ء

گناہوں کا کفارہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ ، وَالْجُمُعَةِ اِلٰی الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ'' مَابَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبْتَ الْکَبَائِرَ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۳) جلد ۵	صفحہ ۲۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم	
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳) جلد ۱	صفحہ ۲۶۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۴) جلد ۱	صفحہ ۴۱۸
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح	
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۴۴۴۹) جلد ۲	صفحہ ۴۵۶
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۲۰۷۵۸) جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۵
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۳۱۴) جلد ۱	صفحہ ۱۶۲
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۸۱۴) جلد ۳	صفحہ ۱۵۸
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۴۵) جلد ۲	صفحہ ۱۷۷
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح	
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۷۰)	صفحہ ۳۲۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۸۶) جلد ۲	صفحہ ۱۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح	

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صلواتِ خمس (پانچ نمازیں) اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہین جب تک وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔

-☆-

صلوٰۃ اس درجہ نور و برکت والی ہے کہ کبائر کے علاوہ جتنے گناہ سرزد ہوں اس صلاۃ کے ادائیگی سے وہ معاف ہوجاتے ہیں۔

نیکی اور بدی کی جنگ جاری ہے اور انسان ان کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ شیطان اپنا پورا زور صرف کرتا ہے کہ انسان بدی کی دلدل میں پھنستا چلا جائے لیکن رحمان کے رحمت کا تقاضا ہے کہ انسان نیکی کی خوشبو سے ہمیشہ معطر رہے۔ بندہ جب بھی صلاۃ ادا کرتا ہے۔ ربّ تعالیٰ کی بارگاہِ کریمانہ میں سجدہ ریز ہوجاتا ہے تو رحمان کی رحمت اسے فوراً شیطانی دلدل

صحیح سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۸۹۷) جلد۱ صفحہ۳۲۲
قال الالبانی: صحیح
تحفۃ الاشراف — رقم الحدیث (۱۴۰۳۸) جلد۱۰ صفحہ۲۳۱
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۰۲۳۴) جلد۹ صفحہ۴۳۶
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

سے نکال کر پاک وصاف کر دیتی ہے ار جو فرزند آدم عبادت کا خوگر ہوا سے یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ رحمان کے رحمت اسے اپنے حصار میں لیئے ہوئے ہے اور یہی رحمتیں قبر کی دیواروں تک اس کے ایمان کی نگران ہوں گی۔

صوم نصفِ صبر

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ قَالَ : عَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ یَدِیْ اَوْفِیْ یَدِہٖ

اَلتَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ ، وَالْحَمْدُ یَمْلَأُ ہٗ وَالتَّکْبِیْرُ یَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ.

ترجمۃ الحدیث:

بنی سُلیم کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ہاتھ میں یا اپنے ہاتھ میں شمار فرمایا:

تسبیح نصف میزان ہے۔ الحمد میزان کو بھرتا ہے اور تکبیر بھر دیتی ہے سماء وارض کے درمیان جو کچھ ہے اور روزہ نصفِ صبر ہے اور طہور نصف ایمان ہے۔

-☆-

الطہور نصف الایمان

وضو نصف ایمان ہے۔

ایمان کا انحصار صلاۃ پر ہے۔

''اَلصَّلَاۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ ''

صلاۃ دین کا ستون ہے ا۔اس پر واضح دلالت کرتا ہے۔

اب دو چیزیں نظر آتی ہیں:

ا۔ صلاۃ -اصل مقصد

ب۔ وضو -اس کے بغیر صلاۃ نہیں اس وجہ سے وضو کو شطر ایمان کہا گیا ہے۔

۲۔ ایمان کامل اس شخص کا ایمان ہے جو ہر قسم کی معصیت و نافرمانی سے محدوظ ہو۔

ا۔ معصیت صغیرہ

ب۔ معصیت کبیرہ

وضو کرنے سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس لئے وضو کو نصف ایمان قرار دیا گیا ۔

۳۔ کامل الایمان وہ ہے جو گناہوں سے پاک ہو اور وہ نیکیوں سے آراستہ ہو وضو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور صلاۃ نیکیوں سے آراستہ کرتی ہے اس لئے وضو کو شطر الایمان (نصف ایمان) کہا گیا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ جب اجز وثواب سے نوازتا ہے تو اس کی عطا کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ عطاء عام

ب۔ عطاء خاص

اللہ تعالیٰ کی وہ عطا جو ہر ایک کو بلا تخصیص ملے اسے عطاء عام کہتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ

کا وہ کرم جو خاص بندوں کو ان کے اخلاص وللّٰہیت کی بنا پر دیتا ہے اسے عطاء خاص کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر وضو کرنے والے کو بھی اجر دیتا ہے۔ یہ اس کا کرم بلا تخصیص ہے لیکن کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو اس اخلاص للّٰہیت سے وضو کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اجر وثواب اس ودرجہ بڑھا دیتا ہے اور اس کے کرم کو کوئی روک نہیں سکتا جیسے اللہ تعالیٰ کسی کو ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں اور جسی کو ایک کے بدلے ستر اور کسی کو ایک کے بدلے سات سو دیتا ہے اور اپنے چاص بندوں کے بارے میں فرماتا:

وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ

اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے اجز وثواب سات سو گنا سے بڑھا دیتا ہے اور اس کی کوئی حد مقرر نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ:

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنا ایک مومن کا امتیاز ہے اس کا شکر کرنا ایمان کی حلاوت ہے تو یہ الحمد للہ بظاہر تو ایک مختصر جملہ ہے لیکن کریم اللہ جب اس پر اجز وثواب عطا فرماتا ہے تو اس سے اعمال تو لنے والا میزان بھر جاتا ہے جس کا اعمال نامہ نیکیوں سے بھرپور ہو وہ بڑا سعید ہے اس لئے اہل ایمان کی زبانیں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں مگن رہتی ہیں اور جب تک وہ اس خالق ومالک کی تعریف وتوصیف نہ کرلیں انہیں چین نصیب نہیں ہوتا وجہ واضح ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءُ الْمِيْزَان.

اَلتَّكْبِيْرَ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ:

سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنا آسمانوں اور زمین کو بھر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات وحدہ لاشریک ہر کجی سے منزہ ہے اوراس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں جب مومن سبحان اللہ کہتا ہے تو دل و جان سے خدائے بزرگ و برتر کو ہر قسم کے عیوب و نقائص سے مُبّرا سمجھتا ہے یہ سمجھنا ہی انسان کو شرک جیسے قبیح وصف سے بچائے رکھتا ہے اور

اللہ اکبر، اللہ کی عظمت و کبریائی کا اظہار ہے دنیا میں بڑے بڑے صاحبان اقتدار علم وعقل ہوئے لیکن وہ سب اللہ کی عطاوکرم سے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اس کی عظمت وکبریائی کے سامنے کُل جہاں سرنگوں ہیں بندۂ مومن جب اللہ تعالیٰ کو اکبر تسلیم کرتا یہ اوراس کا بر ملا اظہار کرتا ہے تو اس کی اپنی ذات ریاکاری ودکھلاوے کے عیوب سے پاک ہو جاتی ہے اس لئے یہ دو کلمات اتنے خیرات و برکات سے معمور ہیں کہ ان کے ادا کرنے والے کے لئے اتنا اجز وثواب ہوتا ہے جس سے آسمان وزمین بھر جاتے ہیں۔

دخول جنت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ حَجَّۃِ الوِدَاعِ فَقَالَ:

اِتَّقُوْا اللّٰہَ وَصَلُّوا خَمْسَکُمْ، وَصُوْمُوْا شَھْرَکُمْ، وَاَدُّوْا زَکَاۃَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوا اِذَا اَمَرَکُمْ تَدْخُلُوا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۰۶۱) جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح
المعجم الکبیر الطبرانی	رقم الحدیث (۷۶۶۴) جلد ۸ صفحہ ۱۸۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۴۷۶) جلد ۲ صفحہ ۷
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ویخرجاہ
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۱۶) جلد ۲ صفحہ ۵۱۶
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۵۶۳) جلد ۱۰ صفحہ ۴۲۶
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ قوی علی شرط مسلم

کوسنا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا:

اپنے ربّ کے عبادت کرو۔ پانچ وقت کی صلاۃ جو تم پر فرض ہے ادا کرو، اپنے ماہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکاۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کی اطاعت کرو تو اپنے ربّ کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

-☆-

جنت اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے دائمی انعامات کی جگہ ہے۔ یہ وہ عزت والا مقام ہے جہاں تمام روئے زمین کے اولین وآخرین نیک لوگ جمع ہوں گے اور ابدالا باد تک وہیں قیام کریں گے۔

اس ارفع واعلیٰ مقام کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے تو جن اعمال سے اللہ تعالیٰ راضی ہو کر یہ نور بھری سعادت عطا کرتا ہے ان اعمال میں سرفہرست صلاۃ (نماز) ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو صلاۃ کی بروقت ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاه سيّد المرسلين صلّى اللّٰه عليه و آلهٖ وسلم .

اطيعوا اذا امركم کی جگہ بعض کتب میں اطيعو اذا امركم کے لفظ ہیں تو اس وقت مفہوم ہوگا اپنے حکمران کے اس حکم کی اطاعت کرو جو قرآن وسنت کے مطابق ہو۔

زمرہ صدیقین وشہداء میں

عَنْ عَمْرِ و بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَ رَجُل'' اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَرَاَيْتَ اِنْ شَهِدْتُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَاَدَّيْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهٗ، فَمِمَّنْ اَنَا ؟ قَالَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک آدمی حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی

یارسول اللہ!

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۵۲۲) جلد۱ صفحہ۳۱۱

قال المحقق: صحیح

مجمع الزوائد جلد۱ صفحہ۵۱

قال الھیثمی: رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح

خلا شیخی البزار وأرجو إسنادہ انہ إسناد حسن أو صحیح

صحیح ابن خزیمۃ رقم الحدیث (۲۲۱۲) جلد۳ صفحہ۳۴۰

قال الدکتور محمد مصطفیٰ الاعظمی/اسنادہ صحیح

اگر میں گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں صلوات خمس (پانچ نمازیں) ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں اور رمضان المبارک کی راتوں کو قیام کروں تو یارسول اللہ!

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خیال میں میں کن لوگوں میں ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صدیقین اور شہداء میں سے۔

-☆-

مقام صدیقیت ایک بلند و برتر مقام ہے اور یہ مقام فیضان نبوت سے لبریز ہے اس مقام پر ازلی سعادت مند ہی فائز ہوا کرتے ہیں۔ اس مقام سے انہیں افراد کو حصہ ملا کرتا ہے جو شریعت مطہرہ پر دل و جان سے کاربند ہوکرتے ہیں بلکہ اوامر شریعت پر عمل ان کی طبیعت ثانیہ بن جایا کرتی ہے۔ عام آدمی کی زندگی سانس کے بغیر نہیں سانس رک گیا تو ہو موت کی وادی میں چلا جاتا ہے گویا حیات سانس کے آنے جانے کا نام ہے لیکن صدیقین کے لئے شریعت مطہرہ کی پابندی صلاۃ وصوم کی پاسداری بمنزلہ سانس بن جاتی وہ ہر حالت میں عبادت الٰہی کے مقام سمجھتے ہیں اور انہیں ظاہری سانس کے بند ہونے کا فکر نہیں ہوتا بلکہ انہیں فکر ہے تو فکر بندگی ہے وہ ہمہ وقت عبادت الٰہی کے نشہ میں مخمور رہتے ہیں اور کسی لمحہ بھی عابد و معبود کے رشتہ کو ٹوٹنے نہیں دیتے۔

وہ مرد حق آگاہ جو صوم وصلاۃ کی پابندی کرے اور ہر وقت اس کا دھیان خالق و مالک کی طرف ہو اور صلاۃ کے کیف سے یوں مست ہو کہ جیسے ہی اذان کی آواز اس کے کانوں سے

ٹکرائے دنیا کی ہر چیز سے بے خبر ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کے لئے بے تاب ہو جائے تو ایسے خوش بخت افراد کو اگر اللہ تعالیٰ مراتب رفیعہ پر فائز فرمادے تو یہ اس خالق و مالک کا کرم و عطا ہے۔

نارِ جہنم سے ڈھال

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ سَلَّمَ يَقُوْلُ : اَلصِّيَامُ جُنَّة''، وَحِصْن'' حَصِيْن'' مِنَ النَّارِ

ترجمة الحديث :

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشادفرمارہے تھے:

روزہ ڈھال ہےاور مضبوط قلعہ ہے آگ سے۔

مسند الامام احمد ۲/۴۰۲

شعیب الایمان ۷/۱۷۲

عَنْ جَابِرٍ-رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ- عَنْ نَبِیِّ اللّٰہِ- صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ" یَسْتَجِنُّ بِھَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

روزہ ڈھال ہے جس سے بندہ آگ سے محفوظ رہتا ہے۔

صحیح الترغیب (۹۸۱) ۵۷۸/۱
قال الالبانی: حسن لغیرہ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ لُعَاصِ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ" مِنَ النَّارِ کَجُنَّةِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْقِتَالِ قَالَ ، وَصِیَام" حَسَن" صِیَامُ ثَلاَثَةِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ.

ترجمة الحديث :

- حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

روزہ آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی کی ڈھال ہو جنگ میں فرمایا:

صیام حَسن ، ہر ماہ تین دن کے روزہ رکھنا ہے۔

-☆-

انسان جب اپنے دشمن سے نبرد آزما ہو تو اس وقت اسے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ایک ایسا اسلحہ جس سے دشمن پر بھر پور وار کر سکے وہ اسلحہ حالات کے مطابق ہوا کرتا ہے وہ اسلحہ کارآمد بھی ہو اور انسان کو اس اسلحہ کے استعمال کا طریقہ بھی بخوبی علم ہو۔ اگر وہ اسلحہ استعمال

ابن خزیمۃ ۱۸۹۱/۳

کے طریقوں سے ناواقف ہے تو دشمن کو شکست نہیں دے سکتا۔

میدان جنگ میں دوسری اہم چیز دفاعی نظام ہے اگر انسان کا دفاعی نظام کمزور ہو تو اس کا دشمن کسی وقت بھی اسے نقصان پہنچا سکتا ہے اگر بچاؤ کا سامان موجود نہیں تو انسانی زندگی خطرے میں ہے اور کسی وقت بھی اس کی حیات کا چراغ گل ہو سکتا ہے۔

اہل ایمان کی شیطان سے ازلی دشمنی ہے وہ ہر وقت مردِ مومن کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے اس کی چالیں بڑی باریک اس کا وار بڑا پر پیچ اس کا وار اتنا اچانک اور تیز ہوتا ہے کہ سنبھلنے کا موقع بہت کم ملتا ہے۔ جس مومن کے پاس اسلحہ ہو اور اس کا دفاعی نظام مضبوط ہو تو اس پر شیطان کا حملہ بے اثر ہوتا ہے بلکہ ایسے آدمی سے شیطان کوسوں دور بھاگتا ہے۔

حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی اس حقیقت کو کتنے عمدہ پیرائے میں واضح کرتا ہے۔

یَا عُمَرُ مَاسَلَکْتَ فَجًا اِلَّا سَلَکَ الشَّیْطٰنُ فَجًا غَیْرَکَ.

اے عمر تم جس راستہ سے گزرتے ہو شیطان وہ راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ سے گزرتا ہے۔

ایک بندہ مومن کا اسلحہ ذکر الٰہی ہے زبان قلب وقالب سے ذکر الٰہی کرنے والا خالی ہاتھ نہیں ہوتا بلکہ تائید الٰہی اس کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ ذکر الٰہی کے ساتھ حضور سیّد الرسل صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد بھی بہترین اسلحہ ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ.

اے اللہ! میرے ثناخواں حسان بن ثابت کا مددگار جبریل امین کو بنادے تو جس کی مدد کرنے والا نوریوں کا سردار جبریل امین علیہ السلام ہو اس پر حملہ کے جرأت کون کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا اس کے اوامر بجالانا بھی اس کی یاد ہے اسی طرح حضور سیّد العالمین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنا اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو حرزِ جاں بنانا آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد ہے تو اللہ تعالیٰ کے اوامر بجالانے والا اور اس کے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر عمل پیرا ہونے والا دشمن کی چالوں اور اس کے حملوں سے محفوظ رہا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ تائیدِ الٰہی سے اس درجہ آراستہ ہے کہ اس کے ازلی دشمن شیطان کو اس پر حملہ کی جرأت نہیں ہوتی۔ ابلیس اور اس کی ذریت ذکر الٰہی میں مستغرق اور سنت نبویہ سے آراستہ مردِ مومن سے دور بہت دور بھاگتی ہے۔

اللّٰھُمَّ احفظنا من مکر ابلیس و کید ذریته ببرکة اسمائک الحسنٰی.

یہ تو مردِ مومن کا اسلحہ تھا اب رہ گیا اس کا دفاعی نظام تو سنیے۔

اوامر الٰہی میں سے صوم، روزہ بندے کا پورا پورا دفاع کرتا ہے۔ یہ روزہ شیطان کے حملہ سے بچاتا ہے بلکہ یہ روزہ قیامت کے دن آتش جہنم کے سامنے بھی ڈھال کا کام دیگا۔ بندہ اور عذاب الٰہی کے درمیان دیوار بن کر حائل ہوگا۔ جو مردِ مومن جس اخلاص سے روزہ رکھے گا۔ قیامت کے دن اسی کے مطابق اس کی ڈھال مضبوط و مستحکم ہوگی۔ جہنم ہزار شعلے برساتا رہے لاکھ بار چنگھاڑتا رہے روزہ دار تک اس کی رسائی نہیں کیونکہ یہی روزہ ڈھال بن چکا ہے جہنم کو روزہ دار کے نزدیک نہیں آنے دیگا۔

اے اہل ایمان! یہ روزہ بڑی مضبوط ڈھال ہے یہ کسی باطل قوت والے سے نہیں ٹوٹ سکتی اسے جہنم کے شعلے بھی نہیں توڑ سکتے۔ یہ روزہ اتنا طاقت ور دفاعی نظام ہے کہ کسی غیر کے لئے ناممکن ہے کہ اسے توڑ کر روزہ دار تک پہنچ جائے یہ خدادار دفاعی نظام ہے یہ پروردگار کا عطیہ ہے اسے کوئی بھی دشمن نہیں توڑ سکتا۔

اے روزہ رکھنے والے مرد مومن! یہ ڈھال کسی اور سے تو نہیں ٹوٹ سکتی لیکن یہ خیال رکھنا کہ اسے کہیں خود اپنے ہاتھوں سے نہ توڑ دینا۔ جو انسان اپنا نقصان خود کرے اس کا بھلا کون کرے۔ جو آدمی اپنا دفاعی نظام اپنے ہاتھوں سے تباہ کرے پھر اس کو کون بچائے۔

روزہ لا مِثْلَ لَہٗ

عن ابی امامة الباھلی - رضی اللّٰہ عنه - أنه سأل رسول اللّٰہ - صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم - ای العمل افضل ؟ قال

علیک با لصوم فا نه لا عِدْلَ له.

ترجمة الحدیث :

حضرت ابوامامہ الباھلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا:

کونسا عمل افضل ہے؟ تو حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب فرمایا:

روزہ کولازم پکڑو کیونکہ اس کے مثل کوئی بھی نہیں۔

-☆-

ہر عبادت میں کچھ ایسی خصوصیات ہیں جن کی بنا پر وہ دوسری عبادات سے ممتاز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر بندگی اس کے قرب کا ذریعہ بنتی ہے۔ عبادت سے شادکام رہنے والا اللہ تعالیٰ کی عنایات کا مستحق ہوا کرتا ہے۔

النسائی ۴/۱۶۵

ابن خزیمہ ۳/ ۱۸۹۳

الصحیحہ / ۱۹۳۷

روزہ وہ عبادت ہے جس سے نفس کے سرکش گھوڑے کے منہ میں لگامیں ڈالی جاتی ہیں۔جس سے اس کی سرکشی ماند پڑتی ہے اس کی قوت میں کمی آتی ہے۔اللہ تعالیٰ کی بندگی کی نیت سے صبح سے لیکر شام تک بھوکا رہنا یہ نفس پر بڑا اشتاق گزرتا ہے۔جس سے نفس کی طغیانی کے سامنے بند باندھا جاتا ہے اوراسی عبادت سے روح میں قوت وتوانائی پیدا ہوتی ہے۔روح اور نفس ایک دوسرے کی ضد ہیں۔روح میں اگر قوت وطاقت ہوتو انسان قرب الٰہی کی دولت سے سرفراز ہوتا ہے اور اگر نفس میں قوت وطاقت آجائے تو انسان اللہ تعالیٰ سے مزید درو ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ شیطان کے قرب کی صورت میں ہوتا ہے اور شیطان کا قرب انسان کو انسانیت کے مرتبے سے گرا کر بہت پستی میں لے جاتا ہے۔رضائے الٰہی کے لئے مسلسل روزہ رکھنے سے نفس کی قوت سلب ہو جاتی ہے اور روح قوتِ ربانی کا منبع بن جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات سے لبریز ہو جاتی ہے۔

جب روح میں قوت وطاقت ہوگی تو وہ مردمومن اللہ تعالیٰ کی ہر بندگی وعبادت سے محبت کرے گا۔صلوات (نمازوں) کا گرویدہ ہوگا جب تک وہ سر بندگی نہ جھکالے اسے چین نہیں ملے گا۔صدقہ وخیرات کی طرف مائل ہوگا کیونکہ اس کا نفس اس کے تابع ہے اس کے اندر کی بدی کی قوت مسلوب ہے اور نیکی کی قوت میں مزید توانائی ہے اس لئے اللہ کی راہ میں دولت تقسیم کرتے اسے کسی قسم کی پریشانی نہ ہوگی بلکہ یک گونہ فرحت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے مال کو قربان کرنے سے چین نصیب ہوگا۔

روزہ رکھنے والا مردسعید روح کی لطافت سے یوں بہرہ ور ہوتا ہے کہ اللہ ذوالجلال کی محبت اس کے دم میں بسیرا کر لیتی ہے۔جب اس کا دل محبتِ الٰہی سے لبریز ہو جاتا ہے تو پھر

اسے یہ عارضی جہاں اور اسکی رنگینیاں اپنی طرف مائل نہیں کرسکتیں بلکہ اللہ کی محبت کے سبب اس کے کلام، قرآن کریم سے یوں پیار کرتا ہے کہ صبح وشام اس کی تلاوت کرتا ہے۔ نماز کی رکعتوں میں اس کی تلاوت کے مزے لیتا ہے وہ اللہ الکریم سے ہمکلام ہوتا ہے اور کلامِ الٰہی کی حلاوت اس کے رگ وریشہ میں سرایت کر جاتی ہے۔

الغرض رضائے الٰہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر روزہ رکھنے سے نفس کی قوت مَسلوب ہو جاتی ہے، بدی سے نفرت ہوتی ہے۔ اللہ ذوالجلال کی نافرمانی کے تصور سے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور روح میں قوت وتوانائی آتی ہے۔ اللہ کی فرمانبرداری طبیت کا جزو بن جاتی ہے۔ نیکی سے رغبت یوں ہو جاتی ہے کہ جب تک نیکی کر نہ لی جائے اطمینان نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد اس روزہ دار کو دیگر افراد سے ممتاز کر دیتی ہے۔

اے ارحم الراحمین! اے ربّ العالمین! ہم عاجز وناتواں تیری بارگارہ میں التجاء کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی بندگی کا کیف عطا فرما، اپنے ذکر کی قوت نصیب فرما، اپنی یاد میں مگن رہنے کی توفیق عطا فرما، اپنے پاکِ کلام قرآن کریم سے محبت عطا فرما۔ اے مالک ارض وسماء یہ صرف تیری اعانت ودستگیری سے ہوگا۔

انک علٰی کل شیئی قدیر.

بدعت

عن حسان قال :

مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِیْ دِیْنِهِمْ اِلاَّ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لا یُعِیْدُهَا اِلَیْهِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ .

حضرت حسان (ابن عطیہ) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جن قوم نے اپنے دین میں بدعت اختیار کی تو اللہ تعالیٰ ان کی سنت اس کے مثل اٹھالیتا ہے پھر اس سنت کو ان میں قیامت تک نہیں لوٹاتا۔

......☆......

حق و باطل اور نور وظلمت کا اجتماع محال ہے جہاں حق کا اجالا ہو وہاں سے باطل کے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں جہاں حق کا سویرا ہو وہاں باطل کی ظلمات کا کیا کام اس طرح سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور وہ نور ہے جو قلوب کو جلا بخشتا ہے اس سے انسانیت کے تن

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۸)	جلد۱	صفحہ۱۰۰
المسند الدارمی	رقم الحدیث (۹۹)	جلد۱	صفحہ۲۳۱
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
شرح اعتقاد	رقم الحدیث (۱۲۹)	جلد۱	صفحہ۱۰۴
حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۷۸۴۱)	جلد۶	صفحہ۷۴

مردہ میں جان آتی ہے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں بدعت کا کیا کام بدعت سنت کے مزاحم ہوا کرتی ہے۔ یہ اضداد میں سے ہیں جہاں سنت ہو وہاں بدعت نہیں ٹھہرتی اور جہاں بدعت آ جائے وہاں سے سنت بھی کوچ کر جاتی۔ حضرت حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو قوم سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لگاؤ چھوڑ دے، سنت پر عمل کو ترک کر دے بلکہ بدعت کی دلدادہ بن جائے کہ اسے اختیار کر کے ہی دم لے تو اللہ القادر اس قوم سے اس کی مثل سنت کو رخصت کر دیتا ہے سنت نور وضیاء کا نام ہے جب لوگ نور وضیاء کی بجائے ظلمت وتاریکی سے محبت کریں اور اسے نور پر ترجیح دیں تو خالق و مالک جل جلالہ اس قوم سے نور سنت کو لے جاتا ہے پھر وہ نور قیامت تک اس قوم میں واپس نہیں آتا۔

بدعت سنت سے متصادم ہے بدعت ہوتی ہی وہ ہے جو رافع سنت ہو اس ارشاد گرامی سے بھی واضح ہوا کہ بدعت آنے سے سنت اٹھائی جاتی ہے تو بدعت وہی عمل و اعتقاد ہے جس کے آنے سے سنت ختم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے:

بدعت سے نفرت اور روگردانی، بدعت سے کنارہ کش ہونے کی توفیق ارزانی عطا فرمائے۔

بدعة : ای مزاحمة لسنة

(مرقاة............)

بعض شجر سایہ دار کو جب اس کی جگہ سے اکھیڑ دیا جائے تو پھر ہزار کوشش کر لیجئے وہ تناور درخت وہاں دوبارہ پیوست نہیں ہوتا اگر اسے وہاں کھڑا کریں گے بھی تو اس میں وہ توانائی و جاذبیت نظر نہیں آئے گی۔

سنت اللہ تعالی کا خصوصی عطیہ ہے یہ جب کسی قوم میں درخت سایہ دار بنتا ہے تو اس کی چھاؤں میں پوری قوم کو اپنی برکات سے معمور رکھتا ہے۔ اگر وہ قوم اس درخت کی قدر نہ کرے بلکہ اسے جڑ سے اکھیڑ دے اور اس کی جگہ بدعت کو ترجیح دے تو جب یہ درخت اس قوم کے لئے سایہ دار نہ رہیگا۔ یہ تو اپنی جڑ سے اکھڑ گیا اس کے تن سے جان نکل گئی اور اس کی جگہ کسی بے ہنگم چیز کو نصب کر دیا جو اس کے وجود کو برداشت نہ کرے تو اب وہ درخت دوبارہ وہاں کیسے آ سکتا ہے۔ بدعت اختیار کرنے والی قوم جان لے کہ اس نے بہت سے شجر سنت کو اس کی جڑ سی اکھیڑ دیا ہے۔ کیونکہ بدعت کہتے ہی اسے ہیں جو سنت کو مٹا دے۔ سنت سے متصادم ہو جز سنت کی جگہ خود لے لے اب وہاں سنت کیسے آئے گی بلکہ اللہ ذوالجلال قیامت تک اس قوم کو سنت سے محروم رکھے گا۔

علامہ ابن الاثیر الجزری فرماتے ہیں:

البدعة : ما خالف اصول الشريعة ولم يوافق السنة [1]

بدعت وہ ہے جو اصول شریعت کے مخالف ہو اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موافق نہ ہو۔

ابوعثمان الجزری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

---

(۱) النھایہ ۱/ ۶۷

من امر السنة على نفسه قولاً وفعلاً نطق با لحكمه و من امر الهوىٰ على نفسه نطق بالبدعة .

جس نے سنتِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی جان پر حکمران بنایا قول وفعل میں تو وہ حکمت سے بولا اور جس نے اپنے نفس پر خواہشات کو حکمران بنایا تو وہ بدعت سے بولا۔

چمکتے موتی

عَنْ اَبِی رُقَیَّۃَ تَمِیْمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قُلْنَا: لِمَنْ قَالَ: لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸۸۴)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۰۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۴۱۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۱
قال المحقق:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۰۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۱۶۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۵۵۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۵۷۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۳۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۲۶۱-۱۲۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۲
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۸۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۶۹
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۹۴۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابو رقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین خلوص کا نام ہے۔ ہم نے عرض کی کس کیلئے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عزت وجلال والے اللہ کیلئے، اس کی کتاب کیلئے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے اور مسلمین کے اماموں کیلئے اور مسلمین کی عوام کیلئے۔

-☆-

اَلنَّصِیْحَةُ نَصَحَ سے مشتق ہے نَصَحَ کا معنی ملاحظہ ہو:

نَصَحَ - نُصْحاً اَلشَّیْئُ خَلُصَ : صَفَا (المنجد)

نَصَحَ - نُصْحاً کا معنی ہے کسی چیز کا خالص ہونا - صاف ہونا

صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۴۹۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۲۰۳)	جلد ۷	صفحہ ۱۶۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۲۰۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۶۲
قال الالبانی:	صحیح		

اَلدِّیْنُ اَلنَّصِیْحَةُ۔ دین اخلاص کا نام ہے یعنی دل کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک وصاف کرنے کا نام ہے۔

عرض کی گئی یا رسول اللہ کس کیلئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

لِلّٰہِ :

دین اللہ تعالیٰ کیلئے دل کے پاک وصاف کرنے کا نام ہے۔ بندہ کا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان کامل ہو اس میں کسی قسم کا تردد وشبہ نہ ہو یہ ایمان ہر قسم کی کجی وکمی سے پاک ہو شیطان کی وسوسہ اندازی اس ایمان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد" اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ کُفُواً اَحَد".

کی جب تلاوت کی تو پھر دل وجان سے اس وحدہ لاشریک کی وحدانیت کا اقرار کیا اس کے صمد ہونے کا اعلان کیا اور دل کی گہرائیوں سے تسلیم کیا کہ ساری کائنات اللہ الواحد کی محتاج ہے اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس بھری کائنات میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں بلکہ تمام اس کے عبد ہیں۔

اللہ کی عبادت کرتے وقت نیت بھی پاک وصاف ہو اس نیت میں کسی قسم کا دکھلاوا نہ ہو ریا کاری کی آمیزش سے بندہ مومن کے سجدے پاک وصاف ہوں وہ ذکر الٰہی بھی کرے تو وہ خالص اللہ وحدہ لاشریک کیلئے کرے۔

لِکِتَابِہٖ:

دل بغیر کسی آمیزش کے قرآن کریم کو وحی الٰہی تسلیم کرے یہ ایمان یہ ایقان رسمی نہ

ہو بلکہ حقیقی ایمان ہو قرآن کریم کے منزل من اللہ ہونے میں کسی قسم کا تردد و شبہ نہ ہو۔

قرآن کریم کی تلاوت یوں کی جائے کہ دل جو پہلے پاک صاف ہے انوار ربانیہ کا مھبط بن جائے کلام الٰہی کی تاثیر دل سے گزر کر تمام جسم میں سرایت کر جائے ایسی تلاوت کہ سبحان اللہ! قدسی بھی سلامی کیلئے حاضر ہوں۔

قرآن کریم میں جو کچھ ہے اس پر عمل کیا جائے اس کے کسی حکم کو نظر انداز نہ کیا جائے۔
قرآن کریم جو رشد و ہدایت کی آخری نازل شدہ کتاب ہے پر پورے اعتماد سے عمل کی سعی کی جائے اور اس میں کسی قسم کی کمی و کوتاہی روا نہ رکھی جائے۔

لِرَسُوْلِهٖ :

بندہ مومن حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا سچا رسول مانے دل و جان سے آپکی نبوت کا اقرار کرے اس اقرار نبوت میں کسی قسم کا شائبہ نہ ہو۔
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کیا جائے اس بات پر دل و جان سے ایمان ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں اور آپ کے بعد نبوت رسالت کا سلسلہ بند ہے اور آپ کے بعد ہر مدعی نبوت کاذب اور سزاوار جہنم ہے۔
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سید الخلق تسلیم کیا جائے کائنات ارضی وسماوی میں کوئی بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پلہ نہیں بلکہ جملہ کمالات اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہیں اور یہ خدا کے عطا فرمودہ ہیں جس کو جو بھی کمال وخوبی ملتی ہے وہ بارگاہ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتی ہے۔
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کیا جائے سنت مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوں گرویدہ ہوا جائے کہ سنت کے نور کے بغیر کچھ نظر ہی نہ آئے صبح سے لیکر شام تک بلکہ رات تک بستر پر دراز ہوتے تک ہر لمحہ ہر گھڑی سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شریعت مطہرہ کے حسین احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ :

حکومت کرنا آسان کام نہیں۔اس راہ میں بڑی بڑی رکاوٹیں ہوتی ہیں تمام رعایا کا خیال رکھنا یہ دل گردے کا کام ہے۔جو شخص مسند اقتدار پر بیٹھ گیا اب اہل اسلام کا فرض ہے کہ اس کے لیئے مشکلات پیدا نہ کریں بلکہ اس کی خیر خواہی کریں کوئی ایسا عمل یا تحریک نہ ہو جو فتنہ وفساد کا موجب بنے۔اپنے گھر کو فساد کی آگ کی نذر کر دینا کہاں کی دانشمندی ہے۔اگر حکمران ایسے کام کرنے لگے جو اسلامی مزاج سے مطابقت نہ رکھتے ہوں تو ایسے حکمران کو احسن طریقے سے سمجھایا جائے اور اسے حکمت سے راہ راست بتایا جائے اگر وہ حکمران بالکل ہی غلط سمت چلنا شروع کر دے تو اس کیلئے بھی ہمارے ہاں فرمان رسول موجود ہے:

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَراً فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذَالِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَان.

اگر حکمران صحیح سمت جارہا ہو تو اس کی حکومت کی بھلائی اور بہتری کیلئے اللہ الکریم کی بارگاہ میں دعا کرنی چاہیئے۔

عَامَّتِهِمْ:

عام مسلمین کیلئے اپنے دل کو پاک وصاف رکھے۔مسلمین کی بھلائی کیلئے اللہ کے حضور

دست بدعا رہے اپنے دل کو ان کیلئے ہر قسم کی آلائشوں سے محفوظ رکھے بڑوں کا ادب کرے اور چھوٹوں سے شفقت و پیار سے پیش آئے۔

مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیرَنَا وَلَمْ یُؤَقِّرْ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا.

جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی عزت وتوقیر نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

راہ چلتے آدمی کو السلام علیکم کہے اور اگر کوئی مسلمان السلام علیکم کہنے میں پہل کر گیا تو جواباً وعلیکم السلام کہے اس سے باہمی محبت والفت میں اضافہ ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰی تَحَابُّوا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ "اَفْشُوْا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۳)	جلد۱	صفحہ۱۰۶
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۱۹۳)	جلد۲	صفحہ۷۷۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۱۹۳)	جلد۳	صفحہ۲۷۴
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۶۸)	جلد۱	صفحہ۶۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۶۸)	جلد۱	صفحہ۹۱
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۷)	جلد۱	صفحہ۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۷۷)	جلد۳	صفحہ۲۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمزی	رقم الحدیث (۲۶۸۸)	جلد۵	صفحہ۵۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۶)	جلد۱	صفحہ۴۷۱
قال الارنووط:	اسنادہ قوی		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۳۰۰)	جلد۱۲	صفحہ۲۵۸
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۴۶۹)	جلد۹	صفحہ۳۶۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۱۳)	جلد۹	صفحہ۳۷۸
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۴۲۸۵)	جلد۱۷	صفحہ۶۵۷
الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۰)		صفحہ۳۴۰
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۰)		صفحہ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۶۱)	جلد۹	صفحہ۹۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لے آؤ اور اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہیں جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب تم اسے کرو تو تم میں باہمی محبت پروان چڑھے؟

آپس میں السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو۔

سنن ابن ماجہ میں یہی حدیث پاک قسم سے شروع ہوئی ہے۔

الفاظ مبارکہ ملاحظہ ہوں:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ! لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوا وَ لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ "اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ"۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات یکتا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تک تم کامل الایمان نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو۔

کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟

آپس میں السلام علیکم کا خوب تبادلہ کرو۔

-☆-

بسا اوقات معمولی سی چیز کا نتیجہ بہت بڑا نکلتا ہے زبان سے نکلا ہوا کوئی کلمہ ظاہراً

معمولی ہوتا ہے لیکن اپنے اثرات کے اعتبار سے بہت دور تک چلا جاتا ہے اسی طرح السلام علیکم کے بارے میں غور کیجئے اس کے اثرات وثمرات کہاں تک جاتے ہیں۔

السلام علیکم کہنے سے باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے ایک دوسرے سے محبت کا ایسا بیج دل میں پیوست ہو جاتا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ تناور درخت کا روپ دھار لیتا ہے اور یہی محبت کمال ایمان کی نشانی ہے۔ اھل اسلام سے جس قدر انس ہوگا اس قدر ایمان میں قوت وتوانائی ہوگی اور یہی ایمان دخول جنت کا ذریعہ ہے اور جنت اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت درحقیقت اللہ تعالی سے محبت ہے اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے والا کبھی خائب وخاسر نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کامیابی وکامرانی سے ہمکنار رہتا ہے۔ یہی وہ اسلام کی روح ہے جس سے اکثر احباب غافل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ -رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا- اَنَّ النَّبِیَّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۵۲۵)	جلد۸	صفحہ۳۴۴
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۵)	جلد۱	صفحہ۲۴۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۵)	جلد۱	صفحہ۱۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲)	جلد۱	صفحہ۸۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۷۴۲۲)	جلد۶	صفحہ۳۹
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۵۰۱)	جلد۳	صفحہ۵۱۱
قال المحقق:	رواہ البخاری فی الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۵)	جلد۱	صفحہ۴۰۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۹)	جلد۱	صفحہ۴۵۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۳)	جلد۱	صفحہ۶۷
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ (لائق بندگی) نہیں اور (حضرت) محمد -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اللہ کے رسول ہیں۔ وہ صلاۃ (نماز) قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کیں۔ تو جب وہ یہ کام کرلیں گے تو مجھ سے اپنی جانیں اور اپنے اموال بچالیں گے۔ سوائے اسلام کے حق کے لیئے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

-☆-

اللہ رب العزت نے انسانیت کی بھلائی کیلئے دین اسلام کو پسند فرمایا:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

بیشک دین تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسلام ہے۔

وَمَنْ یَبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْناً فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْآخِرَۃِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ.

جو آدمی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرے گا تو اس سے یہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دین حق کی اشاعت وترویج کیلئے انتھک کوشش کی یہاں تک کہ حجۃ الوداع کے موقع پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی نازل ہوا

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ

الاِسْلامَ دِیْناً۔

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں ہیں اور تمہارے لیئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔

یہ دین اسلام امن و عافیت کا دین ہے یہ سراپا خیر و برکت دین ہے اس کے ماننے والے اخوت و محبت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں جو جسد واحد کا روپ دھار لیتے ہیں۔ تمام انسانیت کو چاہیئے ہر ملک و خطہ کے باسیوں کو چاہیئے کہ وہ دین حق قبول کریں اتنا صاف و شفاف دین اتنا خیرات و برکات سے لبریز دین اور کونسا ہے؟ اس لیئے جملہ افراد کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ اس دین کو قبول کریں اور اپنی آخرت سنواریں۔

یہ دین حق جبر کا دین نہیں یہ کسی پر مسلط نہیں ہوتا بلکہ یہ پیار و محبت کا دین ہے رحمت و شفقت کا دین ہے لیکن اس کی رحمت و الفت کو بزدلی نہ سمجھا جائے اس دین سے اگر کوئی مطابقت نہیں رکھتا تو وہ اپنی راہ لے اس دین کے ماننے والوں کو کچھ نہ کہے لیکن اگر وہ باز نہ آئے اور اھل ایمان کو تنگ کرے اور مسلسل تنگ کرتا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ نے جو اس دین کا محافظ ہے اجازت دی ہے کہ پھر اے اھل ایمان تم بھی میدان میں نکل آ و اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر و فتح و نصرت تمہاری ہو گی۔

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْر ''.

اذن دیا گیا ہے ان (مسلمین) کو جن سے جنگ کی جاتی ہے اس بنا پر کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ تعالیٰ انکی نصرت پر پوری طرح قادر ہے۔

ہاں جو اسلام قبول کرے گا اسکا جان و مال محفوظ ہے یعنی اسلامی ریاست اپنے باسیوں

کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔

اِلّا بِحَقِّ الِاسلَامِ:

ہر مومن و مسلم کا اسلامی ریاست میں جان و مال محفوظ ہے۔حکومت اسکی حفاظت کی ذمہ داری لیتی ہے لیکن اس کا یہ مفہوم نہیں کہ مسلمان سمجھے کہ اب اسکی جان بھی محفوظ اسکا مال بھی محفوظ اس لیئے اسے اب دوسروں کا مال ہضم کرنا چاہیئے اور اسے شیر مادر سمجھ کر کھا جانا چاہیئے ۔یاد رہے اگر کوئی مسلم اسلامی ریاست میں کسی کا مال غصب کرتا ہے تو حکومت وقت اس سے مال لیکر اصل مالک کو لوٹائے گی اس طرح اگر کوئی آدمی اسلامی ریاست میں کسی دوسرے کو جان سے مار دیتا ہے تو پھر اس قاتل کی جان بھی محفوظ نہیں۔حکومت وقت اس کو قصاصاً قتل کرے گی۔الا یہ کہ مقتول کے وارث اسے معاف کر دیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ مَا نَهَیْتُکُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُکُمْ بِهٖ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَکَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ کَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸)	جلد۱	صفحہ۱۹۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح رجالہ رجال الشیخین		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۳۷)	جلد۴	صفحہ۵۰۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۹۲)	جلد۷	صفحہ۲۹۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۲۵۰۸)	جلد۴	صفحہ۱۲۹
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۸۶۱۵)	جلد۴	صفحہ۵۳۴
قال المحقق:	رواہ مسلم فی الصحیح		
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۰۳۷۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۸)	جلد۶	صفحہ۲۲۷۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۳۵۵)	جلد۱۰	صفحہ۱۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۶۱)	جلد۷	صفحہ۱۸۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا

جس چیز سے میں تمہیں روکوں اس سے رک جاؤ اور جس کے کرنے کا حکم دوں جہاں تک تمہاری استطاعت ہو بجالاؤ۔ پس ہلاک کیا ان قوموں کو جو تم سے پہلے تھیں ان کے سوالات کی کثرت نے اور انبیاء کرام صلوات اللہ وسلامہ علیھم سے ان کے اختلاف نے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۶
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۸۵۰)		جلد ۱	صفحہ ۵۳۰
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۱۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۰
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۰
قال الالبانی:	صحیح		
فتح الباری		جلد ۱۳	صفحہ ۲۶۱

اس حدیث پاک میں اھل ایمان کو درس دیا جا رہا ہے کہ جو حضور رسول اللہ فرمادیں یعنی جس کا حکم دے دیں وہ کام کر گزرو اور جس کام کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روک دیں تم رک جاؤ زیادہ سوالات نہ کیا کرو۔

بعض آدمیوں کو باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے وہ کسی بھی طور خاموش نہیں رہتے بلکہ بات سے بات نکالتے ہیں۔اس حدیث پاک میں امت کو درس دیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سوالات مت کیا کرو اس سے بسا اوقات تمہارے لیے ہی الجھن پیدا ہوگی اور تمہیں ہی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ جُرْماً مَنْ سَأَلَ عَنْ شَیْئٍ لَمْ یُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهٖ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۹)	جلد۴	صفحہ۲۲۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۵۸)	جلد۱۵	صفحہ۹۰
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۱۰)	جلد۲	صفحہ۶۱۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (		
قال الالبانی:			
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۶۲۸)	جلد۶	صفحہ۲۳۶۹
شرح مشکل الآثار		جلد۲	صفحہ۲۱۲
فتح الباری		جلد۱۳	صفحہ۲۶۴
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۱۶۵)	جلد۵	صفحہ۴۱۴
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد۱۷	صفحہ۴۹

ترجمة الحديث:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمین میں وہ مسلم بڑے جرم والا ہے جس نے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہ تھی تو اس کے پوچھنے کے سبب وہ حرام ہوگئی۔

-☆-

اب غور کیجئے ایک کام حرام نہیں تھا مسلمین اگر وہ کام کرتے تو حرام کے مرتکب نہ ہوتے لیکن کسی اس طرح پوچھا کہ اس کے پوچھنے کے سبب وہ چیز حرام کردی گئی۔ اب اس ایک آدمی کی وجہ سے سب مسلمین مشقت میں مبتلا ہوگئے۔

اس وجہ سے کثرت سوال کی ممانعت کی دی گئی۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّوَالِ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ.

صحیح البخاری رقم الحدیث (۱۴۷۷) جلدا صفحہ۴۴۱

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۸۰۶۵) جلد۱۴ صفحہ۸۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

موارد الظمان (للہیثمی) / رقم الحدیث (۹۳) صفحہ۵۲

صحیح مسلم رقم الحدیث (۵۹۳۷) جلد۱۲ صفحہ۱۲

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۲۴۵) جلد۳ صفحہ۵۲۱

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۲۸۷۹) جلد۳ صفحہ۹۶

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیل وقال کثرت سوال اور مال ضائع کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔

-☆-

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۵۷۲۰) جلد ۱۳ صفحہ ۲۸
قال المحقق: حدیث صحیح، اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی طَیِّبٌ" لا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّباً وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهٖ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ تَعَالٰی یَااَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحاً وَقَالَ تَعَالٰی یَااَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَاءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ" وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ" وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ" وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰالِکَ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۵۶۱)	جلد۲	صفحہ۵۳۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۰۱۵)	جلد۲	صفحہ۳۹۸
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۰۰۰)	جلد۴	صفحہ۲۶۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۹۸۹)	جلد۳	صفحہ۲۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث(۶۳۹۴)	جلد۳	صفحہ۴۸۲
قال المحقق:	رواہ المسلم فی الصحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۸۱۳۱)	جلد۱۰	صفحہ۵۶۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۳۴۱۳)	جلد۱۰	صفحہ۸۶

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاکیزہ چیزوں کو قبول کرتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے اس چیز کا جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

اے گروہ مرسلین! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے ایمان والو! کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں کو جو ہم نے تمہیں عطا فرمائی ہیں۔

پھر آپ نے ذکر کیا اس شخص کا جو لمبا سفر طے کر کے آیا پراگندہ بالوں والا اور گرد آلود کپڑوں والا اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلاتا ہے (اور کہتا ہے)

اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام کا، اس کا پینا حرام کا، اس کا لباس حرام کا اور اس کی حرام روزی پر پرورش کی گئی۔ تو اس (حرام) کھانے اور پینے والے کی دعا کیسے قبول ہوگی۔

-☆-

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی طَیِّب'' لاَ یَقْبَلُ اِلاَّ طَیِّباً :

اللہ تعالیٰ طیب وطاہر ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر قسم کے عیوب ونقائص سے پاک ہے اسکی ذات عجز وکمزوری سے پاک ہے وہ ذات اقدس مستقل بالذات اور غیر محتاج ہے۔ اللہ ذوالجلال ولاکرام اسی مال کو پسند کرتا ہے جو طیب ہو۔

اللہ تعالیٰ ان اعمال کو قبول فرماتا ہے جو طیب ہوں وہ ان عیوب سے منزہ ہوں جو اعمال سے حسن کو ختم کر دیتے ہیں بلکہ انہیں اعمال سیئہ کی فہرست میں شامل کر دیتے ہیں۔ ریا کاری ودکھلاوے کے داغوں سے پاک ہوں ان اعمال کے صدور میں صرف اور صرف رضائے الٰہی کارفرما ہو۔

اموال میں اللہ ذوالجلال ان اموال کو قبول کرتا ہے جو طیب وطاہر ہوں۔ جو مال خرچ کرنے والے کی اپنی ملکیت ہو۔ ان اموال کو کسی سے غصب نہ کیا گیا ہو۔ وہ دھوکہ دہی سے فریب سے حاصل نہ کیے گئے ہوں اور راہ حق میں خرچ کرتے ہوئے بھی نیت پاک وصاف ہو ریا کاری ودکھلاوا کے داغوں سے منزہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحَ یَرْفَعُهٗ.

اسی کی طرف طیب کلمات چڑھتے ہیں اور عمل صالح اسی کی طرف بلند ہوتا ہے۔

جو کلمات طیبات وطاہر ہوں وہی بارگاہ خداوندی میں قبول ومنظور ہوتے ہیں۔ اللہ ذوالجلال ولاکرام ان ہی کلمات کو پسند کرتا ہے جو فی نفسہٖ پاک ہوں اور ادا کرنے والے کی زبان بھی پاک ہو اسکی نیت بھی ریا کاری کے داغوں سے پاک ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی کتنا واضح ہے جس میں اس نے کلمات طیبات کی اہمیت کو اجاگر کر دیا ہے:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً کَلِمَةً طَیِّبَةً کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِی السَّمَاءِ تُؤْتِیْ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ.

اللہ تعالیٰ مثال بیان فرماتا ہے کلمہ طیبہ کی کہ وہ شجرہ طیبہ کی طرح ہے اسکی اصل وثابت قائم ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں وہ اپنا پھل اپنے رب کے اذن سے ہر لمحہ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مثالیں لوگوں کیلئے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں طیب وطاہر کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ایک آدمی کا ذکر فرمایا جس کی چند خصوصیات ذکر ہیں۔

ا۔ يُطِيلُ السَّفَرَ.

طویل سفر کرتا ہے حالت سفر میں بندہ مومن کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔ مسافر اپنے گھر سے دور ہوتا ہے وطن سے بعد اس کی طبیعت میں عجز وانکساری پیدا کر دیتا ہے اپنے دوست واحباب سے دور یہ حالت طبیعت میں کبر کا مادہ ختم کر دیتی ہے حالت سفر میں پیسے محدود تعداد میں ہوتے ہیں اس سے بھی غرور کا سر نیچا ہوتا ہے۔ یہ وہ وصف عاجزی ہے جو قبولیت دعا میں بنیادی عنصر ہوا کرتا ہے۔ سفر بہر حال سفر ہے پھر اس کا طویل ہونا سفر کا لمبا ہونا اس وصف عاجزی میں مزید نکھار پیدا کرتا ہے ایسی حالت میں رحیم وکریم اللہ دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- عَنِ النَّبِیِّ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-قَالَ : ثَلاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ" لاشَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ (اَوْعَلٰى وَلَدِهٖ).

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۸۶۲) جلد۴ صفحہ ۳۲۰

قال محمود محمد محمود: الحدیث حسن

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۳۹۳۱)	جلد۳	صفحہ۲۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث(۵۹۶)		جلد۲	صفحہ۱۴۵
الادب المفرد	رقم الحدیث(۳۲)		صفحہ۱۹
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث(۳۲)		صفحہ۴۳
الادب المفرد	رقم الحدیث(۴۸۱)		صفحہ۱۲۷
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث(۴۸۱)		صفحہ۱۸۱
قال الالبانی:	صحیح		
ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث(۲۵۷۱)		صفحہ۳۲۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۷۵۰۱)	جلد۷	صفحہ۲۹۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۸۵۶۴)	جلد۸	صفحہ۳۵۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۱۴۹)	جلد۹	صفحہ۴۱۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۶۵۶)	جلد۹	صفحہ۵۴۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۷۱۷)	جلد۹	صفحہ۵۶۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۱۵۳۶)	جلد۱	صفحہ۴۸۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۱۵۳۶)	جلد۱	صفحہ۴۲۰
قال الالبانی:	حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین دعائیں قبول ہیں انکی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنے بیٹے کیلئے دعا۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۱۲)	جلد۳	صفحہ۳۶۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۰۵)	جلد۲	صفحہ۳۴۴
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۶۹۹)	جلد۶	صفحہ۴۱۶
قال شعیب الارنووط:	حدیث حسن		
شعب الایمان	رقم الحدیث (۷۴۶۲)	جلد۶	صفحہ۴۸
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۶۳۹۲)	جلد۳	صفحہ۴۸۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۸۷۳)	جلد۱۰	صفحہ۴۳۲
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۹۴)	جلد۵	صفحہ۱۹۵

۲۔ بال پراگندہ-لباس غبار آلود:

بال بکھرے ہوئے ہوں اور لباس پر گرد وغبار ہو تو یہ کیفیت بھی قبولیت دعا میں مؤثر ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَنِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرِیْنِ، مَدْفُوْعٍ عَنِ الْاَبْوَابِ ، لَوْاَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتنے ایسے پراگندہ بال غبار آلود، دو بوسیدہ چادروں میں ملبوس دروازوں سے دھکے دیے ہوئے اگر وہ اللہ پر قسم کھا کر کوئی کہہ دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پوری فرماتا ہے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۲)	جلد۵	صفحہ۱۸۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۸۳)	جلد۱۴	صفحہ۴۰۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۴۰۶۹)	جلد۱۴	صفحہ۲۶۹
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۹۳۲)	جلد۸	صفحہ۲۸۲۵
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد		
وقال الذھبی:	صحیح		
فیض القدیر	رقم الحدیث (۴۴۰۲)	جلد۴	صفحہ۱۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث پاک بھی اس چیز کو واضح کرتی ہے:

فَقَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلاً ، مُتَمَسْكِناً مُتَضَرِّعاً مُتَوَاضِعاً وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلّٰى فِي الْعِيْدِ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۸۶۲)	جلد ۷	صفحہ ۱۱۲
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۳۸۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۸۰
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۱۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۳
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۱۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۹
قال الالبانی:	حسن		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۸۰
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۹
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۲۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
قال المحقق:	حسن		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۲۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۴
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۰
قال الالبانی:	حسن		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۲	صفحہ ۴۷۳

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاۃ الاستسقاء کی ادائیگی کیلئے نکلے سادہ کپڑے پہنے ہوتے، حالت مسکینی میں محتاجی کو ظاہر کرتے ہوئے عاجزی کرتے ہوئے گڑگڑاتے ہوئے اور تواضع کا پیکر بنے ہوئے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۳۹)	جلد۲	صفحہ۴۹۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۳۳۱)	جلد۳	صفحہ۴۱۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۲۱۹)	جلد۲	صفحہ۴۷۱
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۶۶۵)	جلد۳	صفحہ۱۳۳
قال الالبانی:	حسن		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۶۶۹)	جلد۳	صفحہ۱۳۶
قال الالبانی:	حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۰۵)	جلد۱	صفحہ۴۷۶
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۰۶۹)	جلد۱	صفحہ۵۰۶
سنن النسائی		جلد۳	صفحہ۱۶۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۲۰)	جلد۱	صفحہ۴۹۱
قال الالبانی:	حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۵۳۵۹)	جلد۴	صفحہ۳۶۳
المسند الجامع	رقم الحدیث (۶۰۹۸)	جلد۸	صفحہ۴۷۷

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ نہ دیا بلکہ دو رکعتیں ادا کیں جیسے عید کی دو رکعتیں ادا کی جاتی ہیں۔

-☆-

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس حالت میں صلاۃ الاستسقاء کیلئے نکال یہ بات عیاں کرتا ہے کہ یہ حالت اللہ کو محبوب ہے اور یہ حالت دعا کی قبولیت میں مؤثر ہے۔

۳۔ دعاء میں ہاتھوں کا بلند کرنا:

عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَيِيٌّ " كَرِيْمٌ " يَسْتَحْيِ اِذَارَفَعَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ يَدَيْهِمَا اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْراً خَائِبَتَيْنِ.

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۳۶۰۴) جلد ۱۷ صفحہ ۸۷
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۱۴۸۸) جلد ۱ صفحہ ۴۶۸
صحیح سنن ابی داؤد
سنن الترمذی: رقم الحدیث (۳۵۶۷) جلد ۵ صفحہ ۳۲۶
قال الترمذی: ھذا حدیث حسن غریب
صحیح سنن الترمذی: رقم الحدیث (۳۵۵۶) جلد ۳ صفحہ ۴۶۳
قال الالبانی: صحیح
سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۸۶۵) جلد ۴ صفحہ ۳۲۲
قال المحقق: الحدیث صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۹۳۴) جلد ۳ صفحہ ۲۶۳
قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حیا والا اور کریم ہے اسے حیا آتی ہے کہ آدمی اس کی طرف ہاتھوں کو بلند کرے تو وہ انہیں خالی نامراد لوٹا دے۔

یہ بھی قبولیت دعا میں بڑا اہم ہے۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۷۶)	جلد۳	صفحہ۱۶۰
قال المحقق:	حدیث قوی		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۸۰)	جلد۳	صفحہ۱۶۳
قال المحقق:	اسنادہ جید		
المستدرک (للحاکم)	رقم الحدیث (۱۸۳۰)	جلد۲	صفحہ۶۹۹
قال الحاکم:	ھذا اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
وقال الذھبی:	علی شرط (خ-م)		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۳۱)	جلد۲	صفحہ۶۹۹
قال الحاکم:	ولہ شاہد باسناد صحیح		
شرح السنہ (للبغوی)	رقم الحدیث (۱۳۸۵)	جلد۵	صفحہ۱۸۵
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن غریب		
شرح السنہ (للبغوی)	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد۵	صفحہ۱۸۶
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۶۱۳۰)	جلد۶	صفحہ۲۵۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۴۹۴)	جلد۴	صفحہ۲۹
المسند الجامع	رقم الحدیث (۴۸۶۰)	جلد۷	صفحہ۶۷

اتنی ساری خصوصیات کے باوجود ایسے آدمی کی دعا کو شرف قبولیت سے نہیں نوازا جاتا وجہ واضح ہے کہ اسکا کھانا اسکا پینا اور اسکا لباس حلال کی کمائی سے نہ تھا بلکہ وہ حرام کی کمائی سے تھا اور حرام خور کی دعا کیسے قبول ہو۔

عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا- سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ- وَرَیْحَانَتِهٖ قَالَ :حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَالَا یَرِیْبُکَ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۵۹۱)	جلد۲	صفحہ۵۴۵
قال المحقق:	حسن		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۲۶)	جلد۴	صفحہ۲۳۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۱۸)	جلد۲	صفحہ۶۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۲)	جلد۱	صفحہ۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۷۲۲)	جلد۸	صفحہ۳۴۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۷۲۷)	جلد۳	صفحہ۵۲۵
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۴۰۵)	جلد۳	صفحہ۶۳
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۴۹۸۴)	جلد۳	صفحہ۱۱۷

ترجمة الحديث:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے جگر گوشہ اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ اور حضور کے پھول حضرت ابو محمد امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر اس حدیث پاک کو یاد کیا:

جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اسے اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے۔

-☆-

اطمینان قلب مومن کی متاع بے بہا ہے یہی اطمینان اس کا قیمتی سرمایہ ہے یہی وہ

المسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۱۱۷۸) صفحہ ۱۶۳
شرح السنۃ للبغوی رقم الحدیث (۲۰۳۲) جلد ۸ صفحہ ۱۶
قال المحقق: اسنادہ صحیح
المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۲۷۱۱) جلد ۳ صفحہ ۷۶
مسند الامام احمد (مفصلاً) / رقم الحدیث (۱۷۲۷) جلد ۲ صفحہ ۳۴۷
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۷۲۲) جلد ۲ صفحہ ۴۹۸
قال شعیب الارنووط: حدیث صحیح
المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۷۱۲۸) جلد ۵ صفحہ ۱۳۳
السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۱۰۸۱۹) جلد ۵ صفحہ ۵۴۶
جامع الاصول رقم الحدیث (۴۶۴۲) جلد ۶ صفحہ ۴۴۳

سعادت ہے جس کے حصول کیلئے اہل ایمان اپنی جملہ توانائیاں صرف کرتے ہیں۔ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درج بالا ارشاد کتنا اہم ہے

دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَالاَ یَرِیْبُکَ.

ان چیزوں کو چھوڑ دے جو شک و ریب میں مبتلا کر دیں اور ان چیزوں کو اختیار کرو جو اطمینان کا باعث بنیں۔

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو بجالانے سے اہل ایمان کو اطمینان ملتا ہے اللہ اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواھی سے اجتناب سے روح کو قرار ملتا ہے اس لیئے اہل ایمان احکامات خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بجالاتے ہیں اور اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منع کیئے ہوئے امور سے اجتناب برتتے ہیں کیونکہ یہی سعادت عظمیٰ ہے اور اسی میں سکون و طمینان ہے۔

بعض ایسے امور ہیں جو شبھات کے زمرے میں آتے ہیں عام آدمی کیلئے انکا حلال و حرام ہونا واضح نہیں ہوتا اس لیئے انہیں ایسے امور سے مجتنب ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد گرامی ہے:

اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ.

سن لیجئے! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

بندہ مومن ذکر الٰہی سے شادکام ہوتا ہے اس کی زندگی کی صبحیں اسکی زندگی کی شامیں اس کے جملہ اوقات ذکر الٰہی میں بسر ہوتے ہیں وہ غفلت سے دور بہت دور ہوتا ہے اور ایسے امور کے نزدیک بھی نہیں جاتا جو ذکر الٰہی میں رکاوٹ بن رہے ہوں کیونکہ اس کی نگاہ میں یہ

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ رہتا ہے:

دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَالاَ یَرِیْبُکَ.

سچ میں اطمینان ہے جھوٹ میں قلق واضطراب ہے۔

ایک بندہ مومن اس حدیث پاک پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ سچ بولتا ہے سچ کا دلدادہ رہتا ہے اس کی زبان صدق وصفا کی شکر سے شیریں رہتی ہے۔

فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِیْنَةٌ وَاِنَّ الْکَذِبَ رِیْبَةٌ.

بیشک صدق سراپا اطمینان ہے اور بیشک جھوٹ سرتاپا قلق واضطراب ہے۔

سچا آدمی جہاں بھی جاتا ہے اس کا دل مطمئن ہوتا ہے اسے کسی قسم کا خدشہ نہیں ہوتا سچ ہمیشہ اس کی نگرانی نگہبانی کرتا ہے اس کے برعکس جھوٹ بولنے والا ہر وقت مضطرب رہتا ہے اسے ہر لمحہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں اسکا جھوٹ پکڑا نہ جائے اس لیئے وہ قلق واضطراب میں رہتا ہے اس حدیث پاک میں اہل ایمان کو تعلیم دی گئی ہے کہ ہمیشہ سچ بولو کہ اس سے اطمینان وسکون ہے اور جھوٹ سے دور بہت دور رہو کیونکہ یہ قلب اضطراب پیدا کرتا ہے۔

دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَالاَ یَرِیْبُکَ.

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا یَعْنِیْهِ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۳۷)	جلد۲	صفحہ۳۵۲
قال احمد محمد شاکر	رقم الحدیث (اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۴۷)	جلد۳	صفحہ۵۲۱
قال المحقق:	حسن		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۴)	جلد۴	صفحہ۱۴۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۱۷)	جلد۲	صفحہ۵۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۷۶)	جلد۴	صفحہ۳۸۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد۳	صفحہ۳۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
الموطا امام مالک	رقم الحدیث (..........)	جلد۲	صفحہ۶۸۹
قال المحقق:	والحدیث حسن، بل صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۲۴۴)	جلد۱۱	صفحہ۴۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کوچھوڑ دے۔

-☆-

یہ دنیا قیام گاہ نہیں گزرگاہ ہے اس خطۂ زمین پر ابدی قیام کسی کے مقدر میں نہیں یہاں جوآیا اسے ایک دن یہاں سے کوچ کر جانا ہے یہ وہ اٹل حقیقت ہے جس سے انکار ناممکن ہے۔ بڑے بڑے زورآور بڑے باجبروت حکمران بڑے سیم وزر والے صاحبان ثروت اس قطعہ ارضی پر آئے انہوں نے یہاں اپنی پاؤوں جمانے کی کوشش کی لیکن تاریخ شاہد ہے کہ آج تک اس جہاں میں کسی کے پاؤوں نہ جم سکے۔

جوآیابالآخراسے جانا ہے یہ زندگی عارضی زندگی ہے یہ زندگی ناپائیدارزندگی ہے اصل اورحقیقی زندگی توآخرت کی زندگی ہے۔

وَاِنَّ الدَّارَ الآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَان.

اَلدُّنْيَامَزْرَعُ الآخِرَةِ. دنیاآخرت کی کھیتی ہے یہاں جوبھی بویاجائے گاکل آخرت میں اس کی کاشت ہوگی ایک بندہ مومن جواس حقیقت سے کماحقہٗ آشنا ہے وہ اس جہانِ رنگ وبو کی قدر کرتا ہے اس سے لمحات کوضائع نہیں کرتا لایعنی اورفضول کاموں میں اپنا قیمتی اثاثہ تباہ نہیں کرتا۔

جامع الاصول رقم الحدیث (۹۴۰۸) جلد ۱۱ صفحہ ۷۲۹

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۲۶۳۶) جلد ۸ صفحہ ۴۰

پھر مومن مومن میں فرق ہے وہ بندہ مومن جسکا ایمان واسلام حسین سے حسین تر ہو جائے جو ایمان وایقان کی بہاروں سے آشنا ہو جس کی حلاوت ایمان سب سے نرالی اور جدا ہو ایسا مومن کامل الایمان اپنی اس زندگی کے لمحات کو ضائع نہیں کرتا وہ ایسے امور سے روگرداں رہتا ہے جو اس کی آخرت میں ناکامی کا باعث بنیں وہ ہمہ وقت اور ہمیشہ یاد الٰہی میں مگن رہتا ہے اس کی حیاۃ مستعار کے تمام لمحات اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا جوئی میں بسر ہوتے ہیں۔ اسے معلوم ہے کہ اللہ کے فرشتے اس کی تمام حرکات وسکنات کو نوٹ کر رہے ہیں اس کی زندگی کی فائل تیار ہو رہی ہے جسے روز جزا کھولا جائے گا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَاتُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ[1]

اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا فرمایا ہے اور ہم جانتے ہیں جو باتیں اس کے جی میں آتی ہیں اور ہم اس کی رگ جاں سے بھی زیادہ نزدیک ہیں جب لیتے ہیں دو لینے والے ایک اس کے دائیں اور ایک اس کے بائیں بیٹھا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس سے اس کا کوئی عمل وفعل بلکہ اس کا کوئی خیال بھی پوشیدہ نہیں۔

وَمَاتَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَمَاتَتْلُوْمِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ[2]

---

(۱) ق ۱۶ تا ۱۸ (۲) یونس/۶۱

عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِهٖ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳)	جلد۱	صفحہ۱۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۵)	جلد۱	صفحہ۹۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۶)	جلد	صفحہ۶۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۵)	جلد۱	صفحہ۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۷۳)		جلد۱	صفحہ۱۱۳
قال الالبانی:	حدیث صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۲۳)	جلد۴	صفحہ۲۳۱
قال الترمذی:	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۱۵)	جلد۲	صفحہ۶۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۰۰۴)		صفحہ۲۶۸

ترجمة الحديث:

جناب ابوحمزہ خادم رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیئے پسند کرتا ہے۔

-☆-

مومن اخوت کی لڑی میں پروئے ہوتے ہیں انکا بھائی چارہ عارضی نہیں ہوتا بلکہ یہ اخوت کے مضبوط رشتہ میں منسلک ہوتے ہیں۔

ان المومنون اخوہ. مومن بھائی بھائی ہیں۔

سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۵۹)	جلد ۸	صفحہ ۱۲۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۳۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۴۷۴)	جلد ۱۳	صفحہ ۵۹
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۱

بھائی بھائی کا خیال رکھتا ہے ایک بھائی اپنے بھائی کی خوشی وغمی میں برابر شریک ہوتا ہے۔ مومن اپنے بھائی کو تکلیف میں مبتلا کرنا تو درکنار بلکہ اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتا ہے اگر وہ غم میں مبتلا ہے تو یہ بھی غم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَاشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ" تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰى.

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۶۴۳۰) جلد ۳ صفحہ ۴۹۲

قال البیہقی: اخرجاہ فی الصحیح من حدیث زکریا۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۸۲۸۷) جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد (مختصراً)/رقم الحدیث (۱۸۲۷۱) جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۸

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ/رقم الحدیث (۱۰۸۳) جلد ۳ صفحہ ۷۱

مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث (۷۹۰) صفحہ ۱۰۷

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۵۸۶) جلد ۵ صفحہ ۱۶۰

شرح السنہ للبغوی رقم الحدیث (۳۴۶۹) جلد ۱۳ صفحہ ۴۶

قال البغوی: ھذا حدیث متفق علیہ علی صحتہ

صحیح البخاری رقم الحدیث (۶۰۱۱) جلد ۴ صفحہ ۱۹۰۱

اتحاف السادۃ المتقین جلد ۶ صفحہ ۲۵۳

ترجمۃ الحدیث:

حضرت نعمان بن بشیر-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: مومنین کی مثال آپس میں محبت ومودت کرنے میں ایک دوسرے پر رحم کرنے میں اور ایک دوسرے پر لطف ومہربانی کرنے مین جسم کی مثال ہے جب اس کے کسی عضو کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار کے سبب بے آرام ہوتا ہے۔

-☆-

مومن ومسلم اپنے مسلم بھائی کیلئے وہی پسند کرتا ہے جو وہ اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔

ایک اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ ہو:

عَنْ یَزِیْدِ بْنِ اَسَدٍ الْقَسْرِیّ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّ الْجَنَّۃَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَحِبَّ لِاَخِیْکَ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِکَ.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۳۱۳)	جلد۷	صفحہ۲۶۱
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
قال الذھبی:	صحیح		
فیض القدیر	رقم الحدیث (۲۲۲)	جلد۱	صفحہ۱۷۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۰۶)	جلد۱۳	صفحہ۱۰۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۰۹)	جلد۱۳	صفحہ۱۰۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

یزید بن اسد القسری فرماتے ہیں کہ مجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کیا تم جنت سے محبت کرتے ہو؟ جنت جانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے بھائی کیلئے وہی پسند کرو جو اپنے لیئے پسند کرتے ہو۔

-☆-

مومن یہ نہیں چاہتا کہ اسکا نقصان ہو اس طرح وہ اپنے کسی مومن بھائی کیلئے یہ پسند نہیں کرتا کہ اسکا بھی کوئی نقصان ہو۔ مومن یہ پسند نہیں کرتا کہ اس پر کوئی ظلم کرے اسی طرح وہ یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے مسلم بھائی پر کوئی ظلم کرے اس لیئے وہ سب سے پہلے خود اس پر زیادتی کرنے سے باز آجاتا ہے۔

مومن یہ پسند نہیں کرتا کہ اس سے کوئی وعدہ خلافی کرے اسی طرح وہ یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے کسی مسلم بھائی سے کوئی وعدہ خلافی کرے تو لامحالہ اسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ خود بھی اس سے وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

مومن یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے سامنے کوئی جھوٹ بولے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ بھی کسی کے سامنے جھوٹ نہیں بولتا۔ مومن یہ پسند نہیں کرتا کہ اسکا کوئی ناحق مال چھین لے اسی طرح یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے کسی کلمہ گو بھائی کا کوئی مال چھین لے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ اپنے کسی مسلم بھائی کا مال ودولت نہیں چھینتا۔

الغرض یہ وہ حدیث پاک ہے کہ اگر اس پر عمل کرلیا جائے تو دنگا وفساد دھوکہ دہی اور فریب جھوٹ وغیبت وغیرہ اکثر بیماریوں سے اسلامی معاشرہ نجات پا جائے گا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ الثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِکُ لِدِیْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۸۴)	جلد۶	صفحہ۲۵۲۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۷۶)	جلد۳	صفحہ۵۰۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۷۷)	جلد۱۳	صفحہ۳۱۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۳۰)	جلد۸	صفحہ۱۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۳۵)	جلد۳	صفحہ۲۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۴۲۹)	جلد۴	صفحہ۲۵۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۵۶۷)	جلد۷	صفحہ۱۴۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۷۲۹)	جلد۱۰	صفحہ۲۱۳
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۸۱۸)	جلد۸	صفحہ۳۳۷
قال المحقق:	اخرجہ البخاری ومسلم فی الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں مگر ان تینوں میں سے ایک بات کے ساتھ

۱۔ شادی شدہ زانی

۲۔ جان کے بدلے جان

۳۔ (مرتد ہو کر) دین ترک کرنے والا اور مسلمانوں کی جمعیت سے کٹ جانے والا۔

-☆-

ایک آدمی جب اسلام میں داخل ہوتا ہے اسلام کی آغوش رحمت میں آتا ہے تو اسکا سب کچھ محفوظ ہو جاتا ہے گویا وہ ایک مضبوط قلعہ میں آ گیا ہے اس کی جان اسکا مال اس کی عزت وآبرو سب کچھ محفوظ و مامون ہوتا ہے اگر کوئی فرد اس کی جان و مال کے در پے ہو اس کی عزت وآبرو ضائع کرنا چاہے تو اسلام ایسا نہیں ہونے دیتا بلکہ اسے مکمل تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اور اسے سکون واطمینان کی زندگی گزارنے کی گارنٹی وضمانت دی جاتی ہے۔

لیکن اگر یہی مسلم کسی مسلم کی جان سے کھیلنے لگے اسکی عزت وآبرو پر ہاتھ ڈالنے لگے تو اسے بھی قطعی اجازت نہیں دی جاتی بلکہ اگر یہ کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے سخت سے سخت سزا دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کی جان و مال اور عزت وآبرو سے کھیلنے والے ایسے شخص سخت سے سخت سزا ملتی ہے اور بعض اوقات جرم کی سنگینی کی صورت میں اسے اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے

پڑتے ہیں اسکی اس حدیث پاک میں یہ صورتیں ہیں

الشیخ الزانی:

وہ شادی شدہ جوشادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے عفت مآب خواتین کی عزت وآبرو سے کھیلے تو شریعت اسلامیہ میں اسکی معافی کی کوئی صورت نہیں بلکہ ایسے بدباطن کو سرعام پتھر مار مار کو ختم کر دیا جائے گا۔

النفس بالنفس:

اگر کوئی آدمی ملت اسلامیہ میں کسی کو ناحق قتل کر دے تو اسے بھی جواباً قتل کر دیا جائے گا اسے شریعت اصطلاح میں قصاص کہتے ہیں اس صورت میں صرف سنی سنائی بات پر یقین نہ کرنا ہوگا بلکہ حکومت وقت کو مکمل ثبوت مل جائیں اور مقتول کے ورثا صلح پر راضی نہ ہو تو ایسے قاتل کو قتل کر دیا جائے گا۔

یادرہے یہ سزائیں صرف اور صرف حکومت دے سکتی ہے کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ورنہ وہ ابتری پھیلے گی کہ الامان الحفیظ

اَلتَّارِکُ لِدِیْنِہٖ:

سلطنت اسلامیہ نظریاتی سلطنت ہوتی ہے اس کے نظریات سے انحراف غداری ہے اوردنیا کے کسی خطہ میں غدار کی سزا موت سے کم نہیں۔غدار غدار ہے اسے قتل کرنا حکومت کا فرض ہوتا ہے تو جو بدبخت اسلام قبول کر کے اس سے منحرف ہو جائے مرتد ہو جائے وہ واجب القتل ہے اس کا قتل کرنا حکومت پر لازم ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

لَایَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ اِلَّابِاِحْدٰی ثَلَاثٍ!رَجُلٌ'' کَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ اَوْزَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ اَوَقَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۶۵)	جلد۴	صفحہ۶۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۵۸)	جلد۲	صفحہ۴۵۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۲۵۳۳)	جلد۳	صفحہ۲۲۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۲۵۳۳)	جلد۴	صفحہ۱۵۳
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۸۱)	جلد۲	صفحہ۳۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۰۲)	جلد۲	صفحہ۵۷۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۰۲)	جلد۳	صفحہ۸۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۷)	جلد۱	صفحہ۳۵۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۶۸)	جلد۱	صفحہ۳۶۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۰۹)	جلد۱	صفحہ۳۸۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی مرد مسلم کا خون بہانا حلال نہیں مگر ان تین صورتوں میں سے ایک میں:

۱۔ مسلمان ہونے کے بعد آدمی کفر اختیار کرے۔

۲۔ شادی شدہ ہونے کے بعد بدکاری کرے۔

۳۔ کسی نفس کو ناحق قتل کر دے۔

-☆-

المستدرک للحاکم — رقم الحدیث (۸۰۲۸) — جلد ۸ — صفحہ ۲۸۵۵

قال الحاکم: هذا حدیث صحیح اسناده ولم یخرجاه

وقال الذهبی: صحیح

السنن الکبریٰ للبیهقی — رقم الحدیث (۱۵۸۴۳) — جلد ۸ — صفحہ ۳۴

شرح السنہ للبغوی — رقم الحدیث (۲۵۱۸) — جلد ۱۰ — صفحہ ۱۴۸

سنن النسائی — جلد ۷ — صفحہ ۱۰۳

صحیح سنن النسائی — رقم الحدیث (۴۰۶۸) — جلد ۳ — صفحہ ۹۰

قال الالبانی: صحیح

ارواء الغلیل — جلد ۷ — صفحہ ۲۵۴

مسند ابی داؤد الطیالسی — رقم الحدیث (۷۲)

تحفۃ الاشراف — رقم الحدیث (۹۷۸۲) — جلد ۷ — صفحہ ۲۴۵

المسند الجامع — رقم الحدیث (۹۷۰۹) — جلد ۱۲ — صفحہ ۴۶۵

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ.

صحیح البخاری — رقم الحدیث (۶۴۷۵) — جلد۴ — صفحہ۲۰۳۲
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۴۷) — جلد۱ — صفحہ۹۹
صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۵۱۶) — جلد۲ — صفحہ۲۷۳
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین
مسند ابی داؤد الطیالسی — رقم الحدیث (۲۳۴۷) — صفحہ۳۰۸
سنن ابی داؤد — رقم الحدیث (۵۱۵۴) — جلد۴ — صفحہ۳۷۷
صحیح سنن ابی داؤد — رقم الحدیث (۵۱۵۴) — جلد۳ — صفحہ۲۶۴
قال الالبانی: صحیح
سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۵۰۸) — جلد۴ — صفحہ۲۲۵
قال الترمذی: ھذا حدیث صحیح
صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۵۰۰) — جلد۲ — صفحہ۶۰۴
قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جوشخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے اسے چاہیئے کہ سراپا خیر بات کرے یا خاموش رہے۔

جوشخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کی تکریم کرے اور جوشخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔

-☆-

شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۱۲۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۱۲
قال المحقق:	اخرجہ البخاری فی الصحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۵۲۵)	جلد ۸	صفحہ ۱۶۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۰۶۰)	جلد ۹	صفحہ ۴۹۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۱۳۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۱۵)	جلد ۷	صفحہ ۳۶۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

فَلْيَقُلْ خَيْراً اَوْ لِيَصْمُتْ:

سعید لوگ ہی اپنی زبان کی حفاظت کیا کرتے ہیں وہ زبان سے ایسا کوئی کلمہ نہیں نکالتے جو بعد میں پشیمانی کا سبب ہوان کی زبان صدق کی دلدادہ ہوا کرتی ہے اور انکی زبان ہمیشہ حق و سچ بولا کرتی ہے۔

اللہ رب العزۃ نے انسان پر فرشتے مقرر کیے ہیں جو اسکی حسنات و سیئات لکھتے رہتے ہیں:

اِذْيَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْد مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْب'' عَتِيْد۔(1)

عَنْ مَعَاذِبْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَزَالَ سَالِماً مَاسَكَتَّ ، فَاِذَا تَكَلَّمْتَ ، كُتِبَ لَكَ اَوْعَلَيْكَ.

ترجمة الحديث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اے معاذ!) جب تک تو خاموش رہے گا سالم رہے گا پس جب تو کلام کرے گا تو (اگر وہ کلام اچھا ہے) تیرے حق میں لکھا جائے گا (اگر وہ کلام برا ہے) تو تیرے خلاف لکھا جائے گا۔

فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۹

مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۳

قال الھیثمی: رواہ الطبرانی باسنادین ورجال احدھما ثقات

(۱) ق/ ۱۷، ۱۸

اسلاف میں سے کسی طرف یہ بات منسوب ہے کہ

بولنا اگر چاندی ہے تو خاموش رہنا سونا ہے۔

یعنی اچھی بات کرنا چاندی ہے لیکن کسی کی غیبت نہ کرنا چغلی نہ کرنا جھوٹ نہ بولنا معاصی سے بچنا سونا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَمَتَ نَجَا.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۸۱)	جلد ۶	صفحہ ۳۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۵۴)	جلد ۶	صفحہ ۲۱۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
شرح السنہ البغوی	رقم الحدیث (۴۱۲۹)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۱۸
قال البغوی:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۰۱)	جلد	صفحہ ۶۰۴
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۳۶)		جلد ۲	صفحہ ۶۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۴۰۷)	جلد ۹	صفحہ ۶۰۷
المعجم الکبیر (للطبرانی) / رقم الحدیث (۱۹۳۳)		جلد ۱	صفحہ ۵۲۴

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خاموش رہا نجات پا گیا۔

-☆-

انسان کسی ایسی جگہ جا پہنچا جہاں لوگ ایک دوسرے پر اتہام بازی کر رہے تھے غیبت سے اپنی نیکیاں برباد کر رہے تھے جھوٹ سے اپنی آخرت تباہ کر رہے تھے اگر وہ بندہ مومن اس محفل سے اٹھ کر چلا جائے تو یہ اس کے لیے سراپا خیر و برکت ہوگا اور اسکے سعید ہونے کی علامت ہوگا۔ اگر کسی مجبوری کے تحت ایک یا دو منٹ بیٹھنا پڑ جائے تو انکی کسی گفتگو کی طرف توجہ نہ دے بلکہ سنی ان سنی کر دے اپنے دامن کو ان خصال شر سے مامون و محفوظ رکھے تو ایسا آدمی یقیناً اللہ الکریم کے لطف و کرم کے طفیل نجات پا جائے گا۔

وہ مرد مومن جو کسی مجلس میں بیٹھ کر بھی اھل مجلس کی گفتگو میں شریک نہیں ہوتا بلکہ ان کی لایعنی باتوں سے اعراض کرتا ہے تو وہ ایسا خوفِ خدا کی بنا پر کر رہا ہے اور اس وقت وہ اپنے دل

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۲۳۴) جلد۳ صفحہ۵۱۷
قال المحقق: حسن بشواھد
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۸۷۴) جلد۳ صفحہ۹۴
قال الالبانی: صحیح

سے پروردگار عالم جل جلالہٗ کو یاد کر رہا ہے کیونکہ اگر وہ یادحق سے غافل ہوتا تو یقیناً وہ بھی چغلی وغیبت میں اپنے ہم مجلسوں کے شریک ہو جاتا۔تو ایسے نیک وصالح آدمی کا ان کے کذب وافتراء میں شریک نہ ہونا اس کے یادخدا کی دلیل ہے۔ پھر اگر وہ اس کے ساتھ ساتھ زبان قلب وقالب سے اپنے پروردگار کا ذکر بھی کرتا ہےتو وہ سعیدوں کا سعید ہے اور اسکی سعادت ونیک بختی پر رشک کرنا چاہیئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ مَامِنْ قَوْمٍ یَقُوْمُوْنَ مَنْ مَجْلِسٍ لایَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ خیر، اِلَّا قَامُوْا مِنْ مِثْلِ جِیْفَةِ حِمَارٍ وَکَانَ لَهُمْ حَسْرَةً".

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۷۷)	جلد۱	صفحہ۱۵۸
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۲۴۲)	جلد۲	صفحہ۳۸۵
قال المحقق: حسن		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۱۵۱۴)	جلد۲	صفحہ۲۱۵
قال الالبانی: صحیح		
سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۴۸۵۵)	جلد۴	صفحہ۲۸۵
صحیح ابی داؤد رقم الحدیث (۴۸۵۵)	جلد۳	صفحہ۱۹۲
قال الالبانی: صحیح		
الاذکار رقم الحدیث (۷۶۲)		صفحہ۳۴۳
المستدرک رقم الحدیث (۱۸۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۶۰
شرح السنۃ البغوی رقم الحدیث (۱۲۵۴)	جلد۵	صفحہ۲۷
قال البغوی: ھذا حدیث حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی قوم مجلس برخاست کر کے اٹھی کہ اس مجلس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا یہ تو ایسے ہی ہے جیسے وہ مردہ گدھے سے اٹھے ہوں اور یہ مجلس ان پر حسرت ہوگی۔

-☆-

جو قوم ایک جگہ بیٹھی اس میں طرح طرح کی باتیں ہوتی رہیں اپنے معاملات طے کرتے رہے اپنے مقاصد کے حصول میں مگن رہے مگر وہ اس پوری مجلس میں اللہ کو یاد نہ کر سکے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے مردہ گدھے سے کچھ تناول کر کے اٹھے ہوں۔ **العیاذ بالله من ذالک.**

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۱
قال المحقق:	حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۳
قال المحقق:	حدیث صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۵۷۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۶۹)	جلد ۹	صفحہ ۵۷۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۲۸)	جلد ۹	صفحہ ۵۳۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
فیض القدیر	رقم الحدیث (۷۷۸۰)	جلد ۵	صفحہ ۴۱۰

گدھا پھر مردہ گدھا اس کے نزدیک جانا کوئی بھی سلیم الفطرت پسند نہیں کرتا تو کسی جگہ بیٹھ کر عقل وخرد کی گھتیاں سلجھانا لیکن اللہ کو یاد نہ کرنا یہ مردار گدھے سے ہی اٹھنا ہے اور یہ مجلس محفل ان کیلئے وبال ہوگی اور اس محفل میں شرکت پر کف افسوس ملیں گے لیکن اس وقت افسوس کرنا ان کے کسی کام نہ آئے گا۔

اکرام الجار:

پڑوسی کی عزت وتکریم کرنا۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ دین رحمت اس کائنات کو عطا کیا جس میں ہر قسم کی خیر وبھلائی ہے اور اس دین کی برکات سے کوئی بھی محروم نہیں رہا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دین کی برکات وخیرات کو پڑوسیوں کو بھی خوب نوازا ہے۔

عَنْ اَبِیْ شُرَیْح عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ لا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لایُؤْمِنُ قِیْلَ وَمَنْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ مَنْ لا یَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ.

المستدرک	رقم الحدیث (۲۱)	جلد۱	صفحہ۱۵۷
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۳۷۹)	جلد۵	صفحہ۲۲۹
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرالشیخین ولم یخرجاہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۶۷۰)	جلد۵	صفحہ۲۲۴۰
فتح الباری	رقم الحدیث (۶۰۱۶)	جلد۱۰	صفحہ۴۴۳
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۳۵۶۳)	جلد۸	صفحہ۳۰۸
قال الھیثمی:	رواہ احمد رجالہ ورجال الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں۔ عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کون مومن نہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

-☆-

سبحان اللہ! پڑوسیوں کا کس درجہ خیال رکھا جارہا ہے۔ جو پڑوسیوں کو ایذا دے انہیں تنگ کرے ان کے سکون کو غارت کرنے کی کوشش کرے ایسا آدمی اس بات کا سزاوار ہے کہ

کنزالعمال رقم الحدیث (۲۴۸۸۵) جلد۹ صفحہ۵۰

کنزالعمال رقم الحدیث (۲۴۹۲۲) جلد۹ صفحہ۵۶

کنزالعمال رقم الحدیث (۲۴۹۲۳) جلد۹ صفحہ۵۶

مسندالامام احمد رقم الحدیث (۷۸۶۵) جلد۷ صفحہ۵۲۰

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسندالامام احمد رقم الحدیث (۱۶۳۲۴) جلد۱۲ صفحہ۵۳۷

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسندالامام احمد رقم الحدیث (۲۷۰۴۰) جلد۱۸ صفحہ۴۵۳

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

اس سے نعمت ایمان چھین لی جائے۔ العیاذ باللہ جو بدنصیب پڑوسیوں کی دل آزاری کا باعث بنتا ہے اسے اس سخت وعید کا سامنا کرنا ہے تو جو خوش نصیب اپنے پڑوسیوں کی دلجوئی کا باعث بنتا ہے ان کے دلی سکون کا ذریعہ بنتا ہے اس کے وجود سے پڑوسیوں کو قلبی مسرت ہوتی ہے تو یقیناً وہ آدمی باایمان ہے اور اللہ رب العزت ایسے آدمی کو ایمان کی بہاروں سے آشنا فرمائے گا اور اپنے خصوصی کرم سے مالا مال کرے گا۔

اکرام الجار میں یہ بات بھی واضح ہے کہ پڑوسی کا خیال رکھا جائے اس پر احسان کیا جائے بھائی چارہ کی فضا قائم کی جائے اگر اس کے پاس کھانا ہے تو پڑوسی کو محروم نہ رکھا جائے اور پڑوسی کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے۔

عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمُؤمِنُ الَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ''۔

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۲۷۴۱)	جلد۱۲	صفحہ۱۵۴
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۴۹۰۴)	جلد۹	صفحہ۵۴
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۱۴۹)		جلد۱	صفحہ۲۷۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۷۷۳)	جلد۳	صفحہ۳۴۴
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۲۵۶۲)		جلد۲	صفحہ۶۸۳
قال الالبانی:	صحیح لغیرہ		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۲۶۹۹)	جلد۵	صفحہ۹۲
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ حسن		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۱۲)		صفحہ۵۲

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی مومن نہیں جو خود تو سیر ہو اور اسکا پڑوسی بھوکا ہو۔

-☆-

صحیح الادب المفرد — رقم الحدیث (۱۱۲) — صفحہ ۶۷
قال الالبانی: صحیح
المستدرک للحاکم — رقم الحدیث (۷۳۰۷) — جلد ۷ — صفحہ ۲۶۰۹
قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ
قال الذھبی: صحیح
تاریخ بغداد — جلد ۱۰ — صفحہ ۳۹۲

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : يَااَبَاذَرٍّ ! إِذَا اَطْبَخْتَ مَرَقَةً، فَاَكْثِرْ مَاءَ هَاوَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ.

کتاب	رقم الحدیث	جلد	صفحہ
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۱۴)		صفحہ ۳۹
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۱۴)		صفحہ ۶۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۷
مجمع الزوائد منبع الفوائد / رقم الحدیث (۷۸۸۱)		جلد ۵	صفحہ ۱۲
قال البیہقی:	رجالہ رجال الصحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۳۶۸)		جلد ۳	صفحہ ۳۵۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۸
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۶۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۲۳)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۹۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۷۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۰۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۳۶۲)	جلد ۵	صفحہ ۶۰
قال محمود محمد محمود:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جب تم شوربا پکانے لگو تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کرو پھر اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔

-☆-

اس حدیث پاک میں پڑوسیوں کا کس درجہ خیال رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے یعنی اگر سالن پکانے لگو تو پانی زیادہ ڈال لو تاکہ شوربا زیادہ ہو جائے پھر اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو ہوسکتا ہے کوئی ایسا گھر ہو جس کے چولہے میں آگ نہ جلی ہو تو ایسے گھر میں شوربا پہنچاؤ تاکہ وہ بھی کھانا تناول کرسکیں۔

سنن ابن ماجہ (۲) رقم الحدیث (۳۳۶۲) جلد ۵ صفحہ ۶۹
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۳۴۲۵) جلد ۳ صفحہ ۱۳۹
قال الالبانی: صحیح
تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۱۹۵۱) جلد ۹ صفحہ ۱۷۴
المسند الجامع رقم الحدیث (۱۲۳۱۷) جلد ۱۶ صفحہ ۱۵۱
شرح سنۃ للبغوی رقم الحدیث (۱۶۸۹) جلد ۶ صفحہ ۱۹۷
قال البغوی: ھذا حدیث صحیح

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی کس قدر پڑوسیوں کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے ملاحظہ ہو:

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَازَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ.

الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۵)		صفحہ ۳۷
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۵)		صفحہ ۶۶
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۴)		صفحہ ۳۷
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۴)		صفحہ ۶۵
مسند البزار	رقم الحدیث (۱۸۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۲
قال البزار:	ھذا اسناد حسن		
الکامل لابن عدی	رقم الحدیث (۱۴۳۲)	جلد ۶	صفحہ ۵۱۱
شرح مشکل الاثار	رقم الحدیث (۲۷۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۱۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۷۰۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۶۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۶۷۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۸
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۷۴۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۶
قال الالبانی:	صحیح		

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۴۹)	جلد۳	صفحہ۳۷۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۴۲)	جلد۳	صفحہ۳۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۵۰)	جلد۳	صفحہ۳۷۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۴۳)	جلد۲	صفحہ۳۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۱۲)	جلد۲	صفحہ۲۶۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن وھو حدیث صحیح		
شرح السنہ البغوی	رقم الحدیث (۳۴۸۸)	جلد۱۳	صفحہ۱۷
شرح السنہ البغوی	رقم الحدیث (۳۴۸۷)	جلد۱۳	صفحہ۱۷
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علیہ صحتہ		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۲۶۰۹)	جلد۶	صفحہ۴۵۰
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۲۲۴)	جلد۷	صفحہ۴۴
قال البیہقی:	اخرجہ البخاری ومسلم فی الصحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۲۲۵)	جلد۷	صفحہ۴۴
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۱۱)	جلد۲	صفحہ۲۶۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

صحیح البخاری رقم الحدیث (۲۰۱۴) جلد۴ صفحہ۱۹۰۲

صحیح البخاری رقم الحدیث (۲۰۱۵) جلد۴ صفحہ۱۹۰۲

مسند البزار رقم الحدیث (۱۸۹۷)

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۳۵۴۱) جلد۸ صفحہ۳۰۲

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث (۴۵۹۰) جلد۸ صفحہ۶۵

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ حسن

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۴۴۸۱) جلد۱۷ صفحہ۳۷۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۴۸۲۳) جلد۱۷ صفحہ۴۶۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۵۴۱۶) جلد۱۷ صفحہ۶۲۱

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث (۹۵۲۷) جلد۸ صفحہ۷۳

شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث (۹۵۲۹) جلد۸ صفحہ۷۴

قال البیہقی: رواہ البخاری فی الصحیح

شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث (۹۵۶۲) جلد۸ صفحہ۸۴

الترغیب والترهیب رقم الحدیث (۳۷۸۱) جلد۳ صفحہ۳۳۷

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترهیب/رقم الحدیث (۲۵۷۰) جلد۲ صفحہ۶۵۶

قال الالبانی: صحیح

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۶۲۴) جلد۱۶ صفحہ۱۴۵

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۶۲۵) جلد۱۶ صفحہ۱۴۵

ترجمۃ الحدیث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبریل امین مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل وصیت کرتے رہے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ پڑوسی کو پڑوسی کا وارث بنادے گا۔

اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالاً فَخُوْراً۔[1]

اکرام الضیف:

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَبْصَرَتْ عَیْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالُوْا: وَمَاجَائِزَتُه؟ قَالَ: يَوْمٌ" وَلَيْلَةٌ" قَالَ وَالضِّيَافَةُ ثَلاثَةُ اَيَّامٍ وَمَابَعْدَ ذَالِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ"۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۱۹)	جلد۴	صفحہ۱۹۰۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۸)	جلد۱	صفحہ۱۸
مسند الامام احمد		جلد۶	صفحہ۳۸۵
مسند الامام مالک		جلد۲	صفحہ۲۲-۹۲۹
شعب الایمان للبیہقی			

(۱) النساء/۳۶

ترجمة الحديث:

حضرت ابوشُرَیح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری دونوں آنکھوں نے حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے سنا جب حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-گفتگو فرمارہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا:

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۸۱۲) جلد۳ صفحہ۳۴۹ (عن ابوسعید خدری)
قال المحقق: حسن
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۵۹۴) جلد۲ صفحہ۶۹۲
قال الالبانی: صحیح لغیرہ
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۸۰۶) جلد۲ صفحہ۳۴۷
قال المحقق: صحیح
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۵۸۹) جلد۲ صفحہ۶۹۳
قال الالبانی: صحیح
سنن ابن ماجہ (۱) رقم الحدیث (۳۶۷۵) جلد۴ صفحہ۲۲۰
قال محمود محمد محمود: الحدیث متفق علیہ
سنن ابن ماجہ (۲)
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۸۴۲) جلد۳ صفحہ۲۱۶
قال الالبانی: صحیح
السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۱۸۶۸۹) جلد۹ صفحہ۳۳۰
قال البیہقی: رواہ البخاری فی الصحیح

جو اللہ اور یوم آخر (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا اس کے جائزہ تک اکرام کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کی یارسول اللہ! اسکا جائزہ کیا ہے؟ حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسکا جائزہ ایک دن اور ایک رات ہے۔

فرمایا: ضیافت تین دن ہے اور اسکے بعد (تین دن کے بعد) وہ صدقہ ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ" وَلَيْلَةٌ" وَمَا اَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَالِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ" وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يُؤْثِمُهٗ ؟ قَالَ: يُقِيْمُ عِنْدَهٗ وَلَا شَيْءَ لَهٗ يُقْرِيْهِ بِهٖ.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

ضیافت تین دن ہے

اور اسکا جائزہ ایک دن اور ایک رات ہے

اور اسکے بعد جو اس میزبان نے مہمان پر خرچ کیا وہ صدقہ ہے

مہمان کیلئے روانہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے گنہگار کردے۔

صحابہ نے عرض کی

ارواء الغلیل رقم الحدیث (۲۵۲۳) جلد ۸ صفحہ ۱۶۲
قال الالبانی: صحیح

مہمان اپنے میزبان کو کیسے گنہگار کرے گا۔تو حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا اس کے پاس اتنا قیام کرے کہ اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو جس سے اسکی ضیافت کرے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْصِنِی قَالَ لاَ تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَاراً قَالَ لاَتَغْضَبْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۶۵)	جلد۵	صفحہ۲۲۶۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۲۹)	جلد۸	صفحہ۴۰۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۰۴۶)	جلد۳	صفحہ۴۳۹
قال المحقق:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۲۷۹)	جلد۱۰	صفحہ۱۸۰
قال المحقق:	رواہ البخاری فی صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۲۰۵)	جلد۸	صفحہ۴۴۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۲۷)	جلد۳	صفحہ۴۱۱
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۲۰)	جلد۲	صفحہ۳۸۶
قال الالبانی:	صحیح		
شعیب الایمان	رقم الحدیث (۸۲۷۷)	جلد۶	صفحہ۳۰۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کی
(یارسول اللہ!) مجھے نصیحت کیجئے۔
آپ نے فرمایا: غصہ مت کیا کرو۔
تو اس نے اپنا سوال کئی مرتبہ دھرایا۔آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہر بار یہی فرمایا غصہ نہ کیا کرو۔

-☆-

غضب کتنی قبیح چیز ہے انسان کو جب غصہ آتا ہے وہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے اس کی عقل وحواس اس کے قابو میں نہیں رہتے۔انسان دیگر لوازمات سے جن خصوصیات کی بناء پر ممتاز ہے ان میں ایک اہم خصوصیت عقل ہے۔عقل ہی کے بل بوتے پر تمام امور سرانجام دیتا ہے۔اگر انسان میں عقل نہ رہے غور وفکر کی قوت سلب ہو جائے تو اس میں اور ایک حیوان میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔

جو چیز انسان سے اسکا حسن، عقل چھین لے انسان سے اسکی قیمتی متاع غصب کر لے اس جیسی قبیح چیز اور کیا ہو سکتی ہے۔اس لیئے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں جب ایک آدمی وصیت ونصیحت کی درخواست کرتا ہے تو آپ اسے یہی فرماتے ہیں لاتَغضَبْ غصہ نہ کرو۔وہ بار بار اپنا سوال دھراتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر بار اسے یہی جواب مرحمت فرماتا ہے کہ لاتَغضَبْ غصہ مت کر۔

شر کا جامع:

عَنْ حَمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ- قَالَ : قُلتُ يَارَسُوْلَ اللّٰه! أَوْصِنِيْ قَالَ : لا تَغْضَبْ قَالَ الرَّجُلُ تَفَكَّرْتُ حِيْنَ قَالَ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ-مَاقَالَ فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ.

ترجمة الحديث:

حمید بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے بیان فرمایا میں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا **لاتَغْضَبْ** غضب سے دور رہو۔

اس صحابی کا بیان ہے میں نے غور وفکر کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا (تو بات بالکل واضح ہوئی) کہ غضب تمام شر کا جامع ہے۔

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۰۴۷) جلد۳ صفحہ۴۳۹
قال المحقق: حسن
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۷۴۶) جلد۳ صفحہ۴۵
قال الالبانی: صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۳۰۶۴) جلد۱۶ صفحہ۵۴۵
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
السنن الکبریٰ للبیھقی رقم الحدیث (۲۰۲۷۸) جلد۱۰ صفحہ۱۸۰

''شر'' ایک سلیم الفطرت انسان سے اس کا سکون چھین لیتی ہے۔ شر کے ہوتے ہوئے بندگی کے کیف میں فتور آ جاتا ہے بندہ مومن سے اس کا ذوق وسکون رخصت ہو جاتا ہے تو غور کیجئے جو ایک شر نہیں بلکہ جامع الشر ہے کہ وہ مجسم شر ہے جس کے اندر تمام شر جمع ہو جاتے ہیں اس کے ہوتے ہوئے انسان کا کتنا نقصان ہوتا ہوگا۔

اس مجسم شر کی موجودگی میں اس کے ذوق وسکون اور حلاوت عبادت پر کتنی ضربیں لگتی ہونگی۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مجسم شر کی نشان دہی فرما کر اپنی امت کو بے پناہ نقصانات سے بچانے کی کوشش فرمائی ہے۔ اب اگر کوئی سعید ونیک بخت اس حدیث پاک پر عمل کر کے اپنی بقیہ زندگی غضب سے کنارہ کش ہو کر گزارتا ہے تو یقین رکھے وہ آدمی اپنے دامن میں بے پناہ سعادات کو سمیٹے ہوئے ہے اور اس کا وجود خیرات برکات سے معمور ہے۔

حالتِ غضب میں نبوی ھدایت:

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– عَنِ النَّبِیِّ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– قَالَ : اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ وَهُوَ قَائِمٌ" فَلْیَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْیَضْطَجِعْ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۸۲)	جلد۲	صفحہ ۶۶۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۸۲)	جلد۳	صفحہ ۱۷۵
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۱۴)	جلد۳	صفحہ ۱۴۱۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۴۵)	جلد۱۵	صفحہ ۴۹۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی غصہ میں آجائے اس حال میں کہ وہ کھڑا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ بیٹھ جائے اگر بیٹھنے سے اسکا غصہ جاتا رہے (تو فبھا) ورنہ لیٹ جائے۔

-☆-

شعب الایمان رقم الحدیث (۸۲۸۴) جلد ۶ صفحہ ۳۰۹
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۰۶۰) جلد ۳ صفحہ ۴۴۴
قال المحقق: حسن
صحیح الترغیب والترھیب
قال الالبانی:
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۵۶۸۸) جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۱
قال شعیب الارنووط: حدیث صحیح
شرح السنۃ البغوی رقم الحدیث (۳۵۸۴) جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۲
مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۲۹۹۵) جلد ۸ صفحہ ۱۳۶
قال الھیثمی: رجالہ رجال الصحیح

عَنْ اَبِیْ یَعْلَی شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَۃَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۸۸۳)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۹۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۱
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۱۱۱۹)		صفحہ ۱۵۲
المصنف عبد الرزاق	رقم الحدیث (۸۶۰۴)	جلد ۴	صفحہ ۴۹۲
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۷۱۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۸۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۴۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۶۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۱۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابویعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو عمدہ طریقے سے برتاو کا حکم دیا ہے۔

پس جب تم (جہاد میں اعلاءِ کلمۃ الحق کی خاطر) کسی کو قتل کرو تو اس عمل قتل کو بھی عمدگی سے نبھاؤ (یعنی اس کی شکل وصورت مت بگاڑو وغیرہ)

اور جب تم کوئی جانور ذبح کرنے لگو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو تم میں سے (ذبح

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۴۲۰)	جلد۷	صفحہ۲۴۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۴۲۴)	جلد۳	صفحہ۱۸۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۷۰)	جلد۳	صفحہ۵۵۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۸۵)	جلد۳	صفحہ۹۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۸۱۷)	جلد۴	صفحہ۱۴۰
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲۳۱)	جلد۷	صفحہ۲۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۹۷۰)	جلد۲	صفحہ۱۱۲

کرنے والا) کوئی بھی آدمی ہو اسے چاہیئے کہ اپنی چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو راحت دے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات مبارکہ کس درجہ نکھری اور صاف ہیں ان تعلیمات میں انسانیت کا حسن دوبالا ہوتا ہے یہ دین حق ہر حال میں حسن وخوبی کا مرقع ہے یہ اپنے ماننے والوں کو تھذیب وشائستگی کا درس دیتا ہے۔

اس تعلیمات میں کس قدر اہم تعلیم ہے کہ اگر کسی کو جان سے بھی مارنا ہے یعنی اس نے ایسا جرم کیا ہے کہ اب شریعت اس کی جان لینے کی اجازت دیتی ہے تو اس حالت میں بھی شائستگی اور عمدگی کو نہ چھوڑو۔

میدان جہاد میں جب مسلم اعلاء کلمۃ اللہ کے خاطر اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن سے نبرد آزما ہوتا ہے اگر اس وقت اس کے مقابل کوئی کافر ومشرک آئے گا تو وہ مسلم اس پر حملہ کرے گا اور اس ناسور کو ختم کرنے کی سعی کرے گا لیکن اس کیلئے بھی واضح ہدایات موجود ہیں کہ اس کا مثلہ نہ کیا جائے یعنی اس کی شکل نہ بگاڑی جائے اس کے کان ناک کاٹنے کی اجازت نہیں اس کی آنکھیں نکالنے کی اجازت نہیں۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً تَغْزُوفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَهُمْ لاتُمَثِّلُوا وَلا تَقْتُلُوْا وَلِيْداً.

صحیح مسلم — رقم الحدیث (۱۷۳۱) — جلد ۱۲ — صفحہ ۳۳

سنن ابن ماجہ (۱) — رقم الحدیث (۲۸۵۸) — جلد ۳ — صفحہ ۳۹۳

قال محمود محمد محمود: الحدیث حسن صحیح اسنادہ حسن

سنن ابنماجہ (۲) رقم الحدیث (۲۸۵۸) جلد۴ صفحہ ۳۷۴
قال بشار عواد معروف: اسنادہ صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۹۰۸) جلد۲ صفحہ ۴۰۸
قال الالبانی: حسن صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۹۲۶) جلد۱۶ صفحہ ۵۰۳
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۸۰۱۵) جلد۱۴ صفحہ ۷۰
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۸۰۱۲) جلد۱۴ صفحہ ۶۹
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۲۶۱۳) جلد۲ صفحہ ۴۴
صحیح سنن ابی داؤد
قال الالبانی:
سنن الدارمی رقم الحدیث (۲۴۳۹) جلد۲ صفحہ ۲۸۴
مسند ابی یعلیٰ الموصلی رقم الحدیث (۱۴۱۳) جلد۳ صفحہ ۶
المسند الجامع رقم الحدیث (۵۳۹۵) جلد۷ صفحہ ۵۰۲
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۷۳۹) جلد۱۱ صفحہ ۴۲
قال المحقق: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم
شرح السنہ (للبغوی) رقم الحدیث (۲۶۶۹) جلد۱۱ صفحہ ۱۱
قال البغوی: ھذا حدیث صحیح اکرجہ مسلم
السنن الکبریٰ (للبیہقی) / رقم الحدیث (۱۷۹۴۹) جلد۹ صفحہ ۸۴
قال البیہقی: رواہ مسلم فی الصحیح

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی لشکر فی سبیل اللہ جہاد کیلئے روانہ کرتے تو انہیں حکم ارشاد فرماتے کہ کسی کا مثلہ نہ بنایا اور کسی ولید کو قتل نہ کرنا۔

یہ کتنی پیاری تعلیم ہے اور شرف انسانیت کا کیسا اعلیٰ نمونہ ہے۔ جنگ وجدل میں دشمن ہر طرح کا نقصان پہنچاتا ہے بلکہ جب انسان دشمن کو قابو میں لیتا ہے تو جذبہ انتقام میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے پھر بسا اوقات اس سے وہ حرکات سرزد ہوتی ہیں جو انسانیت کے ماتھے پر بدنما داغ بن جاتی ہیں لیکن محسن انسانیت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کے موقع پر آپے سے باہر ہونے پر کاری ضرب لگائی ہے۔ جذبہ جہاد اپنی انا کی تسکین کیلئے نہیں بلکہ یہ جہاد صرف اور صرف اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے ہے اور جب اللہ کی رضا کیلئے کام ہوگا تو پھر اس کی شریعت اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر بھی عمل ہوگا۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے مجاہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دوران جہاد بھی شرف انسانیت کا خیال رکھا اور انسانی عزت وتکریم کو ہر جگہ مقدم جانا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۵۱)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۰۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۹۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۳
قال الالبانی:	حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۸۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۰۹
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۷۹۱)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۵
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۳۷۷۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۱
حلیۃ الاولیاء		جلد ۴	صفحہ ۳۷۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۶۲۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۰
قال المحقق:	حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۳۳۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۶۹۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۳۶۶)	جلد ۸	صفحہ ۴۱۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور (اگر خدانخواستہ برائی ہو جائے تو فوراً) برائی کے بعد نیکی کرو یہ نیکی اس برائی (کے اثراتِ بد) کو مٹادے گی اور لوگوں کے ساتھ حسنِ خلق سے برتاؤ کرو۔

-☆-

اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ:

تقویٰ کی تعریف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبانی سنیئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :
اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ قَالَ اَنْ يُطَاعَ فَلا يُعْصٰى وَيُذْكَرَ فَلا يُنْسٰى.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ کی تفسیر میں فرماتے ہیں

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۲۱۳)	جلد۳	صفحہ۱۲
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۰۸۹۳)	جلد۷	صفحہ۴۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۵۰۱)	جلد۹	صفحہ۹۳
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۵۰۲)	جلد۹	صفحہ۹۳
الدرمنثور		جلد۲	صفحہ۱۰۵

کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس طرح کی جائے کہ اس کی نافرمانی نہ ہو اور اس کو یاد کیا رکھا جائے کہ اس کوئی یاد کو فراموش نہ کیا جائے۔

جو انسان جو بندہ مومن ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگا رہے اس کی نافرمانی کا تصور بھی نہ آنے پائے اور وہ اللہ تعالیٰ کو یوں یاد کرے کہ نسیان کا گزر تک نہ ہو وہ حقیقی تقویٰ کی دولت سے آراستہ ہے اور وہی شرعی اصطلاح میں متقی ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی کتنا اہم ہے

اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ.

جہاں بھی اللہ ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی اس کی فرمانبرداری کرو اطاعت کو لازم پکڑو اور اس کی یاد کے دیپ روشن کرو۔

بندہ مومن اگر مسجد میں ہے تو تقویٰ سے آراستہ ہو کیونکہ وہ مسجد میں بھی اس کی اطاعت کیلئے آیا ہے سر بندگی جھکانے کیلئے آیا ہے اسکا رکوع وسجود اسکی مناجاتیں یہ سب کچھ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے اس کی عبادت میں ریاکاری کا دخل نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ریاکاری اور دکھلاوے سے علیم وخبیر اللہ نے منع فرمایا ہے۔

وہ بازار ہے پھر بھی تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہے وہ سامان بیچتے یا خریدتے کسی کو داؤ نہیں لگاتا کسی سے دغا وفریب نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے سارے اموریوں سرانجام دیتا ہے کہ اللہ ذوالجلال اسے دیکھ رہا ہے وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے جذبہ سے سرشار ہو کر تجارت کرتا ہے پھر وہ ہر لمحہ ہر گھڑی ذکر الٰہی کے مزے لیتا ہے اسکے ذکر کی تار کسی لمحہ بھی ٹوٹنے نہیں پاتی۔

عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ارادتمند

کو ان الفاظ سے وصیت فرمائی:

ہتھ کار ول دل یار ول

ہاتھ تو کام کریں لیکن دل یاد مولیٰ سے سرشار رہنا چاہیئے ۔ یہی وہ عظیم لوگ ہیں جو تقوی سے آراستہ ہیں بلکہ ان کی زندگی کا حاصل رضائے پروردگار ہے اور انکے شب و روز اللہ الواحد کی اطاعت و اسکی یاد میں بسر ہوتے ہیں ۔ بندہ اعزہ و اقارب کی محفل میں ہو یا دوست و احباب کی محفل میں اپنے بچوں میں بیٹھا ہو یا اپنے اھل خانہ کے پاس کسی بھی حالت میں وہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے باہر نہیں نکلتا بلکہ وہ ہر لحہ یاد خدا میں مگن رہتا ہے اور اسکے دل سے یاد الٰہی کے انوار پھوٹتے ہیں ۔

اَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ وَذَالِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ.

صلاۃ قائم کرو دن کے اطراف میں اور رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے ۔

گناہ تاریکی اور ظلمت ہے نیکی نور اور روشنی ہے ۔ گناہ کرنے سے خالق و مالک ناراض ہوتا ہے اور نیکی کرنے سے اعمال صالحہ کے بجالانے سے اللہ الکریم راضی ہوتا ہے ۔

عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وسلّم قَالَ : مَامِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْباً ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّر وَثُمَّ يُصَلِّىْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الاٰيَةَ: اَلَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۹۵)	جلد۲	صفحہ۱۷۸
قال المحقق:	حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۱۵)	جلد۱	صفحہ۴۱۶
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۵۲۱)	جلد۲	صفحہ۳۶۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۵۲۱)	جلد۱	صفحہ۴۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد۱	صفحہ۳۰۲
قال الترمذی:	حدیث علی حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد۱	صفحہ۲۳۴
قال الالبانی:	حسن		
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (۳۶۱)		صفحہ۳۲۰
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۰۱۵)	جلد۴	صفحہ۱۵۱
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۲۴)	جلد۱	صفحہ۳۸۰
موارد الظمآن	رقم الحدیث (۲۴۵۴)	جلد۸	صفحہ۱۰۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۶۱۰)	جلد۵	صفحہ۳۰۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۲۳)	جلد۲	صفحہ۳۹۰
قال المحقق:	حسن		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۱)	جلد۱	صفحہ۲۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی گناہ کرے پھر وضو کرے پھر صلاۃ ادا کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کی مغفرت فرمادے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اَلَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوْبِهِمْ.

مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۱۱
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۰۱۶۸)	جلد۴	صفحہ۲۰۶
المسند حمیدی	رقم الحدیث (۴)	جلد۱	صفحہ۴
المنصف ابن ابی شیبہ		جلد۲	صفحہ۳۸۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲)	جلد۱	صفحہ۱۶۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۸)	جلد۱	صفحہ۱۸۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۶)	جلد۱	صفحہ۱۸۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المسند الجامع	رقم الحدیث (۷۱۳۳)	جلد۹	صفحہ۶۴۳

وہ لوگ جو کسی فاحشہ کا ارتکاب کرلیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اللہ کو یاد کریں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔

نیکی گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ نیکی کا نور گناہوں کی ظلمت کو ختم کر دیتا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا پھر فرمایا:

میں نے دیکھا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اس وضو کی طرح (وضو فرمایا) پھر فرمایا جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں ادا کیں کہ ان دو رکعتوں میں اپنے نفس سے باتیں نہ کیں تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

-☆-

سبحان اللہ وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل ادا کرنے سے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہ وضو یہ دو رکعت نیکی ہے جس نے گناہ کو مٹا دیا ہے۔ نیکی کا نور گناہ کی ظلمت پر غالب آ جاتا ہے۔ بہر حال اللہ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۷)	جلد۲	صفحہ۱۱۳۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۶۲)	جلد۱	صفحہ۲۷
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۶)	جلد۱	صفحہ۱۱۴

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث پاک بھی ملاحظہ ہو

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ :مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ.

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے وضو کیا تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۴۵) — جلد۱ — صفحہ۲۷۴

شرح السنۃ للبغوی — رقم الحدیث (۱۵۲) — جلد۱ — صفحہ۳۲۴

قال البغوی: ھذا حدیث صحیح

شعب الایمان للبیھقی — رقم الحدیث (۲۷۳۱) — جلد۳ — صفحہ۱۲

جامع الاصول — رقم الحدیث (۷۰۱۹) — صفحہ۳۳۸

قال المحقق: صحیح

الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۲۹۲) — جلد۱ — صفحہ۲۱۰

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۸۲) — جلد۱ — صفحہ۱۸۹

قال الالبانی: صحیح

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۴۷۶) — جلد۱ — صفحہ۳۶۹

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَیهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلا اُخْبِرُکُمْ بِمَا یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَکَارِهِ وَکَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاةِ، فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ، فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ ،فَذَالِکُمُ الرِّبَاط.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۸)	جلد۳	صفحہ۳۱۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
الموطا امام مالک	رقم الحدیث (۵۵)	جلد۱	صفحہ۱۴۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد۱	صفحہ۲۸۷
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۵)	جلد۱	صفحہ۶
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۱۴۹)	جلد۱	صفحہ۳۲۰
قال المحقق:	ھذا الحدیث صحیح اخرجہ مسلم		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد۱	صفحہ۱۱۲
صحیح سنن انسائی	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد۱	صفحہ۵۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱،۵۲)	جلد۱	صفحہ۱۱۸
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد۱	صفحہ۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۰۸)	جلد۸	صفحہ۱۲۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اسی کے ذریعے درجات کو بلند فرماتا ہے؟

وہ ہے

جو لمحات نفس پر شاق گزریں ان میں مکمل اور خوشدلی سے وضو کرنا

مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا

صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا

سن لیجیئے! یہی رباط ہے، یہی رباط ہے، یہی رباط ہے۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ:

نفس انسانی آرام طلب ہے۔ کوئی بھی نیک کام کیا جائے تو نفس اس کے لئے آسانی سے مائل نہیں ہوتا۔ لیکن بعض امور ایسے بھی ہیں جن کا کرنا اس پر بہت شاق گزرتا ہے۔

۱۔ موسم سرما میں گرم بستر چھوڑ کر عبادت الٰہی کے لئے اٹھنا نفس کے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۳
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۰۸۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۳۷

اگر ان اوقات میں انسان بستر سے اٹھے ٹھنڈے پانی سے وضو کرے تو یقیناً یہ پانی جہنم کے شعلوں کو سرد کردے گا اور یہی وضو جنت میں بلند درجات کا زینہ بنے گا۔

۲۔ کسی بندہ مومن کو جسمانی تکلیف ہے اور یہ تکلیف اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وضو نہ کیا جائے لیکن مومن کے ایمان کی حلاوت اسے مجبور کرتی ہے کہ وضو کیا جائے اور اللہ کے حضور سر بندگی جھکایا جائے۔

۳۔ بندۂ مومن کسی کاروباری مصروفیات میں ہے یا کہیں معاملات سلجھا رہا ہے یا تکرار علم کی بنا پر فرصت نہیں، نفس کو ان لمحات میں بڑا گراں گزرتا ہے کہ وضو کیا جائے اور صلاۃ ادا کی جائے بلکہ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ایسے امور میں وقت صرف کر کے اپنا نقصان نہ کیا جائے لیکن جذبہ ایمانی ان سب چیزوں کو نظر انداز کرتا ہے جس اللہ نے لاکھوں انعامات و اکرامات سے نوازا اس کی بارگاہ میں باوضو ہو کر سجدہ ریز نہ ہونا انتہائی ناشکری ہے۔ یہی جذبہ ان مصروفیات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ کی رضا کی طلب میں وضو کرنے پر مجبور کر کے علیم وخبیر جل جلالہ کی بارگاہ اقدس میں کھڑا کر دیتا ہے۔

اگر

ایسے افراد کے گناہ اللہ تعالیٰ مٹا دے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کر دے تو اس میں حیرانگی کی کونسی بات ہے۔

اس حدیث پاک کے آخر میں

فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ ،فَذَالِكُمُ الرِّبَاط.

آیا ہے اس کے دو مفہوم ذکر کیے گئے ہیں۔

۱۔ رباط جہاد کے لئے مستعد رہنے اور اسی غرض سے گھوڑے باندھنے کو کہتے ہیں۔ ان امور کو رباط قرار دے کر گویا یہ فرمایا گیا کہ ان امور کو سرانجام دینا جہاد کا ثواب پانا ہے۔

۲۔ رباط اس کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کو باندھا جائے۔

ان معنی کو مدنظر رکھیں تو مفہوم ہوگا

یہی امور ہیں جو انسان کو باندھے رکھتے ہیں تا کہ وہ گناہوں کی طرف نہ جائے اور اللہ کی نافرمانی سے باز رہے۔

جو بندۂ مومن ان احکامات الٰہیہ پر عمل پیرا ہو تو کوئی بعید نہیں کہ رحیم و کریم اللہ انہیں جہاد کا ثواب بھی عطا فرمائے اور انہیں گناہوں سے بھی محفوظ رکھے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَاحْتِسَاباً ، غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ، وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ ، اِیْمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

صحیح البخاری رقم الحدیث (۱۹۰۱) جلد۲ صفحہ۵۶۶
صحیح مسلم رقم الحدیث (۷۶۰) جلد۲ صفحہ۱۹۱
صحیح ابن حبان (مختصرا)/رقم الحدیث (۳۴۳۲) جلد۸ صفحہ۲۱۸
قال المحقق: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۴۸۵) جلد۹ صفحہ۴۹۸
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۰۷۳) جلد۹ صفحہ۳۹۶
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۵۹)	جلد۹	صفحہ۱۶۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۸۱۷)	جلد۲	صفحہ۱۱۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیھقی (مختصراً)/رقم الحدیث (۸۵۰۶)		جلد۴	صفحہ۵۰۱
قال البیھقی:	راوہ البخاری فی الصحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۸
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۹۹۲)		جلد۱	صفحہ۵۸۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد۴	صفحہ۱۵۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۷۲)	جلد۱	صفحہ۴۳۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۷۲)	جلد۱	صفحہ۳۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۸۳)	جلد۲	صفحہ۱۵۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۸۳)	جلد۱	صفحہ۳۶۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان واحتساب سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کردیے جائیں گے اور جس نے ایمان واحتساب سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کردیے جائیں گے اور جس نے ایمان واحتساب سے لیلۃ القدر میں قیام کیا اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

سنن ابن ماجہ (۱) (مختصراً) / رقم الحدیث (۱۶۹۱) جلد۲ صفحہ ۳۰۷
قال المحقق: الحدیث صحیح
سنن ابن ماجہ (۲) رقم الحدیث (۱۶۴۱) جلد۳ صفحہ ۱۴۶
قال المحقق: اسنادہ صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۶۶۴) جلد۲ صفحہ ۵۸
قال الالبانی: صحیح
ارواء الغلیل (مختصراً) رقم الحدیث (۹۰۶) جلد۴ صفحہ ۱۴
قال الالبانی: صحیح
مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۹۵۸) جلد۱ صفحہ ۶۱۰
قال المحقق: متفق علیہ

عَنْ حِبْرِ الْاُمَّةِ اَبِی الْعَبَّاسِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: کُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَاغُلَامُ اِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ :اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِاجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَکَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ.

رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ'' صَحِیْحٌ''-وَفِیْ رِوَایَةِ غَیْرِ التِرمَذِیّ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ اَمَامَکَ تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ یَعْرِفُکَ فِی الشِّدَّةِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَااَخْطَاکَ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَکَ وَمَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَکَ وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْکَرْبِ وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً.

المعجم الاوسط	رقم الحدیث(۵۴۱۷)	جلد۴	صفحہ۱۱۹
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۵۲۴)	جلد۴	صفحہ۲۳۱
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۵۱۶)	جلد۲	صفحہ۶۰۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حِبرُ الاُمّت ابوالعباس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:

میں حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا اے لڑکے! میں تجھے چند باتوں کی تعلیم دیتا ہوں (انہیں یاد رکھنا): اللہ کا دھیان رکھ وہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کا دھیان رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا اور جب تو کچھ مانگنا چاہے تو اللہ سے مانگ اور جب تجھے مدد کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ۔

اس بات کو پیش نظر رکھ اگر ساری قوم اس مقصد کیلئے اکٹھی ہو جائے کہ تجھے کچھ نفع پہنچائیں تو جو اللہ نے تیرے لیئے لکھ دیا اس کے سوا نفع نہیں پہنچا سکتے۔

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۰۲)	جلد۳	صفحہ۱۴۵۹
قال الالبانی:	حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۳۵۷)	جلد۴	صفحہ۶۹۸
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۸۴۵۷)	جلد۱۴	صفحہ۱۲۵
حلیۃ الاولیاء		جلد۱	صفحہ۳۱۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۶۹)	جلد۳	صفحہ۱۹۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۵۴۱۵)	جلد۴	صفحہ۳۸۲
شعیب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۱۹۵)	جلد۱	صفحہ۲۱۶

اگر ساری قوم اس مقصد کیلئے اکٹھی ہوجائے کہ تجھے کچھ (جانی یا مالی) نقصان پہنچائیں تو اس کے سوا تجھے کچھ ضرور نہیں پہنچا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیئے لکھ دیا ہے۔

(فیصلہ کرنے والے) قلم اٹھا لیئے گئے اور صحیفوں کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔

اور غیر ترمذی کی روایت میں ہے: اللہ کی طرف دھیان کر تو اسے اپنے آگے پائے گا۔ خوشحالی کے زمانہ میں اللہ کی طرف میلان رکھ وہ تنگدستی میں تیری طرف (خصوصی) توجہ فرمائے گا۔

اور اس بات کو بھی پیش نظر رکھ جو مصیبت تجھ سے ٹل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہ تھی اور جو مصیبت تجھ پر آ کر رہی وہ تجھ سے ٹلنے والی نہ تھی۔

یہ بھی جان لے (اللہ کی طرف سے) مدد صبر کے ساتھ اور کشائش تنگی کے ساتھ ہے اور یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

-☆-

اِحفَظِ اللّٰہَ یَحفَظکَ:

اللہ کی حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

اللہ کی حفاظت کرو یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حفاظت کرو۔ اس کے اوامر کو بجا لاو، اس کے نواھی سے مجتنب رہو۔ بندہ جب اوائل عمری میں اللہ کے اوامر کو بجالاتا ہے اس کے نواھی سے اجتناب برتتا ہے تو قادر و قیوم اللہ اس پر یہ کرم کرتا ہے کہ جب اسکی عمر ڈھلنے لگتی ہے اللہ اسے اپنی یاد کی مزید توفیق عطا فرماتا ہے اور جیسے جیسے عمر ناپائیدار اختتام کی طرف بڑھتی ہے اسکا ذوقِ عبادت ترقی کرتا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عالم

جوانی میں پیکر شرم وحیا تھے اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی ترجیحات وخواہشات قربان کرتے تھے جب کریم اللہ نے جواباً ان پر کرم کیا تو وہ روزانہ ایک قرآن کریم تلاوت کرلیا کرتے تھے۔

عارف باللہ قدوۃ الاولیاء حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد میں حضرت خواجہ محمد اکبر علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کے اوامر کی پاسداری کی، اسکے نواھی سے مجتنب رہے تو اللہ تعالیٰ نے یوں کرم کیا کہ روزانہ قرآن کریم ختم کرلیا کرتے تھے۔ انکے تلاوت قرآن کا بیان بڑا انوکھا ہے۔ ملاحظہ ہو:

یہ پیکر صدق وصفا صبح اپنے معمولات سے فارغ ہو کر کھیتوں کی طرف روانہ ہو جاتے بیلوں کی جوڑی کے پیچھے ہل پر ہاتھ رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے جونہی تلاوت قرآن کے لئے بسم اللہ کرتے بیل خود بخود حرکت میں آجاتے پھر نہ اللہ والے کی زبان تھمتی اور نہ ہی بیل رکتے۔ یہ سلسلہ دوپہر تک جاری رہتا اور جب آپ قرآن کی آخری سورت کے آخری لفظ والناس تک پہنچتے بیل خود بخود ٹھہر جاتے۔

عشقِ الٰہی کی آگ میں جلا ہوا یہ وجود جب کلام الٰہی کی تلاوت شروع کرتا تو ہر طرف سناٹا چھا جاتا جس کی آنکھوں میں جمالِ الٰہی کا خمار ہو اور زبان وقلب میں انوار الٰہیہ کی چاشنی ہو اس کی تلاوت کا انداز جداگانہ ہوتا ہے۔

جیسے ہی چشمہ تسلیم ورضا سے دھلی ہوئی یہ زبان کھلتی کھیت کے چاروں طرف لوگ دیوانہ وار کھڑے ہو جاتے اور وہ کھڑے کھڑے پورا قرآن کریم سن لیتے کھڑے کھڑے نہ کسی کو اکتاہٹ محسوس ہوتی اور نہ تھکاوٹ انہیں اس بات کا شعور ہی نہ رہتا کہ ہم کھڑے ہیں یا بیٹھے۔

تلاوتِ قرآن کریم کے تین مدارج ہیں:

ا۔ عالم ملک وملکوت کی ہر چیز عیاں ہو جاتی ہے۔ وہ تلاوت کرتا ہے اور عالم ملک وملکوت کے سربستہ رازوں کا مشاہدہ کرتا جاتا ہے۔

۲۔ قاری ذاتِ خدا میں اس درجہ فنا ہوتا ہے کہ زبان تو قاری کی ہوتی ہے لیکن کلام متکلم کا۔ جیسے شجر موسیٰ علیہ السلام سے متکلم کلام کرتا ہے اسی طرح قاری کی زبان سے متکلم کلام فرما رہا ہوتا ہے۔

زنانِ مصر نے چہرہ یوسف میں تجلیاتِ الٰہیہ کا مشاہدہ کیا انہیں اپنے اپنے وجود کا احساس تک نہ رہا انہوں نے چھریوں سے پھلوں کی بجائے اپنے اپنے ہاتھ زخمی کر لئے۔ ان کے ہاتھوں سے خون رس رہا ہے لیکن ان کی نگاہیں جمالِ یوسفی پر مرکوز ہیں۔

یوں ہی عمدۃ الاذکیاء عارف باللہ حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کی زبان مبارک سے لوگ اللہ کے کلام کو سنتے انہیں ہوش ہی نہ رہتا کہ وہ کھڑے ہیں انہیں اپنا کئی گھنٹے کھڑا رہنا بھول جاتا اور وہ کلام الٰہی کی حلاوت میں ہی مست ہوتے رہتے۔ حالانکہ کھڑا ہونا تو درکنار انسانی فطرت میں کئی گھنٹے جم کر بیٹھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔

گلستانِ صدیقی کے گل سرسبد حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کی ذاتِ خدا میں اس درجہ فنائیت ہی کا ثمر ہے کہ اللہ نے آپ کی اولادِ امجاد میں حضرت قبلہ عالم سلطان الاولیاء خواجہ قاضی محمد سلطان عالم صدیقی چچوی رحمہ اللہ کو پیدا کیا جن کے اخلاص وللّٰہیت اور قدسی صفات اولاد امجاد کی خوشبو وادی جنت نظیر کشمیر کے ہزاروں گھروں میں محسوس کی جا سکتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کشمیر و پاکستان کی سرحدوں سے تجاوز کر کے دیارِ غیر میں بھی بے شمار لوگوں

کے ایمانوں کوتازگی وفرحت بخش رہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ حَمْداً کَثِیْراً.

آپ کے بارے میں یہ بات بھی پایہ ثبوت تک ہے کہ تلاوت قرآن کے دوران اگر قضائے حاجت کی ضرورت پیش آتی تو اپنی زبان بڑی مضبوطی سے دانتوں میں دبالیتے ورنہ ان کی زبان قابو سے باہر ہوتی اور تلاوت میں مگن رہتی۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیْ الْبَدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّۃِ الْاُوْلٰی اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۹۶)	جلد۳	صفحہ۱۲۸۴
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۷۸۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۲۴
قال المحقق:	رواہ البخاری فی الصحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۲۷۱۳)	جلد۸	صفحہ۵۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۰۷)	جلد۲	صفحہ۳۷۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علٰی شرط الشیخین		
المعجم الکبری للطبرانی	رقم الحدیث (۶۵۱)	جلد۱۷	صفحہ۲۳۵
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۵۹۷)	جلد۱۳	صفحہ۱۷۳
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۱۴۹)	جلد۱۱	صفحہ۱۴۳
حلیۃ الاولیاء		جلد۸	صفحہ۱۲۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۸۳)	جلد۴	صفحہ۵۰۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے انبیاء کرام کے کلام سے جو لوگوں نے ابھی تک محفوظ رکھا یہ بات (بھی) ہے جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کیے جا۔

-☆-

حیاء کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

اَلْحَیَاءُ خُلُقٌ '' یَبْعَثُ عَلٰی تَرْکِ الْقَبِیْحِ وَیَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِیْرِ فِی حَقِّ ذِی الْحَقِّ. (جامع العلوم والحکم)

حیاء اس عادت کو کہتے ہیں جو انسان کو قبیح اور فحش کام کرنے سے روکتی ہے اور حقدار کے

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۶
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۶۸۴)		جلد ۲	صفحہ ۲۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۹۷۲)	جلد ۷	صفحہ ۳۲۸
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۳۱۶)		صفحہ ۴۴۵
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۶۲۱)		صفحہ ۸۶

حق میں کوتاہی سے منع کرتی ہے۔

حیاء ہی وہ اعلیٰ صفت ہے جو انسان کو انسانیت کے دائرے میں رکھتی ہے اگر یہ صفتِ حیا نہ رہے تو ایک انسان اور حیوان میں کیا فرق رہ جاتا ہے اگر کوئی بے حیائی پر اتر آئے تو وہ سب کچھ کر گزرتا ہے کیونکہ اس کا ضمیر ہی مردہ ہو چکا ہوتا ہے اور اس سے وصفِ انسانیت ناپید ہو چکا ہوتا ہے۔

اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ.

جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو چاہے کرتا جا۔

فارسی زبان میں اسکا ترجمہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے

بے حیا باش و ہر چہ می خواہی کن

بے حیا ہو جا اور جو جی چاہے کرتا جا۔

یہی وہ حیاء ہے جسے ایمان کا شعبہ قرار دیا گیا ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ "وَسَبْعُوْنَ اَوْبِضْعٌ" وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَامَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ" مِنَ الْاِيْمَان.

صحیح مسلم — رقم الحدیث (۳۵) — جلد۱ — صفحہ۵۹۳

سنن ابن ماجہ (۱) — رقم الحدیث (۵۷) — جلد۱ — صفحہ۵۶

قال محمود محمد محمود: متفق علیہ

سنن ابن ماجہ (۲) — رقم الحدیث (۵۷) — جلد۱ — صفحہ۸۲

قال بشار عوار معروف: اسنادہ صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۷)	جلد۳	صفحہ۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۷۶)	جلد۵	صفحہ۳۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۷۶)	جلد۳	صفحہ۱۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۹)	جلد۱	صفحہ۱۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۴)	جلد۳	صفحہ۴۴۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۵۹۸)		صفحہ۱۵۶
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۵۹۸)		صفحہ۲۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۹۰)	جلد۱	صفحہ۴۱۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۷)	جلد۱	صفحہ۳۸۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن النسائی		جلد۸	صفحہ۱۱۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۹)	جلد۳	صفحہ۳۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد۸	صفحہ۱۱۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۲۰)	جلد۳	صفحہ۳۴۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر اور کچھ یا ساٹھ اور کچھ شاخیں ہیں ان میں افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنی اذیت دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دینا ہے اور حیاء ایمان کا شعبہ ہے۔

-☆-

اس حدیث پاک میں الگ ذکر کیا گیا ہے کہ حیاء ایمان کا شعبہ ہے یہ اس کی اہمیت کے پیش نظر ذکر کیا گیا ہے تا کہ اھل ایمان اسے نظر انداز نہ کریں جس میں حیاء ہے۔ گویا اس میں کچھ نہ کچھ ایمان ہے لیکن درج ذیل حدیث پاک میں غور کیجئے تو حیاء کی قدر و منزلت مزید نکھر کر سامنے آتی ہے۔

تحفة الاشراف رقم الحدیث (۱۲۸۱۶) جلد ۹ صفحہ ۴۲۹
المسند الجامع جلد ۱۶ صفحہ ۴۷۸
مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۵) جلد ۱ صفحہ ۱۰
قال الخطیب التبریزی: متفق علیہ
مصابیح السنۃ رقم الحدیث (۳) جلد ۱ صفحہ ۱۱۳

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْاِیْمَانَ قُرِنَا جَمِیْعاً فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الآخَرُ.

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیاء اور ایمان دونوں جڑواں ہیں اگر ان میں سے ایک اٹھ جائے ختم ہو جائے تو دوسرا خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

-☆-

حیاء میں وہ وصف جمیل ہے جس سے ایک بندہ انسان کہلاتا ہے اور اس کی موجودگی

شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۷۷۲۷)	جلد ۶	صفحہ ۱۴۰
قال البیہقی:	اسنادہ حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرطھما		
تلخیص بذیل مستدرک	رقم الحدیث (۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
قال الذھبی:	علی شرطھما		
کنز العمال	رقم الحدیث (۵۷۵۶)		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۱۰

ایمان کی موجودگی پر دلالت کرتی ہے۔

حیاء کی اہمیت کو سمجھنے کیلئے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلَاتَسْتَحْيُوْنَ؟ قَالُوْا: اِنَّا لَنَسْتَحْيِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ لَيْسَ ذَالِكَ، مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَاوَعٰى وَالْبَطْنَ وَمَاحَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم حیاء نہیں کرتے ہو تو صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ! یقیناً ہم شرم وحیاء کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتا ہے جیسے حیاء کرنے کا حق ہے تو اسے چاہیئے

المستدرک للحاکم جلد۴ صفحہ۳۲۳

قال الحاکم: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه

تلخیص بذیل مستدرک جلد۴ صفحہ۳۲۳

قال الذهبی: صحيح

سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۴۶۶) جلد۴ صفحہ۲۰۷

قال الترمذی: هذا حديث غريب

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۴۵۸) جلد۲ صفحہ۵۹۰

قال الالبانی: حسن

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۶۰۷) جلد۱ صفحہ۵۰۴

مصابیح السنۃ رقم الحدیث (۱۱۴۲) جلد۱ صفحہ۵۳۳

کہ وہ سر اور جو چیزیں سر میں موجود ہیں ان کی حفاظت کرے۔ پیٹ اور جس چیز کو پیٹ شامل ہے اس کی حفاظت کرے اور اسے چاہے کہ وہ موت کو یاد رکھے اور مرنے کے بعد جسم کی بوسیدگی کو یاد کرے اور جو آخرت کا ارادہ رکھتا ہے وہ دنیاوی زندگی کی زینت کو ترک کرتا ہے پس جس نے ایسا کیا تو اس نے اللہ سے ایسی حیاء کی جیسے حیاء کرنے کا حق ہے۔

غور کیجئے! ایک صفت حیاء میں کتنی چیزیں آ جاتی ہیں۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ سے شرم وحیاء کرتا ہے وہ اپنے پورے جسم کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے کسی عضو کو نافرمانی کی جانب نہیں لے جاتا کیونکہ اسے شرم آتی ہے کہ اس کا خالق و مالک اسے دیکھ رہا ہو اور پھر وہ اس کی نافرمانی کرے۔

فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَاوَعٰى:

سر اور سر کے مشتملات کی حفاظت کرے

سر میں آنکھیں آتی ہیں ایک شرم وحیا کا پیکر اپنی آنکھوں کی حفاظت کیا کرتا ہے اپنے کانوں کی حفاظت کرتا ہے اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے بلکہ اپنی سوچ وفکر کی حفاظت کرتا ہے پیکر شرم وحیاء کی آنکھیں ناجائز جگہ نہیں اٹھتیں نہ اسکے کان بے ہودہ اور فحش کلام سنتے ہیں اور نہ اسکی زبان سے تہذیب سے گری ہوئی باتیں نکلتی ہیں بلکہ اس کی سوچ اور اسکی فکر بھی طیب وطاہر ہوتی ہے ایسا پاکیزہ انسان اس قابل ہے کہ قدسی بھی اسے سلامی کریں اس کی نگاہوں کے سامنے یہ ارشاد ربانی رہتا ہے۔

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلاً.

بیشک سمع وبصر اور دل ہر ایک کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

فَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى:

ایک حیادار انسان اپنے پیٹ اور اسکے مشتملات ستر وغیرہ کی حفاظت کرتا ہے اس میں ایسا لقمہ نہیں جانے دیتا جو مشتبہ ہو کیونکہ وہ وحدۂ لاشریک سے حیاء کرتا ہے اگر کسی ایسی جگہ ہو جہاں اسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو پھر بھی وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ میرا خالق و مالک اور میرا رازق مجھے ہر آن اور ہر لمحہ دیکھ رہا ہے۔ حیاءدار آدمی کا ستر کبھی بھی غیر کیلئے نہیں کھلتا وہ ایمان کی دولت سے لبریز ہوتا ہے تو ایمان عطا کرنے والا اللہ اور ایمان تقسیم فرمانے والا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے راضی ہوتے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى:

حیادار آدمی کی نگاہوں کے سامنے ہر وقت موت رقص کرتی ہے وہ موت کی یاد سے کبھی غافل نہیں ہوتا وہ ہر لمحہ دار آخرت کی تیاری میں رہتا ہے دنیا اور اسکے فریب میں نہیں آتا بلکہ علیم وخبیر اللہ کی حاضری کیلئے بے قرار و بے چین رہتا ہے اور اس کی تیاری میں مگن اپنے اوقات کو معمور رکھتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو (وَقِیْلَ اَبِیْ عَمْرَۃَ) سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلاً لا اَسْئَلُ عَنْہُ اَحداً غَیْرَکَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۴۲)	جلد۳	صفحہ۲۲۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۸)	جلد۱	صفحہ۹۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۱۸)	جلد۴	صفحہ۱۸۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۱۰)	جلد۲	صفحہ۵۶۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۷۲)	جلد۴	صفحہ۳۸۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲۳)	جلد۳	صفحہ۳۸۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۴۷۸)	جلد۴	صفحہ۲۰
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۱۲۳۱)		صفحہ۱۷۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوعمرو یا ابوعمرۃ سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے عرض کی یارسول اللہ! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتادیجئے کہ اس بارے میں آپ کے سوا کسی سے سوال نہ کروں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (دل وجان سے) کہہ دیجئے میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر ثابت قدم رہیے۔

-☆-

علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَلْاِسْتِقَامَةُ : هِیَ سُلُوکُ الصِّراطِ الْمُسْتَقِیمِ وَهُوَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ مِنْ غَیْرِ تَعْرِیجٍ عَنْهُ یُمْنَةً وَیُسْرَةً وَیَشْمِلُ ذالِکَ فِعْلَ الطَّاعَاتِ کُلِّهَا ، الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ وَتَرْکَ الْمَنْهِیَّاتِ کُلِّهَا کَذَالِکَ.[1]

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۶۳۹۷-۶۳۹۶) جلد ۷ صفحہ ۶۹

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۵۳۵۴) جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

سنن الدارمی رقم الحدیث (۲۷۱۱) جلد ۲ صفحہ ۳۸۶

(۱) جامع العلوم والحکم ۱/۵۱۰

استقامت:

یہ صراطِ مستقیم پر چلنا ہے اور وہ دین قیم ہے جس میں دائیں بائیں جھکاؤ نہیں اور یہ شامل ہے تمام فعل طاعات پر ظاہراً و باطناً اور شامل ہے تمام ظاہری و باطنی منھیات کے ترک پر۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک آدمی عرض کرتا ہے:
یارسول اللہ! مجھے اسلام کے بارے میں ایک ایسی بات کی وصیت فرما دیجئے جو حرفِ آخر ہو اور اس کے بعد میں کسی سے اس سلسلہ میں استفسار نہ کروں۔
حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی جملہ ارشاد فرمایا جو تمام تعلیمات اسلام کا نچوڑ ہے اور اس میں سب کچھ سمو کر رکھ دیا گیا ہے۔

قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ:

کہہ دیجئے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس کے بعد اس پر ثابت قدم رہو۔
علامہ لکھتے ہیں: گویا استقامت صراط مستقیم پر چلنے کا نام ہے اور یہ وہ دین حق ہے جس میں کسی قسم کی کوئی کجی و کمی نہیں اس دین پر کاربند افراد دائیں بائیں جھکا نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ سیدھی راہ پر چلا کرتے ہیں۔

استقامت صرف زبان سے اللہ پر ایمان لا کر اس پر قائم و دائم رہتا نہیں بلکہ اس میں تمام اوامر ظاہریہ و باطنیہ آ جاتے ہیں جن پر کاربند رہا جاتا ہے اور یہ تمام منھیات ظاھریہ و باطنیہ کو بھی شامل ہے جن سے اجتناب کیا جاتا ہے۔

یہی وہ استقامت ہے جسے فوق الکرامت کہا گیا ہے یعنی جس آدمی میں استقامت علی الدین موجود ہے اگرچہ ظاہری طور پر اس سے کسی کرامت کا صدور نہ بھی ہو پھر وہ کرامتوں والے سے بلند بہت بلند ہے۔

مسند الامام احمد کی روایت میں بھی اس طرح موجود ہے:

اِنَّ رَجُلاً قَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! مُرْنِیْ فِی الْاِسْلَامِ لَا أَسْأَلُ عَنْہُ اَحَداً بَعْدَکَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتَ : فَمَا اَتَّقِیْ ؟ فَأَوْمَأَ اِلٰی لِسَانِہٖ.

ایک آدمی بارگاہ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! اسلام میں مجھے ایسی چیز کا حکم دیجئے کہ میں اس سلسلہ میں آپ کے بعد کسی سے استفسار نہ کروں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہہ دیجئے میں اللہ پر ایمان لایا اور اس پر استقامت اختیار کیجئے۔راوی کہتا ہے:

میں نے عرض کی مجھے کس چیز سے بچنا چاہیئے؟
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہاں بھی اس سوال کے جواب میں استقامت کا حکم ارشاد فرمایا استقامت وہ عظیم دولت ہے جس کی نظیر نہیں پیش کی جاسکتی۔ ہزار آندھیاں آئیں لیکن صاحب استقامت کے پاؤں میں لغزش نہیں آیا کرتی۔ مصائب وآلام کے طوفان اٹھیں بندہ مومن کے وصفِ استقامت میں فرق نہیں آیا کرتا۔اگر کسی بندہ مومن صاحب استقامت کو ہزار لالچ بھی دی جائے دولت کے انبار اس کے قدموں میں رکھ دیے جائیں وہ انہیں پائے حقارت سے بھی نہیں ٹھکراتا۔اس مرد حق آگاہ صاحبِ استقامت کو نہ ڈرا کر دھمکا کر مرعوب کیا جاسکتا ہے اور نہ لالچ

سے اس کے نعمت ایمان کو داغدار کیا جا سکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الملائکۃُ اَنْ لاتَخافُوْا وَلا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ.

بے شک وہ لوگ جو کہہ دیتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرتے ہیں تو ان پر فرشتے نازل ہوا کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں تم خوف نہ کھانا تم غمگین نہ ہونا اور تمہیں مبارک ہو اس جنت کی جس جنت کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

صاحب استقامت جہاں بھی بیٹھا ہوا سے تنہا نہ سمجھا جائے اگر وہ کہیں نکل جائے تو بھی اسے اکیلا تصور نہ کیا جائے اس کے بارے میں کبھی بھی یہ ذھن میں نہ آئے کہ وہ بے یارو مددگار ہے بلکہ اللہ کا فرمان" تتنزل علیم الملائکۃ" ان خوش قسمت افراد پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں تو جس مرد مومن پر فرشتے نازل ہوں وہ خداداد قوتوں کا مالک ہوا کرتا ہے جس کی چاکری کیلئے نوری مخلوق ہو وہ عام انسانوں میں ہوتے ہوئے بھی عام انسان نہیں ہوا کرتا۔

یہ فرشتے اللہ کی طرف سے حکم پہنچاتے ہیں۔

اے سراپا استقامت! اے کلمہ طیبہ پڑھ کر اس پر ڈٹ جانے والے! اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا قلادہ گلے میں ڈال کر اس کی حفاظت کرنے والے! تمہیں اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرنا اللہ تیرا ممد و معان ہے تم کسی بات سے غمگین نہ ہونا قادر و قیوم اللہ تجھ سے راضی ہے پھر وہی فرشتے جنت کی بشارتیں دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ، اُوْلٰئِکَ اَصْحَابُ الْجَنَّۃِ خَالِدِیْنَ فِیْھَا جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔[1]

بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہہ دیا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کی تو انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں یہی وہ اصحاب جنت ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ جزاء ان کے ان اعمال کی جو وہ کیا کرتے تھے۔

(۱) الاحقاف ۱۳

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَأَیْتَ اِذَا صَلَّیْتُ الْمَکْتُوْبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَاَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ اَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ شَیْئاً اَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَالَ نَعَمْ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں:

جب میں صلواتِ مکتوبات (فرض نمازیں) ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال جانوں اور حرام کو حرام جانوں اور ان امور پر کچھ بھی اضافہ نہ کروں کیا میں جنت میں جاؤں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں (تو جنت میں ضرور جائے گا)۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵)	جلد۱	صفحہ۲۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۲۸۷)	جلد۹	صفحہ۵۴۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۹۵۰)	جلد۲	صفحہ۳۴۶

مکتب سید الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طلباء اور بارگاہ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردہ کس درجہ پاک باطن تھے ان کی سوچ وفکر کس درجہ طیب وطاہر تھی انہیں اس دنیا کا فکر نہیں نہ یہاں کی دولت جمع کرنے کی لگن ہے ان کے ذہنوں میں فکر ہے تو فکر آخرت اور ان کی سوچ کا محور آخرت کی نجات ہے۔

زیر نظر حدیث میں ملاحظہ کیجئے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والا کس اعلیٰ ذوق کا ہے اور وہ اپنی نجات کے بارے میں سول کرتا ہے۔

اِذَا صَلَّیْتُ الْمَکْتُوْبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ

جب میں فرض نمازیں ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں۔

یہاں صرف دو چیزوں کا ذکر ہے حالانکہ اسلام کا قصر رفیع جن ستونوں پر استادہ ہے ان کی تعداد پانچ ہے۔ جنہیں ارکان اسلام بھی کہا جاتا ہے۔

پہلا رکن تو اقرار الشہادتین ہے یعنی اللہ الواحد کی الوہیت کی گواہی دینا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور رسالت کی گواہی دینا یعنی اَشْھَدُاَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ. کہنا یہ وہ بنیادی رکن ہے جس کے بغیر کوئی مسلم ہو ہی نہیں سکتا۔ صحابی نے جب یہ استفسار کیا تو اس وقت وہ کلمہ پڑھ چکے تھے۔ باقی دو ارکان کا انہوں نے ذکر نہیں کیا۔

اس کی ایک وجہ تو یہ ہوسکتی ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہوگی یعنی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ سوال کیا اس وقت صرف صلاۃ اور رمضان کے روزے فرض ہونگے اور باقی زکاۃ اور حج کی فرضیت کا حکم نازل نہ ہوا ہوگا۔

دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ

صلاۃ اور صوم یہ عبادت بدنیہ کہلاتے ہیں لیکن زکوۃ عبادت خالص مالیہ ہے اور حج بھی بغیر استطاعت کے فرض نہیں تو ہوسکتا ہے وہ صحابی مالی حیثیت نہ رکھتے ہوں ان پر یہ دو رکن فرض نہ ہوں جب فرض ہی نہیں تو انہوں نے ان کے بارے میں استفسار بھی نہ کیا۔

اَحۡلَلۡتُ الۡحَلاَلَ وَحَرَّمۡتُ الۡحَرَامَ :

حلال کو حلال جانوں اور حرام کو حرام جانوں یعنی جو امور شریعت مطہرہ میں حلال ہیں میں انہیں صدق دل سے حلال سمجھوں اور جو امور شریعت اسلامیہ میں حرام ہیں میں انہیں حرام جانوں۔ جو آدمی اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھتا ہے اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام جانتا ہے تو یہ اس کے مومن ہونے کی علامت ہے جو آدمی اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں میں سے کسی ایک کی حلت کا انکار کردے یا اس کی حرام کی ہوئی چیزوں میں سے کسی ایک کی حرمت کا انکار کردے تو وہ آدمی مومن نہیں رہ سکتا۔

عَنْ اَبِی مَالِکٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاٰنِ (اَوْ تَمْلَاُ) مَابَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلَاۃُ نُوْرٌ" وَالصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ" وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ" وَالْقُرْاٰنُ حَجَّۃٌ" لَکَ اَوْ حُجَّۃٌ" عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَائِعٌ" نَفْسَہٗ فَمُعْتِقُھَا اَوْ مُوْبِقُھَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ".

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۰۰)	جلد۱۶	صفحہ۴۶۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد۱	صفحہ۲۵۹
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۲۸)	جلد۵	صفحہ۳۰۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۱۷)	جلد۳	صفحہ۴۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۰)	جلد۱	صفحہ۱۶۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۹)	جلد۱	صفحہ۱۰۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

طہارت نصف ایمان ہے۔

الحمدللہ کہنا (عمل کے) ترازو کو بھرتا ہے۔

سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا بھر دیتے ہیں آسمانوں اور زمین کے درمیان ساری جگہ کو۔

نماز نور ہے۔ صدقہ برھان ہے۔ صبر روشنی ہے۔

قرآن حجت ہے تیرے حق میں یا تیرے خلاف

سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۴۳۳)	جلد۵	صفحہ۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۴۳۶)	جلد۲	صفحہ۱۷۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۱۶۳)	جلد۹	صفحہ۲۸۲
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۵۳)	جلد۱	صفحہ۱۷۴
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۶۰۰)	جلد۱	صفحہ۱۸۹
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۵)	جلد۱	صفحہ۶۹
قال المحقق:	اخرجہ مسلم فی الصحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۴۸)	جلد۱	صفحہ۳۱۷
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد۱	صفحہ۶

جو شخص صبح کو (گھر سے) نکلتا ہے پس کوئی تو اپنے نفس کا سودا کر کے اپنے نفس کو جہنم سے آزاد کروالیتا ہے اور کوئی اسے شیطان کے ہاتھوں بیچ کر (جہنم کا سزاوار قرار دیکر) ہلاک کر دیتا ہے۔

-☆-

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الاِیْمَان:

علامہ زمخشری شطر کا معنی نصف کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ان کی تالیف الفائق فی غریب الحدیث:

اَلشَطْرُ : اَلنِّصْفُ [1]

علامہ ابن الاثیر نے بھی یہی لکھا ہے:

اَلشَطْرُ : اَلنِّصْفُ [2]

المحیط فی اللغة میں بھی اسکا معنی نصف ہی لکھا ہے:

شَطْرُ كُلِّ شَیْءٍ نِصْفُه‘ (۱۲) [3]

لیکن المعجم الوسیط میں مرقوم ہے:

اَلشَّطْرُ : نِصْفُ الشَّیْءِ وَیُسْتَعْمَلُ فِی الْجُزْءِ مِنْهُ . [4]

شطر کسی چیز کے نصف کو کہتے ہیں اور شطر کی چیز کے جز کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

---

(۱) الفائق فی غریب الحدیث ۲/۲۰۱

(۲) النھایہ لابن الاثیر ۲/۴۷۳

(۳) المحیط فی اللغۃ ۷/۲۹۰

(۴) المعجم الوسیط ۱/۴۸۲

"الطهور شطر الايمان" میں اگر شطر کا معنی جزو کریں تو مفہوم بالکل واضح ہے کہ وضو ایمان کا جزء ہے لیکن اگر اسکا معنی نصف کریں تو پھر سوال یہ ہے کہ وضو کو نصف ایمان کس وجہ سے کہا گیا۔

ا۔ ایمان کا انحصار صلاۃ پر ہے۔

"اَلصَّلاۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ"

صلاۃ دین کا ستون ہے۔اس پر واضح دلالت کرتا ہے۔

اب دو چیزیں نظر آتی ہیں:

ا۔ صلاۃ - اصل مقصد

ب۔ وضو - اسکے بغیر صلاۃ نہیں

اس وجہ سے وضو کو شطر ایمان نصف ایمان کہا گیا ہے۔

۲۔ ایمان کامل اس شخص کا ایمان ہے جو ہر قسم کی معصیت و نافرمانی سے محفوظ ہو۔

ا۔ معصیت صغیرہ

ب۔ معصیت کبیرہ

وضو کرنے سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس لئے وضو کو نصف ایمان قرار دیا گیا۔

۳۔ کامل الایمان وہ ہے جو گناہوں سے پاک ہو اور وہ نیکیوں سے آراستہ ہو وضو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور صلاۃ نیکیوں سے آراستہ کرتی ہے اس لئے وضو کو شطر الایمان ﴿نصف ایمان﴾ کہا گیا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ جب اجر وثواب سے نوازتا ہے تو اس کی عطا کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ عطاء عام

ب۔ عطاء خاص

اللہ کی وہ عطا جو ہر ایک کو بلا تخصیص ملے اسے عطاء عام کہتے ہیں۔ لیکن اللہ کا وہ کرم جو خاص بندوں کو ان کے اخلاص وللّٰہیت کی بنا پر دیتا ہے اسے عطاء خاص کہتے ہیں۔

اللہ ہر وضو کرنے والے کو بھی اجر دیتا ہے۔ یہ اس کا کرم بلا تخصیص ہے لیکن کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو اس خلوص وللّٰہیت سے وضو کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اجر وثواب اس درجہ بڑھا دیتا ہے کہ اس اجر وثواب کو دیکھ کر بجا طور پر عام آدمی کا نصف ایمان کہا جا سکتا ہے۔ یہ اللہ کا کرم ہے اور اس کے کرم کو کوئی روک نہیں سکتا جیسے اللہ تعالیٰ

کسی کو ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں اور

کسی کو ایک کے بدلے ستر اور

کسی کو ایک کے بدلے سات سو دیتا ہے اور اپنے خاص بندوں کے بارے میں فرمایا:

وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ

اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اجر وثواب سات سو گنا سے بڑھا دیتا ہے اور اسکی کوئی حد مقرر نہیں۔

تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ :

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا ایک مومن کا امتیاز ہے اس کا شکر کرنا ایمان کی حلاوت ہے تو یہ الحمد للہ بظاہر تو ایک مختصر جملہ ہے لیکن کریم اللہ جب اس پر اجر وثواب عطا فرماتا ہے تو اس سے

اعمال تولنے والا میزان بھر جاتا ہے جس کا اعمال نامہ نیکیوں سے بھر پور ہو وہ بڑا سعید ہے اس لیئے اھل ایمان کی زبانیں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں مگن رہتی ہیں اور جب تک وہ اس خالق و مالک کی تعریف وتوصیف نہ کرلیں انہیں چین نصیب نہیں ہوتا وجہ واضح ہے کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَان .

اَلتَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ تَمْلَاٰنِ مَابَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ :

سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنا آسمانوں اور زمین کو بھر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات وحدہ لاشریک ہر کجی سے منزہ ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں جب ایک مومن سبحان اللہ کہتا ہے تو دل وجان سے خدائے بزرگ و برتر کو ہر قسم کے عیوب ونقائص سے مبرا سمجھتا ہے یہ سمجھنا ہی انسان کو شرک جیسے قبیح وصف سے بچائے رکھتا ہے اور

اللہ اکبر، اللہ کی عظمت وکبریائی کا اظہار ہے دنیا میں بڑے بڑے صاحبان اقتدار ہوئے اور بڑے بڑے صاحبان علم وعقل ہوئے لیکن وہ سب اللہ کی عطا وکرم سے ہوئے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس کی عظمت وکبریائی کے سامنے کل جہاں سرنگوں ہیں بندۂ مومن جب اللہ تعالیٰ کو اکبر تسلیم کرتا ہے اور اس کا برملا اظہار کرتا ہے تو اس کی اپنی ذات ریاکاری ودکھلاوے کے عیوب سے پاک ہوجاتی ہے اس لیئے یہ دوکلمات اتنے خیرات وبرکات سے معمور ہیں کہ ان کے ادا کرنے والے کیلیئے اتنا اجر وثواب ہوتا ہے جس سے آسمان وزمین بھر جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ذرٍّ الغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِیْمَا یَرْوِیْہِ عَنْ رَبِّہٖ اَنَّہٗ قَالَ یَاعِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّماً فَلاَ تَظَالَمُوْا یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَاعِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعاً فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یَاعِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَاعِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ مَازَادَ ذَالِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئاً یَاعِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ مَانَقَصَ ذَالِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئاً یَاعِبَادِیْ لَوْ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ وَاحِدٍ مَسْئَلَتَہٗ مَانَقَصَ ذَالِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ دَخَلَ الْبَحْرَ یَاعِبَادِیْ اِنَّمَا ھِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْھَا لَکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاھَا فَمَنْ

وَجَدَ خَیراً فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَجَدَ غَیرَ ذالِکَ فَلاَ یَلُوْمَنَّ اِلاَّ نَفْسَہٗ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کلام کی

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۹)	جلد۲	صفحہ۳۸۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۷۷)	جلد۵	صفحہ۱۵۵
حلیۃ الاولیاء		جلد۵	صفحہ۱۲۶-۱۲۵
الادب المفرد	رقم الحدیث (۴۹۰)		صفحہ۱۷۲
المستدرک	رقم الحدیث (۷۶۸۰)	جلد۵	صفحہ۳۴۳
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۴۶۳)		صفحہ۶۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۰۳)	جلد۴	صفحہ۲۲۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۲۷۲)	جلد۱۱	صفحہ۱۸۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۶۴)	جلد۱۵	صفحہ۵۰۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۵۰۳)	جلد۶	صفحہ۱۵۴
قال المحقق:	رواہ مسلم فی الصحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۴۶۶)	جلد۱۱	صفحہ۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۹۳۶)	جلد۹	صفحہ۱۲۹

روایت کرتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے روایت کرتے ہیں کہ یہ اللہ جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنی ذات پر ظلم کرنا حرام ٹھہرایا ہے اور میں اس ظلم کو تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں نے ہدایت سے نوازا۔ پس مجھسے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت سے سرفراز کردوں گا۔

اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اسکے جسے میں کھانا کھلاؤں تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔

اے میرے بندو! تم تمام عریاں (بے لباس) ہو مگر جسے میں لباس پہنادوں تم مجھ سے لباس کا سوال کرو میں تمہیں پہننے کیلئے لباس عطا کروں گا۔

اے میرے بندو! تم دن اور رات خطائیں کرتے ہو اور میں سب گناہ بخشنے والا ہوں تم مجھ سے گناہوں کی بخشش مانگوں میں تمہیں بخش دونگا۔

اے میرے بندو! تم مجھے تکلیف پہنچانے پر قدرت نہیں رکھتے کہ مجھے تکلیف پہنچاسکو اور تم مجھے نفع پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتے کہ مجھے فائدہ پہنچاسکو۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اولین وآخرین تمہارے انسان اور جن سب ایسے ہوں جیسے تم میں سے متقی ترین دل والا آدمی ہے (یہ بات) میری سلطنت میں کچھ بھی اضافہ نہ کر سکے گی۔

اے میرے بندو! اگر تم میں سے اول وآخر اور انسان وجن سب ایسے ہوں جیسے تم میں سے کوئی فاجر ترین دل والا ہے تو یہ بات میری سلطنت سے کچھ بھی نہ کم کر سکے گی۔

اے میرے بندو! اگر تم میں سے اول و آخر اور انسان و جن سب ایک کھلے میدان میں اکھٹے ہو جائیں پس وہ مجھ سے مانگیں (جو وہ چاہیں) اور میں ہر ایک کو جو اس نے مانگا ہے عطا کردوں (تو یہ عطا کرنا) جو کچھ میرے پاس ہے اس سے کچھ بھی کم نہ کر سکے گا سوائے ایسے جیسے سوئی سمندر میں داخل ہو کر اس کا پانی کم کر دیتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیئے سنبھال کر رکھتا ہوں پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو خیر بات پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو اس کے سوا کچھ اور پائے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔

-☆-

یَاعِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِی.

اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ اپنی ذات کو ظلم و ستم سے بری قرار دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئاً. [۱]

بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ. [۲]

بیشک اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

وَمَاانَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِیْدِ. [۳]

(۱) یونس-۴۴

(۲) النساء-۴۰

(۳) ق-۲۹

اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْماً لِلْعِبَاد. [1]

اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کا ارادہ نہیں رکھتا۔

وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْماً لِلْعَالَمِيْنَ. [2]

اور اللہ تعالیٰ عالمین پر ظلم کا ارادہ نہیں رکھتا۔

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤمِنٌ فَلاَ يَخَافُ ظُلْماً وَلا هَضْماً. [3]

اور جو آدمی نیکیاں کرے اس حال میں کہ وہ مومن ہو تو اسے نہیں ڈرنا چاہیئے کہ اس پر ظلم ہوگا اور اس کی نیکیوں کی اسے جزا کم ملے گی۔

ظلم کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

اَلظُّلْمُ : وَضْعُ الشَيىءِ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِه

کسی چیز کو اس کی غیر جگہ میں رکھنا ظلم کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قیامت کو یہ نہیں کرے گا کہ گناہ کوئی کرے اور اس کی سزا کسی اور کو دی جائے

وَلاتَزِرُوَازِرَةٌ وِزْرَاُخْرٰی.

کوئی کسی دوسرے کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات ظلم وزیادتی سے پاک ہے وہ خالق و مالک کسی پر ظلم نہیں فرماتا۔

---

(۱) غافر-۳۱

(۲) آل عمران-۱۰۸

(۳) طٰہٰ-۱۱۲

انسان کوتاہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات میں پھنسا ہوا ہے اگر ساری زندگی سر سجدہ میں رکھ کر اس کے احسانات کا شکر ادا کرنا چاہے تو پھر بھی حق ادا نہیں کر سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ قیامت کو بنی نوع انسان کو عذاب میں مبتلا کر دے تو پھر بھی اس کی طرف سے ظلم نہ ہوگا۔

عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ :

لَوْ اِنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَاَهْلَ اَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْرَحِمَهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًالَهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ.

وَاَنَّهُ اَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ اَتَى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَالِكَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اگر اللہ تعالیٰ تمام اھل سماوات کو اور تمام اھل ارض کو عذاب دے تو اللہ تعالیٰ کا انہیں عذاب دینا ان پر ظلم نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اگر ان پر رحم کرے تو اللہ کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاساً مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ قَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَاتَصَدَّقُوْنَ بِهٖ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِیْرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةً وَاَمْرٍ م بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةً وَنَهْیٍ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةً وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةً قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَیَكُوْنُ لَهٗ فِیْهَا اَجْرٌ" قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِیْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَیْهِ وِزْرٌ" فَكَذَالِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ".

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۷۸۲۳) جلد۴ صفحہ۳۱۶
قال المحقق: رواہ مسلم فی الصحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۲۴۲) جلد۷ صفحہ۸۲
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۱۹۳۲) جلد۹ صفحہ۱۶۸
صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۰۰۶) جلد۲ صفحہ۳۹۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ! اہل ثروت بہت زیادہ اجر لے گئے وہ نمازیں پڑھتے ہیں جیسے ہم نمازیں پڑھتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اس کے علاوہ اپنے فاضل (اضافی) مال سے صدقہ کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے وہ چیزیں نہیں بنائیں جس سے تم صدقہ کرتے ہو یقیناً

ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ ہر بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔

ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔

نیکی کی ہدایت کرنا صدقہ ہے۔ برائی سے روکنا صدقہ ہے۔

اور اپنی اہلیہ کے پاس جانا صدقہ ہے۔

انہوں نے عرض کی یارسول اللہ!

ہم سے کوئی اپنی طلب پوری کرے کیا اس کیلئے اس میں اجر ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر کوئی بدکاری کرے اسے گناہ نہیں؟ ایسے ہی اگر کوئی حلال میں طلب پوری کرے تو اس کیلئے اجر ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نیکیاں جمع کرنے میں کس درجہ حریص تھے

اور انکی خواہش وکوشش ہوتی کہ کسی طرح زیادہ سے زیادہ نیکیاں اکٹھی کی جائیں کیونکہ انہیں علم تھا کہ نیکی سے خالق و مالک راضی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے پھر جو نیکی وہ نہ کرسکیں جو نیکی ان کے بس میں نہ ہو اس کے فوت ہوجانے اس نیکی کے رہ جانے کا انہیں بڑا غم ہوا کرتا تھا۔ اس غم کے مداوا کیلئے وہ بارگاہ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوکر اپنی عرض داشت پیش کرتے ہیں:

ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُورِ.

اہل ثروت اجروثواب لے گئے۔ وہ صلوات (نمازیں) ادا کرتے ہیں جیسے ہم ادا کرتے ہیں وہ روزے بھی رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں لیکن وہ اپنے اضافی مال سے صدقہ کرتے ہیں۔ ہمارے پاس وہ مال ودولت نہیں اس پر امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سب کے خیر خواہ ہیں اور آپ کے دامن سے کوئی بھی محروم نہیں رہتا آپ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی ایسی نعمت مرحمت فرمائی ہے کہ تم بھی صدقہ کرسکتے ہو۔

ہر تکبیر صدقہ ہر تسبیح صدقہ ہر تحمید صدقہ ہر تھلیل صدقہ امر بالمعروف صدقہ اور نہی عن المنکر صدقہ ہے۔

اگر اغنیاء مال ودولت صرف کر کے نیکیاں حاصل کرسکتے ہیں تو فقراء کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ الکریم نے اپنے کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ان پر بھی کرم کیا کہ وہ زبان سے سبحان اللہ کہیں صدقہ کا اجروثواب الحمدللہ کہیں صدقہ کا اجروثواب اللہ اکبر کہیں صدقہ کا اجروثواب لا الہ الا اللہ کا ورد کریں صدقہ کا اجروثواب کسی کو نیکی کی راہ بتائیں صدقہ کا اجروثواب کسی کو بدی سے روکنے کی کوشش کریں اس سے بھی صدقہ کا اجروثواب۔ سبحان اللہ! اس امت

مصطفویہ پر اللہ جل جلالہٗ کا کتنا احسان عظیم ہے اور اسکے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کتنا لطف وکرم ہے۔

عَنْ اَبِیْ صَالِح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ فَقَالَ مَاذَالِکَ؟ قَالُوْا یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَلانَتَصَدَّقُ وَیُعتِقُوْنَ وَلا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَفَلا اُعَلِّمُکُمْ شَیْئاً تُدْرِکُوْنَ بِهٖ مَنْ قَدْ سَبَقَکُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَکُمْ، وَلایَکُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْکُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَاصَنَعْتُمْ ؟ قَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُکَبِّرُوْنَ وَتَحْمِدُوْنَ دُبُرَ کُلِّ صَلاةٍ ثَلاثاً وَثَلاثِیْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْصَالِح فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا : سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الدُّثُوْرِ عَمَلَنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَشَاءُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۹۵)	جلد۳	صفحہ۱۹۲۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۴۳)	جلد۱	صفحہ۲۵۴
صحیح البخاری (مختصراً)	رقم الحدیث (۶۳۲۹)	جلد۴	صفحہ۱۹۹۱
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۳۰۲۴)	جلد۲	صفحہ۲۶۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۶۵)	جلد۱	صفحہ۳۰۴
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۶۸۲)	جلد۱	صفحہ۳۶۰
قال المحقق:	متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

جناب ابوصالح روایت کرتے ہیں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فقراء المھاجرین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی مالدار اصحاب ثروت بلند و بالا درجات اور دائمی انعامات لے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ کیسے؟ تو انہون نے عرض کی وہ صلوات (نمازیں) ادا کرتے ہیں جیسے ہم ادا کرتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ مال راہ حق میں صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کرسکتے وہ اللہ کی رضا کیلئے غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم غلام آزادنہیں کرتے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں

فتح الباری جلد۲ صفحہ۳۲۷

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۳۶۹) جلد۲ صفحہ۴۴۳

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۵۹۲) جلد۲ صفحہ۲۵۵

قال الالبانی: صحیح

سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۱۵۰۴) جلد۱ صفحہ۴۲۷

صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۱۵۰۴) جلد۱ صفحہ۴۱۲

قال الالبانی: صحیح

کہ جس کے ذریعہ تم ان تک پہنچ جاؤ جو تم سے سبقت لے جا چکے ہیں اور جو تمہارے پیچھے رہ جانے والے ہیں ان سے تم سبقت لے جاو اور کوئی بھی تم سے افضل و برتر نہ ہوگا مگر وہی جو تم کرتے ہو وہ کرے۔

ان صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ضرور خبر دیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہر نماز کے بعد سبحان اللہ کہو، اللہ اکبر کہو، الحمد للہ کہو تینتیس تینتیس (۳۳،۳۳) مرتبہ

جناب ابو صالح بیان فرماتے ہیں کہ فقراء المھاجرین دوبارہ بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی (یارسول اللہ!) ہمارے اھل ثروت بھائیوں نے سن لیا جو ہم کرتے ہیں تو انہوں نے بھی ایسا کرنا شروع کر دیا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

-☆-

غور کیجئے! ان کلمات طیبات کا کتنا اجر و ثواب ہے یہ تسبیحات جو آدمی ادا کرتا ہے اسے صدقہ سے زیادہ اجر ملتا ہے۔ عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ صدقہ صرف راہِ حق میں مال خرچ کرنے کا نام ہے لیکن احادیث مبارکہ میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر قسم کی نیکی بھی صدقہ ہے لوجہ اللہ کوئی کام کیا جائے وہ بھی صدقہ ہے۔

امر بالمعروف صدقہ ہے نہی عن المنکر صدقہ ہے اھل اسلام کو اللہ کی اطاعت و بندگی

کی طرف بلانا صدقہ ہے انہیں اللہ کی نافرمانی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔قرآن کریم کی تعلیم دینا صدقہ ہے احادیث مقدسہ کا درس دینا صدقہ ہے۔جملہ علوم اسلامیہ کی تعلیم وترویج صدقہ ہے غرضیکہ اہل اسلام کیلئے دعا کرنا اور انکے لیے استغفار کرنا بھی صدقہ ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ".

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۵)	جلد ۷	صفحہ ۷۹
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۹۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۷۰۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۹۴۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۴
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۷۸۲۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۶
قال البیھقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
السنن الکبریٰ للبیھقی (جابر)/رقم الحدیث (۲۱۱۳۲)		جلد ۱۰	صفحہ ۴۰۹
مجمع الزوائد (عن عبداللہ بن یزید)/رقم الحدیث (۴۷۴۹)		جلد ۳	صفحہ ۳۳۰
مجمع الزوائد (عن نبط بن شریط)/رقم الحدیث (۴۷۵۳)		جلد ۳	صفحہ ۳۳۱
مجمع الزوائد (عن ابی مسعود)/رقم الحدیث (۴۷۵۵)		جلد ۳	صفحہ ۳۳۱
التمھید		جلد ۳	صفحہ ۹۳
فتح الباری (جابر بن عبداللہ)/رقم الحدیث (۶۰۲۱)		جلد ۱۰	صفحہ ۴۴۷
شرح السنۃ البغوی	رقم الحدیث (۱۶۴۲)	جلد ۶	صفحہ ۱۴۲
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
مصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۵۴۸۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۶۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۷۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۰۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۴۵)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۶۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۶۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۰۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی (عن عثمان بن عفان)/رقم الحدیث (۱۱۲۶) جلد ۱			صفحہ ۳۶۶
المعجم الکبیر للطبرانی (عن عبداللہ)/رقم الحدیث (۱۰۴۱۲)		جلد ۱۰	صفحہ ۱۸۸
المعجم الکبیر للطبرانی (عن ابیہ)/رقم الحدیث (۸۲۰۰)		جلد ۸	صفحہ ۳۲۰
المعجم الکبیر للطبرانی (عن ابیہ جدہ)/رقم الحدیث (۹۶۴)		جلد ۲۲	صفحہ ۳۸۷
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۶	صفحہ ۴۱۳
الادب المفرد	رقم الحدیث (۲۲۴)		صفحہ ۶۶
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۲۲۴)		صفحہ ۱۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۲۱)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۰۴
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۱۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۱
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۴۱۳۸)	جلد ۸	صفحہ ۶۲
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۷۲۰۶)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۴۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۷۸)	جلد ۸	صفحہ ۱۷۲
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۷۹)	جلد ۸	صفحہ ۱۷۲
قال المحقق:	اسنادہ صحیح ورجالہ ثقات		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۳۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۵
قال المحقق:	متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْکَ صَدَقَۃٌ" -اَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ" وَاِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَۃٌ" وَاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَکَ صَدَقَۃٌ" وَاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْکَ لَکَ صَدَقَۃٌ".

سنن الترمذی — رقم الحدیث (۱۹۶۳) — جلد ۳ — صفحہ ۳۸۴

قال الترمذی: ہذا حدیث حسن غریب

صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۱۹۵۶) — جلد ۲ — صفحہ ۳۶۲

قال الالبانی: صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۷۲) — جلد ۲ — صفحہ ۱۱۲

الادب المفرد — رقم الحدیث (۸۹۱) — صفحہ ۲۲۹

صحیح الادب المفرد — رقم الحدیث (۸۹۱) — صفحہ ۳۳۱

قال الالبانی: صحیح

صحیح ابن حبان (المختصر) / رقم الحدیث (۴۷۴) — جلد ۲ — صفحہ ۲۲۱

صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۵۲۹) — جلد ۲ — صفحہ ۲۸۶

قال المحقق: الحدیث صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا اپنے بھائی کے روبرو مسکرادیان صدقہ ہے تیرامر بالمعروف اور نہی عن المنکر صدقہ ہے کسی آدمی کو گمشدہ جگہ میں صحیح راستہ بتادینا تیرے لیئے صدقہ ہے راستہ میں پتھر، کانٹایاہڈی کادور کردینا تیرے لیےصدقہ ہے اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا تیرے لیےصدقہ ہے۔

-☆-

الحمدللہ! اھل ایمان کیلئے کتنی بڑی نوید ہے اس کا کوئی کام بھی بے کارنہیں اس کا کوئی عمل بھی رائیگاں نہیں جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا گیا ہر کام اگر چہ وہ بادی النظر میں معمولی ہی کیوں نہ ہواس کیلئے صدقہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ایک مومن کس درجہ نصیبوں والا ہے کہ اس کا ہر عمل بلکہ اسکا جوقدم بھی دائرہ شریعت میں ہے اس کیلئے صدقہ ہے۔

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۹۱۱)	جلد۱	صفحہ۵۹۶
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۳۵۵)	جلد۲	صفحہ۵۰
موارد الظمآن	رقم الحدیث (۸۶۴)		صفحہ۲۲۰
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۹۷۰)	جلد۳	صفحہ۴۰۸
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۳۲۱)		جلد۲	صفحہ۵۸۱
قال الالبانی:	الحدیث حسن		

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! تیرا کس کس زبان سے شکر ادا کیا جائے۔ ہم پر تیری رحمت بے پایاں ہے تیرے لطف و کرم کا کوئی حساب نہیں تو کریم تو رحیم ہمیں لذت شکر سے مالا مال فرما۔

یارسول اللہ! یا حبیب اللہ! آپ کی عنایات کریمانہ ہم جیسے تہی دامنوں پر ان گنت ہیں آپ کے سحاب لطف و کرم کی موسلا دھار بارش ہرلمحہ برس رہی ہے اور آپکی شفقتیں اور آپ کی رحمتیں ان روسیاہوں پر بے حساب ہیں۔

یا نبی اللہ! آپ کا یہ فرمان مبارک ہر امتی کیلئے باعث اطمینان وسکون ہے اور اسکے اعمال نامہ میں نیکیوں کے انبار لگا تا ہے:

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ اَلْاِیْمَانُ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِهٖ قُلْتُ : فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَاثَمَنًاوَ اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَفْعَلُ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّفَاِنَّهَاصَدَقَةٌ" تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰی نَفْسِکَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۵۱۸)	جلد۲	صفحہ۷۵۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۴)	جلد۱	صفحہ۷۰۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۵۹۶)	جلد۱۰	صفحہ۴۵۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۲۵۹۵)	جلد۶	صفحہ۴۴۶
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
سنن الکبریٰ البیہقی	رقم الحدیث (۱۹۰۸۱)	جلد۹	صفحہ۴۵۶
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا: میں نے عرض کی:

یارسول اللہ! سب سے افضل عمل کونسا ہے تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ۔

میں نے عرض کی کونسا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے۔؟

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قیمت کے اعتبار سے سب سے مہنگا اور اپنے مالکوں کے ہاں سے سب سے نفیس۔ میں نے عرض کی اگر میں ایسا نہ کرسکوں تو؟

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ کیونکہ یہ وہ صدقہ ہے جو تو اپنے نفس پر صدقہ کرتا ہے۔

سنن الکبریٰ للبیھقی رقم الحدیث (۲۱۳۱۴) جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۱
قال البیھقی: رواہ البخاری فی الصحیح
سنن ابن ماجہ (مختصراً) رقم الحدیث (۲۵۲۳) جلد ۳ صفحہ ۲۱۵
قال محمود محمد محمود: متفق علیہ
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۵۶۸) جلد ۲ صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی: صحیح

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ” كُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَةٌ” وَتُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَیْهَا اَوْ تَرفَعُ عَلَیْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ” وَالْكَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ” وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِیْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ” وَتُمِیْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ”.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۲۷)	جلد۳	صفحہ۱۰۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۹)	جلد۲	صفحہ۳۹۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۶۵)	جلد۱	صفحہ۲۸۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۳۰)	جلد۱	صفحہ۴۲۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۶۸)	جلد۸	صفحہ۲۲۵
قال احمد محمد شاکر:	وھذا حدیث صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۸۲۰)	جلد۴	صفحہ۳۱۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۸۱)	جلد۸	صفحہ۱۷۴
قال شعیب الارنووط:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۶۴۵)	جلد۶	صفحہ۱۴۵
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۰۸۷)	جلد۷	صفحہ۴۸۸

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے۔

ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے تو دو آدمیوں کے درمیان عدل وانصاف کرے (تیرا یہ عدل کرنا) صدقہ ہے۔

تو مسافر آدمی کو اس کی سواری میں مدد کرے اور تو اسے اس پر سوار کردے یا اسے سامان اٹھا کر دے دے (تیرا یہ عمل) صدقہ ہے۔

کلمہ طیبہ صدقہ ہے۔

اور ہر قدم جس سے تو نماز کی طرف چلتا ہے (تیرا ہر قدم چلنا) صدقہ ہے۔ اور تو اذیت دینے والی چیز راستہ سے ہٹا دے (یہ بھی) صدقہ ہے۔

-☆-

انسان اللہ تعالیٰ کے احسانات میں از سر تا بقدم غرق ہے۔ رحیم وکریم اللہ نے انسان کو کس احسن صورت میں تخلیق فرمایا۔ اس کے اعضاء نہایت مناسب اور ان میں آپس میں مکمل ہم آہنگی ہے۔ یہ رحیم وکریم اللہ کا احسان عظیم ہے اب انسان پر لازم ہے کہ اس خالق و مالک کا شکر ادا کرے اپنے ہر ہر عضو کیلئے بارگاہ الٰہی میں صدقہ پیش کرے۔ اس کا یہ صدقہ پیش کرنا خود اس کی اپنی بھلائی کیلئے اور جو فرزند آدم صدقہ کرنے کا خوگر ہوتا ہے وہ ہر منزل پر کامیاب ہوا کرتا ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَیْـرَةَ-رَضِـیَ اللّٰـهُ عَنْـهُ-عَنِ النَّبِیِّ-صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ-قَالَ: اَلاِنْسَانُ ثَلاثُ مِئَةٍ وَسِتُّوْنَ عَظْماً اَوْسِتَّةٌ وَثَلاثُوْنَ سُلامٰی، عَلَیْهِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَمَنْ لَمْ یَجِدْ؟ قَالَ: یَرْفَعُ عَظْماً من الطَّرِیْقِ قَالُوْا: فَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ قَالَ: فَلْیُعِنْ ضَعِیْفاً قَالُوْا فَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ ذَالِکَ؟قَالَ:فَلْیَدَعْ النَّاسَ من شَرِّهٖ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:انسان تین سوساٹھ ہڈیوں کا مجموعہ ہے۔ اس پر ہرروز صدقہ کرنا لازم ہے۔حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی جوصدقہ نہ کرپائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایاوہ نیکی کاحکم دےاور برائی سے روکے۔انہوں نے عرض کی جواس کی طاقت نہ رکھتا ہو۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاوہ راستہ سے ہڈی کواٹھادے۔انہوں نے عرض کی جواس کی طاقت نہ رکھتا ہوتو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایاوہ کسی ضعیف کی مدد

مسند ابراز (۹۲۸)

جامع العلوم والحکم جلد۲ صفحہ۱۷

قال المحقق: رجال اسنادہ ثقات رجال الشیخین۔

کرے انہوں نے عرض کی وہ اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

انسان پر روزانہ صدقہ کرنا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جسم کو مختلف انواع کے جوڑوں سے بنایا ہے۔ انسان بڑی آسانی سے اٹھ بیٹھ سکتا ہے، چلتا پھرتا ہے اور دیگر امور سرانجام دیتا ہے۔ اب اس پر لازم ہے کہ روزانہ صدقہ وخیرات کرے کیونکہ یہ صدقہ اس کی طرف سے شکرانہ ہوگا اور باری تعالیٰ جل جلالہٗ کا فرمان ہے وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں مزید عطا کروں گا۔ انسان جب شکر کرتا ہے تو رحیم وکریم اللہ اس کے اعضاء کو مزید قوت بخشتا ہے ان اعضاء کو نیک کاموں کی طرف لگا دیتا ہے۔ انسانی اعضاء کا نیکی کی طرف مائل ہونا اور نیکیاں کرتے جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید احسان وکرم کی دلیل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا-عَنِ النَّبِيِّ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-قَالَ: خُلِقَ ابْنُ آدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِئَةِ مَفْصِلٍ، فَمَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَراً عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ، اَوْعَزَلَ شَوْكَةً اَوْعَزَلَ عَظْماً اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْنَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِئَةِ السُّلَامٰى اَمْسٰى مِنْ يَوْمِهٖ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۷)	جلد۲	صفحہ۳۹۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۸۰)	جلد۸	صفحہ۱۷۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۸۲۲)	جلد۴	صفحہ۳۱۵
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابن آدم (انسان) کو تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن جب نے اللہ کا ذکر کیا، اللہ کی حمد کی، تھلیل کی اور اللہ کی تسبیح کی (الحمد للہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا) مسلمین کی راہ سے پتھر کو ہٹا دیا یا مسلمین کی راہ سے کانٹے کو ہٹا دیا یا مسلمین کی راہ سے ہڈی کو دور کر دیا یا نیکی کا حکم دیا، برائی سے روکا ان تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد میں تو اس نے اس دن اپنے نفس کو آگ سے دور کر دیا۔

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۳۰۴) جلد۲ صفحہ۴۱۳
قال المحقق: صحیح
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۵۶۰) جلد۲ صفحہ۲۳۶
قال الالبانی: صحیح
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۹۷۵) جلد۳ صفحہ۱۴۰
قال الالبانی: صحیح
عمل الیوم اللیلۃ (للنسائی)/رقم الحدیث (۸۳۷) صفحہ۴۸۳

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ-رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ-عَنِ النَّبِیِّ-صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ-قَالَ:یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ. فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ'' وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ'' وَکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ'' وَکُلُّ فَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ'' وَاَمْرٌ'' بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ'' وَنَھْیٌ'' عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ'' وَیَجْزِیْ عَنْ ذَالِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی.

صحیح مسلم — رقم الحدیث(۷۲۰) — جلد۲ — صفحہ۱۶۲

السنن الکبریٰ (للبیہقی)/رقم الحدیث(۴۸۹۸) — جلد۳ — صفحہ۶۷

قال البیہقی: رواہ مسلم فی الصحیح

سنن ابی داؤد — رقم الحدیث(۱۲۸۵۰) — جلد۲ — صفحہ۴۲

صحیح سنن ابی داؤد — رقم الحدیث(۱۲۸۵) — جلد۱ — صفحہ۳۵۲

قال الالبانی: صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ/رقم الحدیث(۵۷۷) — جلد۲ — صفحہ۱۲۰

المسند الامام احمد — رقم الحدیث(۲۱۳۷۴) — جلد۱۵ — صفحہ۵۴۱

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

المسند الامام احمد — رقم الحدیث(۲۱۳۶۵) — جلد۱۵ — صفحہ۵۳۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر روزانہ صبح کو صدقہ واجب ہوتا ہے پس ہر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے ہر تھلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے۔ ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے ان سے دو رکعتیں کافی ہونگی جو انہیں ادا کرتا ہے صلاۃ الضحٰی (چاشت کی صلاۃ) کی صورت میں۔

کنز العمال	رقم الحدیث (۱۶۳۱۲)	جلد ۶	صفحہ ۴۱۲
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۶۳۱۳)	جلد ۶	صفحہ ۴۱۲
الدر المنثور		جلد ۱	صفحہ ۴۸۸
الدر المنثور		جلد ۱	صفحہ ۶۲۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۰
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۶۶۵)		جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
جامع العلوم والحکم			صفحہ ۳۲۴

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ- عَنِ النَّبِیِّ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ- قَالَ:

عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ'' قَالُوْا فَاِنْ لَمْ یَجِدْ؟ قَالَ فَیَعْمَلُ بِیَدِہٖ فَیَنْفَعُ نَفْسَہٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ، اَوْلَمْ یَفْعَلْ؟ قَالَ فَیُعِیْنُ ذَاالْحَاجَۃِ الْمَلْھُوْفِ قَالُوْا فَاِنْ لَمْ یَفْعَلْ؟ قَالَ فَلْیَاْمُرْ بِالْخَیْرِ اَوْقَالَ: بِالْمَعْرُوْفِ قَالُوْا فَاِنْ لَمْ یَفْعَلْ؟ قَالَ فَلْیُمْسِکْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّہٗ لَہٗ صَدَقَۃٌ''

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۸)	جلد۲	صفحہ۳۹۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۴۵)	جلد۱	صفحہ۴۳۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۲۲)	جلد۴	صفحہ۱۹۰۴
السنن الکبری (للبیہقی) / رقم الحدیث (۷۸۲۱)		جلد۴	صفحہ۳۱۵
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۴۲۳)	جلد۱۴	صفحہ۵۰۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۵۷۳)		جلد۲	صفحہ۱۱۷
الادب المفرد	رقم الحدیث (۲۲۵)		صفحہ۸۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: ہر مسلم پر صدقہ لازم ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کی اگر وہ نہ دے پائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پس وہ اپنے ہاتھ سے کمائی کرے تو اپنے نفس کو ہی فائدہ دے اور صدقہ کردے۔ انہوں نے عرض کی اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (١٦٦) صفحہ ١٠١
قال الالبانی: صحیح

الادب المفرد رقم الحدیث (٣٠٦) صفحہ ١١٤

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (٣٨٧٣) جلد ٣ صفحہ ٣٧٤
قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (٢٦٢٠) جلد ٢ صفحہ ٧٠٨
قال الالبانی: صحیح

فتح الباری رقم الحدیث (١٤٤٥) جلد ٤ صفحہ ٣٩٢

فتح الباری رقم الحدیث (٦٠٢٢) جلد ١٣ صفحہ ٥٤٩

کنز العمال رقم الحدیث (١٦٣٠٧) جلد ٦ صفحہ ٤١١

جامع العلوم والحکم صفحہ ٣٢٥

شرح السنۃ للبغوی رقم الحدیث (١٦٤٣) جلد ٦ صفحہ ١٤٣
قال البغوی: ھذا حدیث متفق علی صحتہ

المصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث (٦٧٠٠) جلد ٩ صفحہ ١٠٨

یا اگر وہ ایسا نہ کرے تو؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مفلوک الحال ضرورت مند کی مدد کرے۔ انہوں نے عرض کی اگر وہ ایسا نہ کرے تو؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پس وہ بھلائی کا حکم دے۔ انہوں نے عرض کی اگر وہ یہ نہ کرے تو؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شر سے رک جائے۔ اسکا شر سے رک جانا اس کیلئے صدقہ ہے۔

عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِیْ النَّفْسِ وَکَرِهْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِم''۔

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَیْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَیْهِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِی النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاکَ النَّاسُ وَاَفْتَوْکَ حَدِیْث'' صَحِیْح'' رَوَیْنَاهُ فِیْ مُسْنَدَی الْاِمَامَیْنِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ وَالدَّارِمِیِّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ۔

صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۵۵۳) — جلد۵ — صفحہ۱۳۹

صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۳۹۷) — جلد۲ — صفحہ۱۲۳

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علیٰ شرط الصحیح

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۷۵۶۳) — جلد۱۳ — صفحہ۴۴۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۳۹۶) — جلد۴ — صفحہ۱۷۳

قال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی حُسنِ خُلق ہے
اور گناہ وہ ہے جو (تیرے) نفس میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناگوار گزرے۔

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (میرے دل کی بات بتاتے ہوئے) فرمایا:

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۸۹)	جلد۲	صفحہ۵۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۴۹۴)	جلد۱۳	صفحہ۷۶
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۷۸۵)	جلد۱۰	صفحہ۳۲۳
قال البیہقی:	اخرجہ مسلم فی الصحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد۲	صفحہ۳۰
الادب المفرد	رقم الحدیث (۲۹۵)		صفحہ۱۱۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۲۹)	جلد۱۴	صفحہ۳۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۷۱۲)	جلد۹	صفحہ۶۰

تو نیکی کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے۔

میں عرض کی ہاں (یارسول اللہ!)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے دل سے پوچھ! نیکی وہ ہے جس کے کرنے سے نفس مطمئن ہو اور دل کو قرار ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور سینے میں تردد پیدا کرے۔

اگر چہ لوگوں نے تجھے (اس کے خلاف) بتایا ہو اور (بار بار) بتایا ہو (لیکن حقیقت وہی ہے جو میں نے بیان کردی ہے)

حُسْنُ الخُلُق:

ایک مومن اخلاق حسنہ کا پیکر ہوا کرتا ہے اور وہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات عالیہ کے مطابق اپنے باطن کی اصلاح کر لیتا ہے پھر وہ شریعت مطہرہ کے مطابق عمل کرتا ہے وہ کسی مقام پر بھی قبیح اخلاق کا مظاہرہ نہیں کیا کرتا۔ ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ–رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ–قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.

سنن الترمذی — رقم الحدیث (۱۹۹۴) — جلد۳ — صفحہ۳۹۷

قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح

صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۱۹۸۷) — جلد۲ — صفحہ۳۷۳

قال الالبانی: حسن

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہوتقویٰ اللہ اختیار کرو، بدی کے بعد نیکی کرو۔ یہ نیکی اس برائی کو مٹادے گی اور لوگوں سے خلق حسن سے برتاؤ کرو۔

اھل ایمان اخلاق کریمانہ سے متصف ہوتے ہیں وہ لوگوں کی ترشی وتنگی کا خندہ پیشانی سے جواب دیتے ہیں۔ کسی کی گالی وگلوچ پر وہ زیادہ دل برداشتہ نہیں ہوا کرتے کسی کے تنگ کرنے پر وہ آپے سے باہر نہیں ہوجاتے بلکہ وہ گالی کا جواب دعا سے دیا کرتے ہیں پتھر برسانے والے کو پھول پیش کیا کرتے ہیں وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس لئے کہ یہ ان کے نبی

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۸۳)	جلد۳	صفحہ۸۸
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۵۱)	جلد۱۵	صفحہ۵۰۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۹۷)	جلد۱۵	صفحہ۵۱۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۷۸)	جلد۱	صفحہ۷۹
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
وقال الذھبی:	علی شرطھما		
کنز العمال	رقم الحدیث (۵۶۲۹)	جلد۳	صفحہ۸۹
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۲۲۹۶)	جلد۱۵	صفحہ۸۲۹

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک پر عمل مومن کی سب سے بڑی سعادت ہوا کرتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ذیشان بھی ہم جیسوں کو غفلت سے بیدار کرنے کیلئے کاری ہے۔

صِلْ مَنْ قَطَعَکَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَکَ وَاَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْکَ.

جو تم سے قطع تعلق کرے اس سے صلہ رحمی کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو اور جو تمہارے ساتھ برے طریقے سے پیش آئے اس پر احسان کرو۔

یہ دین حق درگزر اور عفو کا درس دیتا ہے اس دین میں اپنے مسلم بھائی کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کا سبق ہے۔ آج جو دوسروں کے عیب چھپاتا ہے تو یقینی بات ہے وہ حسن خلاق کے وصف سے متصف ہے اور حسن خلق کے وصف سے متصف اللہ کے ہاں بڑا محبوب ہوا کرتا ہے۔ اس کے صلہ میں رحیم وکریم اللہ قیامت کو اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔

مَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

جو کسی مسلم کی ستر پوشی کرتا ہے اللہ اس کی ستر پوشی فرمائے گا قیامت کے دن۔

عَنْ عَائِشَةَ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا-قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ-صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-یَقُوْلُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

صحیح ابن حبان | رقم الحدیث (۴۸۰) | جلد۲ | صفحہ۲۲۸
قال المحقق: حدیث صحیح

المسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۴۴۷۶) | جلد۱۷ | صفحہ۳۷۸
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ارشاد فرما رہے تھے: بے شک مومن اپنے حسن خلق کے سبب صائم

المسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۴۳۳۶) جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۷
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (۴۷۹۸) جلد ۵ صفحہ ۹۷
الادب المفرد رقم الحدیث (۲۸۴) صفحہ ۱۰۷
صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۲۱۷) صفحہ ۱۲۲
قال الالبانی: صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۷۹۵) جلد ۲ صفحہ ۴۲۱
المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۱۹۹) جلد ۱ صفحہ ۸۷
قال الحاکم: ھذا حدیث علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ
وقال الذھبی: علی شرطھما
المطالب العالیہ رقم الحدیث (۲۷۴۵) جلد ۳ صفحہ ۱۳
الدر المنثور جلد ۲ صفحہ ۱۳۳
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۹۰۴) جلد ۳ صفحہ ۳۸۶
قال المحقق: حسن
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۲۶۴۳) جلد ۳ صفحہ ۸
قال الالبانی: صحیح
شرح السنۃ للبغوی رقم الحدیث (۳۵۰۱) جلد ۱۳ صفحہ ۸۲

وقائم کے درجہ کو پالیتا ہے۔

دن کو روزہ رکھنا بہت بڑی نیکی ہے۔روزہ رکھنے سے پروردگار راضی ہوتا ہے اور وہ بے حساب اجر وثواب عطا فرماتا ہے بلکہ وہ یہاں تک فرماتا ہے کہ

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ

روزہ میرے لیے ہے اور اسکی جزاء بھی میں دوں گا۔

یعنی دیگر عبادات کا اجر وثواب گنتی وشمار میں ہے لیکن روزہ کا اجر وثواب گنتی سے وراء ہے جس کو اللہ الکریم اپنے خصوصی کرم سے عطا فرمائے اسے کون شمار کرسکتا ہے۔اب اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حسن خلق کا پیکر مسلم روزہ دار اور شب زندہ دار کے مرتبہ ومقام کو پالیتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ نَجِیْحِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ السلمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْھَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہ کَاَنَّھَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ تَاَمَّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ'' وَاِنَّہٗ مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ فَسَیَرٰی اِخْتِلَافاً کَثِیْراً فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ'' رَوَاہ ابوداؤد وَترمذیؒ وَقَالَ حَدِیْثٌ'' حَسَنٌ''.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۸۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۶)	جلد ۲	صفحہ ۶۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابونجیح عرباض سارہ سُلَمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا کہ اس سے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہم نے عرض کی یارسول اللہ! (ہمیں یوں محسوس ہو رہا ہے کہ) گویا یہ (دنیا کو) الوداع کہنے والے کا وعظ ہے۔ ہمیں کچھ نصیحت فرمائیے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۸
قال الالبانی:	سندہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۸۹۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۹
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۷۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۴
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		

اختیار کرو اور (امیر کا حکم) سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کوئی غلام تم پر امیر مقرر کر دیا جائے بے شک تم میں سے جو آدمی میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا تو (اس وقت) تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مھدیین کی سنت کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تم بچو (خلاف شرع) نئی باتوں سے یقیناً ہر بدعت گمراہی ہے۔

-☆-

تقوی اللہ:

تقوی کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَایَرَاکَ حَیْثُ نَھَاکَ وَلَا یَفْقِدُکَ حَیْثُ اَمَرَکَ۔[1]

اللہ تعالیٰ تجھے وہاں نہ دیکھے جہاں جانے سے اس نے منع فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ تجھے وہاں غیر حاضر نہ پائے جہاں جانے کا اس نے حکم دیا ہے۔

یہ تقوی کی تعریف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اوامر کو بجالانا اور اس کے نواہی سے اجتناب کرنا حقیقی تقویٰ ہے۔ صلاۃ وصیام کا حکم دیا، زکوۃ وحج کو فرض قرار دیا، صدقہ وخیرات سخاوت ودریادلی شجاعت وبہادری، عفت وعصمت، نرمی وخندہ پیشانی وغیرہ یہ سب کچھ بجا لانا تقویٰ ہے۔ چوری وبدکاری، قتل وجادو، طعنہ زنی وعیب جوئی، چغلی وغیبت، جھوٹ اور اتہام بازی وغیرہ ان سب سے بچ جانا تقویٰ ہے تو گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی جملہ ارشاد فرما کر بہت کچھ ارشاد فرما دیا۔

---

[1] (ضیاء القرآن جلد اول)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ متقی کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں:

اَلْمُتَّقِي : مَنْ سَلَكَ سَبِيْلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَبَذَ الدُّنْيَاوَرَاءَ الْقَفَاوَكَلَّفَ النَّفْسَ الْاِخْلَاصَ وَالْوَفَا وَاجْتَنَبَ الْحَرَامَ وَالْجَفَا.[1]

متقی وہ ہے جو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مرضیہ پر چلے دنیا کو پس پشت پھینکے اور نفس کو اخلاص ووفا کا خوگر بنائے اور حرام و جفا سے اجتناب کرے۔

وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ''.

اور بچو تم (خلاف شرع) باتوں سے یقیناً ہر بدعت گمراہی ہے۔

بدعت: ہر اس نئی بات کو کہیں گے جو رافع سنت ہو۔ یعنی جس کے کرنے سے سنت اٹھ جائے وہ بدعت ہے ایسی بدعت گمراہی ہے اور جو عمل سنت کو ختم کرنے والا ہو اس کی گمراہی میں کسی کو شک وشبہ نہیں۔

علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِالْبِدْعَةِ : مَاحَدَثَ مِمَّالَا اَصْلَ لَهٗ فِي الشَّرِيْعَةِ يَدُلُّ عَلَيْهِ فَاَمَّا مَاكَانَ لَهٗ اَصْلٌ'' مِنَ الشَّرْعِ يَدُلُّ عَلَيْهِ فَلَيْسَ بِبِدْعَةٍ شَرْعاً.[2]

بدعت سے مراد وہ کام ہے جو نیا پیدا شدہ ہو جس کی شریعت مطہرہ میں کوئی اصل نہ ہو جو اس پر دال ہو۔ بہر حال وہ امر جس کی شریعت میں اصل ہو تو اس نئے کام کو شرعاً بدعت ہرگز نہ کہیں گے۔

(۱) تفسیر کبیر للرازی

(۲) جامع العلوم والحکم ۲/ ۱۲۷

فَكُلُّ مَنْ اَحْدَثَ شَيْئاً وَنَسَبَهٗ اِلَى الدِّيْنَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ اَصْل'' مِنَ الدِّيْنَ يَرْجِعُ اِلَيْهِ فَهُوَ ضَلالَة'' وَالدِّيْنُ بَرِى'' مِنْهُ۔[1]

پس جس نے بھی کوئی ایسی نئی بات نکالی اور اسکی نسبت دین کی طرف کردی حالانکہ اس کی دین سے کوئی اصل نہ ہو جس کی طرح اس کا رجوع کیا جا سکے تو وہ نئی بات گمراہی اور دین اس سے بری ہے۔

حرملة بن یحیی قال سمعت الشافعی رحمة اللہ علیہ یقول:

اَلْبِدْعَةُ بِدْعَتَانِ بِدْعَة'' مَحْمُوْدَة'' وَبِدْعَة'' مَزْمُوْمَة'' فَمَا وَافَقَ السُّنَّةَ فَهُوَ مَحْمُوْد'' وَمَا خَالَفَ السُّنَّةَ فَهُوَ مَذْمُوْم''۔[2]

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: بدعت کی دو قسمیں ہیں بدعۃ محمودہ بدعۃ مذمومہ پس جو نیا کام سنت کے موافق ہو وہ محمود ہے اور جو سنت کے مخالف ہو وہ مذموم ہے۔

---

(۱) جامع العلوم والحکم ۲/ ۱۲۸

(۲) جامع العلوم والحکم ۲/ ۱۳۱- قال الارنووط: وھو صحیح عن الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ'' عَلٰی مَنْ سَھَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ تَعْبُدُاللّٰہَ لَاتُشْرِکُ بِہٖ شَیْئاً وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ الصَّوْمُ جُنَّۃٌ'' وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِیءُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِیءُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِھَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِمَلَاکِ ذَالِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ ثُمَّ قَالَ کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذَا قُلْتُ یَانَبِیَّ اللّٰہِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْ قَالَ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ'' صَحِیْحٌ''.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۹۶)	جلد۱	صفحہ۵۸۰
قال المحقق:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۵)	جلد۴	صفحہ۲۸۰
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور مجھے آگ سے دور کردے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے بہت بڑے عمل کے بارے میں سوال کیا ہے اور یقیناً وہ (عمل) آسان ہے اس آدمی پر جس پر اللہ تعالیٰ آسان کردے۔

تو اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے

اور تو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۶)	جلد۳	صفحہ۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۷۳)	جلد۴	صفحہ۳۸۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲۴)	جلد۳	صفحہ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۱۳)	جلد۲	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۳۱۱)	جلد۸	صفحہ۳۹۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۹۱۵)	جلد۱۶	صفحہ۱۶۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

اور رمضان کے روزے رکھے

اور بیت اللہ کا حج کرے۔

پھر آپ نے ان (حضرت معاذ بن جبل) سے فرمایا:

کیا میں تمہیں بھلائی کے دروازوں کی طرف راہنمائی نہ کروں؟

روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے۔

اور صدقہ گناہ (کی آگ) کو اس طرح بُجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بُجھاتا ہے۔

اور آدمی کا نماز پڑھنا رات کے وسط میں (یعنی نماز تہجد ادا کرنا)

پھر اپ نے قرآن کی تلاوت

تَتَجَافٰی جُنُوبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ سے شروع کی اور یَعْلَمُوْنَ تک پہنچے پھر ارشاد فرمایا

کیا میں تمہیں رأس الامر اور اس (دین) کے ستون اور اسکی کہان کی چوٹی کی خبر نہ دوں؟

میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ضرور خبر دیجئے)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رأس الامر اسلام ہے

اور اس کا ستون نماز ہے

اور اسکے کہان کی چوٹی جہاد ہے

پھر ارشاد فرمایا

کیا میں تمہیں اس سب کے مجموعے کی خبر نہ دوں؟

میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ضرور خبر دیجئے)

پس آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑی پھر فرمایا اس کو اپنے تک روکے رکھو۔

میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! کیا ہم پکڑے جائیں گے ان باتوں سے جو ہم بولتے ہیں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تیری ماں تجھے کھوئے

لوگوں کو (قیامت کے دن) آگ میں ان کے چہروں کے بل یا نتھنوں کے بل نہیں گرائے گی مگر ان کی زبانوں کی کاشت

-☆-

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بارگاہ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دیتے ہیں اور اپنا مدعا عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور آگ سے دور کر دے یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام جنت نصیب ہو پروردگار عالم جل جلالہ اپنی رضا وخوشنودی کی سند عطا فرما دے اور جو مقام غضب الٰہی ہے جہنم سے چھٹکارا مل جائے اللہ تعالیٰ کی غضب و ناراضگی سے نجات مل جائے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ تم نے ایک بہت بڑی بات کے بارے میں استفسار کیا ہے واقعی بات بہت بڑی ہے جس عمل سے نجات ابدی مل جائے عذاب الٰہی سے چھٹکارا مل جائے اللہ کی خوشنودی نصیب ہو اور پروردگار کی ناراضگی سے

بچ جائے یقیناً وہ عمل بہت اہم ہے لیکن جس خوش نصیب کیلئے اللہ الکریم یہ آسان کر دے اس کیلئے واقعی یہ آسان ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق یاوری کرے تو کوئی کام صعب ومشکل نہیں۔ پروردگار عالم جل جالہٗ کی رحمت شامل حال ہوتو بڑی سے بڑی مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ انہونے کام ہو جاتے ہیں بظاہر جس کے وقوع سے ناامیدی ہو وہ بھی ہو جایا کرتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند امور کا ذکر کیا ان میں سے کچھ فرائض ہیں کچھ نوافل اور ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اَنْ تَعْبُدُاللّٰهَ وَلا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئاً :

عبادت:

عبادت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت کیلئے پیدا فرمایا اور بنی نوع انسان کو اپنی عبادت کا حکم دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ عبادت کسے کہتے ہیں۔

علامہ محمد طاہر عبادت کا معنی لکھتے ہیں

العبادۃ : الطاعۃ او المعرفۃ۔(۱)

عبادت اطاعت یا معرفت کو کہتے ہیں۔

کیا ہر اطاعت یا معرفت کو عبادت کہیں گے؟

ہمیں امیر کی اطاعت کا حکم ہے۔

---

(۱) مجمع بحار الانوار ۳/۵۱۲

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا حکم ہے۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلُ.

اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔

بدیہی بات ہے کہ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عبادت نہیں کہہ سکتے۔

ابو اسحاق الزجاج لکھتے ہیں

مَعْنَى الْعِبَادَةِ فِى اللُّغَةِ الطَّاعَةِ مَعَ الْخُضُوْعِ.[1]

لغت میں عبادت کا معنی ایسی اطاعت ہے جس میں عاجزی ہو۔

علامہ بیضاوی اور علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں

اَلْعِبَادَةُ : اَقْصٰى غَايَةِ الْخُضُوْعِ وَالتَّذَلُّلُ.[2]

عبادت انتہا درجہ کی عجز وانکساری کو کہتے ہیں۔

انتہا درجہ کی عجز وانکساری کیا ہے؟

فرمانبردار بیٹا اپنے باپ سے انکساری سے پیش آتا ہے۔ ایک لائق شاگرد اپنے استاد کے سامنے عاجزی سے بیٹھتا ہے۔ تو کیا اسے عبادت کہیں گے؟ ہرگز نہیں۔

ایک مخلوق دوسری مخلوق سے انکساری تو کرسکتی ہے لیکن حد درجہ کی انکساری نہیں ہوسکتی کیونکہ شعور میں یہ بات موجود ہے کہ یہ بھی تو مخلوق ہی ہے۔ اسکا وجود بھی کسی ذات کا محتاج ہے۔ ہاں وہ ذات جو غیر محتاج ہو واجب الوجود ہو اسکی بارگاہ میں انکساری عبادت کہلائے گی

---

(۱) معانی القران واعرابہ ۱/۴۸ دارالحدیث القاہرہ ۱۹۹۴ء

(۲) تفسیر البیضاوی ۱/۹ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۸ء تفسیر المظہری ۱/۹ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان

بلکہ اسکی اطاعت، اسکی تعظیم اور اسکی حمد بھی عبادت کہلاتی ہے۔ وہ بد بخت آدمی جو کسی محتاج کو غیر محتاج سمجھ لے اور کسی ممکن الوجود کو واجب الوجود جانے تو اس بد بخت کا اس نظریہ سے انکساری کرنا یا اطاعت کرنا عبادت کہلائے گا۔ مفسر قران علامہ ابن جریر طبری اسی مفہوم کو واضح کرنے کیلئے لکھتے ہیں:

وَتَاوِيلُ قَوْلِهِ إِيَاكَ نَعْبُدُ : لَكَ اللّٰهُمَ نَخْشَعُ وَنَذِلُّ وَنَسْتَكِنُ إِقْرَاراً لَكَ يَارَبَّنَا بِالرَّبُوبِيَةِ لَا لِغَيْرِكَ۔(1)

إِيَّاكَ نعبد کا معنی ہے: اے اللہ! آپ کیلئے ہم عجز کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کیلئے ہی فروتنی اور انکساری کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! یہ سب کچھ آپ کیلئے ربوبیت کا اقرار کرتے ہوئے کرتے ہیں آپ کے غیر کیلئے نہیں۔

ان ساری باتوں کا ماحاصل یہ ہے کہ

کسی ذات کو واجب الوجود، مستقل بالذات اور غیر محتاج مان کا اسکی اطاعت کرنا یا اسکی تعریف و تعظیم کرنا عبادت کہلاتا ہے۔

نعمتِ ایمان سے معمور شخص جب بھی اللہ کا حکم مانتا ہے تو اسے واجب الوجود جان کر مانتا ہے۔ جب بھی اسکی حمد بیان کرتا ہے تو مستقل بالذات مان کر اور جب بھی اسکی تعظیم کرتا ہے تو غیر محتاج یقین رکھ کر۔ اس مرد مومن کا یہ سب کچھ کرنا عبادت کہلاتا ہے۔

---

(1) جامع البیان ۱/۱۰۳ دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء

شرک:

اللہ وحدہٗ لاشریک کے علاوہ کسی کو واجب الوجود، مستقل بالذات، غیر محتاج جان کر اسکی تعظیم کرنا اسکا حکم ماننا شرک کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ لا یَغْفِرُ اَنْ یُشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَشَاءُ.

بیشک اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرمائے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ جسکی چاہے مغفرت فرمادے۔

اس جگہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلاتُشْرِکَ بِهٖ شَیئاً سے مراد اقرا الشھادتین ہے یعنی زبان قلب وقالب کہے

اَشْهَدُاَنْ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

کلمہ طیبہ جب تک زبان سے ادا نہ کیا جائے کسی کو مسلم نہیں کہہ سکتے کسی کے مسلم ومومن ہونے کیلئے شرط ہے کہ وہ دل سے اللہ کی واحدنیت کا قائل ہو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان ہو اور زبان سے بھی اس کا اقرار کرے۔

ایک مرتبہ تو اس کلمہ طیبہ پڑھنا فرض ہے بلکہ ایمان کی شرط ہے پھر اس کے بعد زندگی بھر اس کا تکرار ہوتا رہے تاکہ تجدید ایمان ہوتی رہے اور اس کلمہ طیبہ کے ثمرات سے بہرہ ور ہوتے رہیں۔

تُقِيْمُ الصَّلاةَ:

صلاۃ (نماز) مومن کی پہچان ہے۔ صلاۃ کے بغیر مومن کو سکون وقرار نہیں جب تک یہ

بارگاہ ذوالجلال میں سجدہ ریز نہ ہوجائے اس وقت تک اسکی روح کوسکون نہیں ملتا۔ پس صلاۃ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

عَن جَابِرِ بن عَبدِ اللّٰهِ انَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَا کَعبَ بنَ عُجرَۃَ أُعِیذُکَ بِاللّٰهِ مِنْ إِمَارَۃِ السُّفَهَاءِ اِنَّهَا سَتَکُونُ أُمَرَاءَ مَن دَخَلَ عَلَیهِم فَاَعَانَهُم عَلٰی ظُلمِهِم وَصَدَّقَهُم بِکَذِبِهِم فَلَیسَ مِنِّی وَلَستُ مِنهُ وَلَنْ یَرِدَ عَلَیَّ الحَوضَ وَمَنْ لَمْ یَدخُلْ عَلَیهِم وَلَم یُعِنهُم عَلٰی ظُلمِهِم وَ لَم یُصَدِّقهُم بِکَذِبِهِم فَهُوَ مِنِّی وَاَنَا مِنهُ وَسَیَرِدُ عَلَیَّ الحَوضَ.

یَا کَعبَ بنَ عُجرَۃَ الصَّلاۃُ قُربَان" وَالصَّومُ جُنَّۃ" وَالصَّدَقَۃُ تُطفِئُ الخَطِیئَۃَ کَمَا یُطفِئُ المَاءُ النَّارَ وَالنَّاسُ غَادِیَانِ فَمُبتَاع" نَفسَهُ فَمُعتِق" رَقَبَتَهُ وَمُوبِقُهَا.

یَا کَعبَ بنَ عُجرَۃَ اِنَّهُ لَایَدخُلُ الجَنَّۃَ لَحم" نَبَتَ مِن سُحتٍ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۳)	جلد۵	صفحہ۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۸۱۹)	جلد۱۱	صفحہ۳۴۵
المستدرک	رقم الحدیث (۲۰۸۴)	جلد۴	صفحہ۶۰۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۷۸)	جلد۱۱	صفحہ۴۴۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۲۲۱)	جلد۱۲	صفحہ۱۱۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے کعب بن عجرة!

میں تجھے سفہاء کی حکومت کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ ہاں عنقریب سفیہ حکمران ہوں گے جس شخص نے ان سے راہ ورسم رکھا ان کے ظلم وعدوان پر ان کی اعانت کی اور ان کے جھوٹ کو سچ کہا تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور وہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میری بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکے گا اور جس شخص نے نہ ان ظالم وسفیہ حکمرانوں سے راہ ورسم رکھا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد واعانت اور نہ ان کے جھوٹ کو سچ کہا وہ خوش قسمت مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور حوض کوثر پر میری خدمت میں حاضر ہوگا۔

مجمع الزوائد رقم الحديث (۹۲۶۳) جلد۵ صفحہ۴۴۵
قال المحقق: رواہما رجال الصحیح

مسند ابی یعلیٰ الموصلی رقم الحدیث (۱۹۹۹) جلد۳ صفحہ۴۷۶
قال المحقق: اسنادہ قوی

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۲۶۸) جلد۱ صفحہ۶۶۲
قال المنذری: رواہ ابو یعلیٰ باسنادہ صحیح
وقال المحقق: صحیح

شرح مشکل الآثار رقم الحدیث (۱۳۴۵) جلد۳ صفحہ۳۷۵
قال المحقق: اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم

اے کعب بن عُجرہ!

صلاۃ قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو یوں مٹاتا ہے جیسے پانی آگ بجھا دیتا ہے۔ دو طرح کے لوگ صبح اپنے نفسوں کا سودا کرتے ہیں۔ ایک اطاعت الٰہی کرکے اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرالیتا ہے دوسرا اللہ کی نافرمانی کرکے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

اے کعب بن عُجرہ!

جو گوشت حرام سے پرورش شدہ ہے وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

-☆-

اس حدیث پاک میں صلاۃ کو قرب الٰہی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اس فرزند آدم کے بخت قابل رشک ہیں جو ہر روز قرب الٰہی کی منزلیں طے کرتا جاتا ہے۔ ادھر وہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اللہ اکبر کہتا ہے اور ادھر اللہ کی شان رحیمی اسے قرب کی مزید منزلوں سے سرفراز کرتی جاتی ہے اور جو صلاۃ کی لذت سے مالا مال ہے وہ یقیناً قرب الٰہی کی چاشنی سے بہرور ہے۔

تُؤتِی الزَّکَاۃَ:

زکاۃ بنائے اسلام ہے۔ اسلام کی حسین جمیل عمارت جن ستونوں پر استادہ ہے ان میں ایک زکاۃ ہے زکاۃ ادا کرنے والا اپنے دین وایمان کا محافظ ہوا کرتا ہے اور زکاۃ کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسَۃٍ عَلٰی اَنْ یُوَحَّدَ اللّٰہُ وَاِقَامِ الصَّلَاۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکَاۃِ

وَصِيَامِ رَمُضَانَ وَالْحَجِّ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸)	جلد ا	صفحہ ۲۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد ا	صفحہ ۳۷۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶)	جلد ا	صفحہ ۴۷
سنن النسائی		جلد ۸	صفحہ ۱۰۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد ا	صفحہ ۵۲۶
شرح سنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۶)	جلد ا	صفحہ ۱۷
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح متفق علیٰ صحتہ		
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۷۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۲۰۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۳۸
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰)	جلد ا	صفحہ ۵۴
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۳۵۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۸
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۳۹۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۸

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر

اللہ کی واحدنیت، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا، صلاۃ قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا ہے۔

زکاۃ کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی بھی قابل

حلیۃ الاولیاء		جلد۳	صفحہ۶۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۶۸۲)	جلد۵	صفحہ۳۳۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۷۰۴۷)	جلد۵	صفحہ۴۲۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۷۴۲۹)	جلد۶	صفحہ۴۱
الکامل (لابن عدی)		جلد۳	صفحہ۱۷
الکامل (لابن عدی)		جلد۵	صفحہ۱۵۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۳۰۸)	جلد۱	صفحہ۱۵۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۷۹۸)	جلد۴	صفحہ۴۰۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ منقطع		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۰۱۵)	جلد۱	صفحہ۳۴۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۳۰۱)	جلد۱	صفحہ۴۹۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

غور ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو اپنے مال کی زکاۃ ادا کردے تو تو نے جو تجھ پر لازم تھا اس کو پورا کر دیا۔

زکاۃ اپنے مال سے سال کے بعد ۴۰واں حصہ نکالنا ہے سال کے بعد یہ معمولی چیز ہے لیکن اس کیلئے جس کیلئے اللہ تعالیٰ آسان کردے اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت کے بغیر زکاۃ بھی مشکل نکلتی ہے ہاں جو مرد مومن خوشدلی سے زکاۃ ادا کرتا ہے گویا اس پر جو حقوق مالیہ تھے وہ ان کی ادائیگی سے فارغ ہو چکا ہے۔ اللہ رب العزت ہر مسلم کو دین حق کی تفہیم کی توفیق عطا فرمائے۔

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۷۲۴۰) جلد۴ صفحہ۱۴۱

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۱۴۴۰) جلد۲ صفحہ۵۵۴

وقال الذھبی: صحیح

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۵۷۳) جلد۲ صفحہ۵۳۷

قال المحقق: حسن

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۷۱۹) جلد۲ صفحہ۳۱۸

قال الالبانی: حسن

التمہید جلد۲ صفحہ۲۱۲

اتحاف السادۃ المتقین جلد۴ صفحہ۱۰۵

وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ:

اھل ایمان بڑی خوشدلی سے رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں وہ پورا سال اس سعادتوں سے لبریز ماہ کا انتظار کرتے ہیں اھل ایمان کی سحری وافطاری کا اہتمام ان کی اندورنی خوشی وجذبہ ایمانی کو اجاگر کرتا ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی روزہ کی اہمیت کو کیسے بیان کرتا ہے ملاحظہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَرَضَ صِیَامَ رَمَضَانَ عَلَیْكُمْ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِیَامَهٗ فَمَنْ صَامَهٗ وَقَامَهٗ اِحْتِسَاباً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض ہے اور میں نے تم پر اس کی راتوں کا قیام سنت قرار دیا پس جس نے رمضان المبارک میں دن کو روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا حصول ثواب کیلئے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہوگا جس دن وہ اپنی ماں سے پیٹ سے باہر آیا تھا۔

المسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۶۶۰) — جلد۲ — صفحہ۳۰۶
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
سنن النسائی — رقم الحدیث (۲۶۰۶) — جلد۴ — صفحہ۱۶۲

سبحان اللہ! حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امت پر کس درجہ مہربانی ہے یہ آپ ہی کی نظر کرم کا فیض ہے کہ بندہ رمضان کے روزے رکھے اور اسکی راتوں کو قیام کرے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ انسان خود سوچے وہ روزانہ کتنے گناہ کرتا ہے اس سے کس قدر معصیتیں سرزد ہوتی ہیں اور وہ نافرمانیوں پر نافرمانیاں کیے جاتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اس درجہ شفقت فرمائی کہ اگر وہ رمضان کے روزے رکھ لے اور حصول ثواب کیلئے اس کی راتوں کو صلاۃ التراویح ادا کرے تو وہ گناہوں سے اپنی پیدائش کے دن کی طرح پاک وصاف ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصِّیَامُ جُنَّة'' وَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلا یَرْفَثْ وَلا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَد'' اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ اِمْرُء'' وَصَائِم'' وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۹۰۴)	جلد۲	صفحہ۵۶۶
السنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۸۳۱۰)	جلد۴	صفحہ۴۴۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۱۳۴)	جلد۷	صفحہ۶۰۱
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد۴	صفحہ۲۹۶
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		

سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۰
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۰۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۵
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۶۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۳
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۴۴۰۲)	جلد ۱۷	صفحہ ۱۲۹
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۹۶)	جلد ۷	صفحہ ۳۵۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۷۹)	جلد ۷	صفحہ ۴۱۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۸۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۶
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۸۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری (للبیہقی) / رقم الحدیث (۸۵۰۷)		جلد ۴	صفحہ ۵۰۱
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۲۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۱۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرطھما		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۰۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

فرزند آدم کا ہر عمل اس کیلئے ہے سوائے روزے کے یہ روزہ میرے لیے ہے اور اسکی جزاء میں دونگا۔ روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہوتو وہ بے ہودہ بات نہ کرے اور نہ کسی کو درشت طریقے سے پیش آئے اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے لڑنا چاہے تو اسے چاہے کہ وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔

قسم ہے اس اللہ کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزاہ دار کیلئے دوخوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو روزہ کی افطاری سے خوش ہوتا ہے اور دوسرا جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے اس ملاقات سے خوش ہوگا۔

سنن النسائی رقم الحدیث (۲۲۱۲) جلد۴ صفحہ۱۶۶

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۲۲۱۲) جلد۲ صفحہ۱۲۰

قال الالبانی: صحیح

سنن النسائی رقم الحدیث (۲۲۱۵) جلد۴ صفحہ۱۶۸

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۲۲۱۵) جلد۲ صفحہ۱۲۰

قال الالبانی: صحیح الاسناد

سبحان اللہ! ایک روزہ دار کیلئے کتنی بڑی بڑی نویدیں ہیں اللہ الکریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت کو جس انداز سے نوازتا ہے اگر یہ امت ساری زندگی اس کے شکرانے میں سربسجود ہو کر گزار دے تو حق شکرادا نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا روزہ میرے لیئے ہے اور اسکی جزا میں دوں گا کتنا پرکیف ارشاد ہے جو روزہ رکھتا ہے اس ارشاد کو سن کر اس کی اندرونی کیفیت کا عالم کیا ہوگا جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہو جائے اور پھر یوں راضی ہو کہ فرمائے اس کے اس عمل کی جزاء میں دونگا اب اس روزہ دار کو کس چیز کی ضرورت رہ جاتی ہے۔ ویسے ہر عمل کی جزا اللہ ہی عطا فرماتا ہے لیکن روزہ کے بارے میں یہ فرمانا کہ اس کی جزا میں دونگا بہت بڑی نوید ہے یعنی روزہ دار پر جب روزہ کی وجہ سے کرم ہوگا تو درمیان میں کوئی فرشتہ واسطہ نہیں ہوگا دینے والا اللہ ہوگا اور اپنے دست کرم سے دیگا۔

روزہ ڈھال ہے۔ ڈھال سے انسان دشمن کے وار سے بچ جاتا ہے جنگ کے دوران ڈھال انسان کو بچاتی ہے تو اللہ الواحد روزہ کو اھل ایمان کی ڈھال قرار دیا کہ تمہارے دشمن بے شمار ہیں دیکھے بھی اور ان دیکھے بھی ان سب سے بچاؤ کیلئے ان کے حملوں اور ان کے مکروفریب سے بچنے کیلئے روزہ ڈھال ہے روزہ کی موجودگی میں ان کا کوئی وار کارگر ثابت نہ ہوگا بلکہ یہ اپنا سا منہ لیکرنا کام و نامراد واپس پلٹیں گے۔

شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے یہ اھل ایمان پر روزانہ مختلف انوع حملے کیا کرتا ہے اس کے حملے بڑے اچانک اور اتنے گہرے ہوا کرتے ہیں کہ اگر اسکا حملہ ہو جائے تو بندہ کیلئے سنبھلنا مشکل ہوتا ہے لیکن اللہ الکریم نے روزہ دار پر کرم کیا کہ روزہ کو اس کی ڈھال بنادیا جس کے

ہوتے ہوئے اس ازلی دشمن کے حملے ناکام جاتے ہیں وہ پورا زور لگا کر بھی آئے لیکن اخلاص وللٰہیت سے روزہ رکھنے والے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ دنیا کی ڈھال یہ انسان کی بنائی ہوئی ڈھال یہ بندے کا بنا ہوا مدافعتی نظام خراب ہوسکتا ہے ناکارہ ہوسکتا ہے لیکن اللہ القادر کا دفاعی نظام اس کی عطا کردہ ڈھال کو کوئی نہیں توڑ سکتا روزہ کو پروردگار عالم جل جلالہٗ نے ڈھال بنایا ہے آیئے روزے رکھ کر اپنے آپ کو حفاظتی قلعہ میں لے آئیں اور جو اللہ کی حفاظت میں آ جاتا ہے پھر وہ محفوظ ہی رہا کرتا ہے۔

قیامت کے دن جب پل صراط سے گزر ہوگا آتش جہنم خوب جوش میں ہوگی اس وقت اللہ الکریم کا کرم ہی بچائے تو بچا جا سکتا ہے ورنہ اس جہنم سے کون بچنے والا ہے۔ روزہ دار کو یہ نوید ہے کہ تیرے پاس ڈھال ہے اور جب تو پل صراط سے گزرے گا جہنم ہزار جوش میں آئے تیرے پاس اللہ کا حفاظتی نظام ہے تجھے جہنم کچھ نہیں کہہ سکتی بلکہ تو جہنم سے خیر و عافیت سے گزر جائے گا۔

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر قول اور آپ کا ہر فرمان سچا ہے بلکہ صداقت در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیرات لیتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں سادا انداز میں روزہ دار کے شرف کو ذکر نہیں کیا بلکہ قسم سے ذکر کیا ہے پھر قسم کا انداز بھی جداگانہ ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میں محمد کی جان ہے اس سے بڑھ کر اس کی اور کیا اہمیت ہوسکتی ہے اس قسم کے بعد جو بات بیان کی اس پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے بلکہ اگر زمین و آسمان اس

پر قربان کر دیے جائیں تو حق ادا نہیں ہوتا۔

لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ.

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

بو سے انسان کو نفرت ہے کسی کے منہ سے بو نکلے اور دوسرا اس کو محسوس کرے تو اسے ناگواری ہوتی ہے لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی پر اللہ الکریم کا کتنا کرم ہے اور اللہ کو اس سے کتنا پیار ہے کہ اس کے منہ سے روزہ کی حالت میں نکلنے والی بو اللہ الطیب کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ:

روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں۔ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت۔اھل ایمان جانتے ہیں کہ روزہ دار پورا دن افطاری کے وقت کا انتظار کرتا ہے وہ لحہ لحہ گنا کرتا ہے تلخ دنوں میں تو افطاری کا انتظار بڑی شدت سے ہوتا ہے پھر افطاری کے وقت حسب استطاعت اہتمام اھل ایمان کی اندرونی خوشی کا اظہار کرتا ہے یہ خوشی یہ مسرت ایمان کی نشانی ہے اس خوشی سے ہر اھل ایمان واقف ہے۔

دوسری خوشی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت۔جب تک بندہ مومن اس دنیا میں ہے اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں ہے جب وہ اس دنیا سے کوچ کر جائے گا پھر اس کی ملاقات وحدہٗ لاشریک سے ہوگی جیسے روزہ دار افطاری کا انتظار کرتا ہے اسی طرح وہ دنیا سے رخصتی کے دن کا بھی انتظار کرتا ہے اسے اس دن جو مسرت وشادمانی نصیب ہوگی اس کو اس ناپائیدار دنیا کے ناپائیدار الفاظ میں کیسے بیان کیا جا سکتا ہے۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ.

جواللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔ یہ محبت طرفین سے ہے اے روزہ رکھنے والے سعید وفیروز بخت! اپنے مقدر پر ناز کر کہ اگر تجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی چاہت ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے بھی ملاقات کا مشتاق ہے۔ اس ملاقات پر جو خوشی ہوگی اسکا اندازہ وہی کر سکتے ہیں جو ملاقات سے بہرور ہو چکے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ شَرِّفْنَا بِهٰذِهِ السَّعَادَةِ الْعُظْمٰی اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا لِقَائَکَ وارحمنا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ.

تَحُجَّ الْبَيْتَ:

بیت اللہ کا حج کرنا اسلام کا پانچواں رکن ہے یہ جامع عبادت ہے اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو حج بیت اللہ نصیب فرمائے۔ حج بیت اللہ کی فضیلت وشرف کو سمجھنے کیلئے درج ذیل فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش نظر رہے۔

عَنْ مَاعِزِ التَّمِيْمِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ ثُمَّ حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ تَفْضُلُ سَائِرَ الْاَعْمَالِ كَمَا بَيْنَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ اِلٰی مَغْرِبِهَا.[1]

حضرت ماعز تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ وحدہ لاشریک

(۱) مسند الامام احمد ۲/۳۴۲۔ المتجر الرابح صفحہ ۱۲۱۸ اسنادہ جید

پر ایمان لانا پھر مقبول حج یہ حج باقی اعمال پر اتنی فضیلت رکھتا ہے جتنی مطلع الشمس (مشرق) کو اس کے مغرب پر ہے۔

حج بیت اللہ میں جو کہ تمام اعمال کا جامع ہے اس میں مال خرچ کرنا ہے حالت سفر ہے پھر ان سلے کپڑے (مردوں کا لباس) پہن کر زبان حال سے عرض کی جاتی ہے جیسے مردہ کی کوئی خواہش نہیں ایسے ہی میری بھی کوئی خواہش نہیں اے اللہ! آج کے بعد اپنی رضا پر چلنے کی سعادت بخش دے مجھ سے اپنے نفس کی اتباع کرنے کی قوت چھین لے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نصیحتیں فرمائیں ان میں یہ پانچ فرائض تھے ان کے بعد مزید ارشاد فرمایا:

اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ:

کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں کی خبر نہ دوں؟ دروازے چیزوں کو داخل وخارج کیا جاتا ہے جس کے پاس دروزاہ آجائے وہ سہولت اندر جاسکتا ہے اور اندر کے انعامات سے شادکام ہوسکتا ہے۔ جس خوش نصیب کو خیر و بھلائی کے دروزوں کی خبر ہو جائے وہ جب چاہے خیر و برکت سے اپنا دامن بھر سکتا ہے۔

اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ":

روزہ ڈھال ہے۔ یہ وہ مضبوط ڈھال ہے جسے شیطان قوتیں توڑ نہیں سکتیں جس کے پاس روزہ کی ڈھال ہے یعنی جو روزے رکھنے کا عادی ہے اس پر اللہ کا لطف وکرم اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہے جس کے سبب وہ روزے رکھتا ہے ایسا خوش نصیب

اس رزم گاہ حیاۃ میں اپنی نعمت ایمان سلامت لے جاتا ہے اور شیطان کے دست برد کے محفوظ رہ کر تیاری آخرت میں وقت گزارتا ہے۔

اَلصَّدَقَةُ تُطْفِیءُ الْخَطِیْئَةَ:

صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ گناہ کرنے سے اللہ الواحد ناراض ہوتا ہے جس سے اس گناہ کرنے والے کے حصہ کی آگ بھڑکائی جاتی ہے گناہ جیسے جیسے بڑھتے جائیں گے اس کے حصہ کی آگ میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ صدقہ کرنے سے اللہ الکریم راضی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا غضب کو ٹھنڈا کرتی ہے اللہ کی خوشنودی نار جہنم کو بجھا دیتی ہے جیسے آگ کے الاؤ پر پانی ڈال دیا جائے تو آگ بجھ جاتی ہے بشرطیکہ پانی آگ سے زائد مقدار میں ہو اسی طرح صدقہ گناہ سے زائد مقدار میں ہو تو وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اخلاص وللّٰہیت سے کیا گیا کوئی بھی عمل رائگاں نہیں جاتا اس عمل کی بدولت اللہ الکریم اس کے حصہ کی آگ کو سرد کر دیتا ہے۔ جب آگ بالکل سرد ہو جائے تو پھر اس کے لیے تعمیر جنت شروع ہو جاتی ہے جیسے جیسے نیکیاں کرتا جائے گا جنت کی تعمیر بڑھتی جائے گی۔

صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ :

نرم وگرم بستر چھوڑ کر اللہ القدیر کی بارگاہ میں صلاۃ التہجد کیلئے اٹھنا بہت بڑی سعادت ہے یہ سعادت توفیق الٰہی کے بغیر ناممکن ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ہوتا ہے وہ رات کو اٹھ اٹھ کر اس کی بارگاہ میں سجدے کیا کرتا ہے اسے کبھی قیام میں لطف آتا ہے تو کبھی رکوع میں کبھی سجدہ سے پر بہار ہوتا ہے تو کبھی استغفار سے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَّقِیَاماً.

وہ بڑے خوش نصیب ہیں جو رات اپنے رب کی بارگاہ میں سجدے کرتے اور قیام کرتے گزارتے ہیں انہیں رات کی گھڑیوں میں سجدوں کا یوں کیف آتا ہے کہ دنیا کی ساری نعمتیں اس کیف کے سامنے ہیچ ہوتی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ - رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ - قَالَ: یَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَیْلَةٍ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰى ثُلُثُ اللَّیْلِ الْآخِرِ فَیَقُوْلُ : مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَأَسْتَجِیْبَ لَهٗ؟ وَمَنْ یَسْأَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ وَمَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ.

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۰۹) جلد۵ صفحہ۲۹۹

قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۴۶۵۲) جلد۳ صفحہ۳

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۳۶۶) جلد۲ صفحہ۱۶۱

قال محمود محمد محمود: الحدیث متفق علیہ

سنن الدارمی رقم الحدیث (۱۴۷۸) جلد۱ صفحہ۴۱۲

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۹۲۰) جلد۳ صفحہ۱۹۹

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین

شرح السنہ للبغوی رقم الحدیث (۹۰) جلد۱۰ صفحہ۱۶۹

صحیح البخاری رقم الحدیث (۷۰۴۱) جلد۲۵ صفحہ۱۸۸ (کتاب التوحید)

جامع الاصول رقم الحدیث (۲۰۹۷) جلد۵ صفحہ۵

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۵۱۲۹) جلد۱۱ صفحہ۲۳

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۳۴۶۳) جلد۱۰ صفحہ۹۸

سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۱۳۱۵) جلد۱ صفحہ۴۲۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرۃ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب تعالیٰ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے یعنی اس کی رحمت خاصہ نزول فرماتی ہے تو ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت کا سوالی ہو میں اس کی مغفرت فرمادوں؟

-☆-

اس حدیث پاک میں رات کے آخری تیسرے حصہ کا ذکر ہے۔ رات کا نصف برکات الٰہیہ سے معمور ہے لیکن رات کے آخری تیسرے حصہ میں اللہ کی عنایات کا جوبن نرالا ہوا کرتا ہے اور اس گھڑی بارگاہ ذوالجلال میں دست سوال دراز کرنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

صحیح سنن ابی داؤد　رقم الحدیث (۱۳۱۵)　جلد۱　صفحہ ۳۶۰
قال الالبانی: صحیح
الموطا لامام مالک　جلد۱　صفحہ ۱۸۷
صحیح سنن ابن ماجہ　رقم الحدیث (۱۱۳۲)　جلد۱　صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی: صحیح
صحیح مسلم　رقم الحدیث (۷۵۸)　جلد۲　صفحہ ۱۸۸

یہ وہ مبارک لمحات ہیں جن میں اللہ والے سر بندگی جھکا کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کا کیف لیا کرتے ہیں۔ استغفار سے اپنی زبانیں معطر کیا کرتے ہیں، دستِ سوال دراز کر کے اپنی ارواح کو مزید قرب الٰہی کی دولت سے سرفراز کرتے ہیں۔ باری تعالیٰ کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر کے اس کی رضا حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہ مبارک لمحات ہیں جو خالق و مالک کو بڑے پیارے ہیں ان لمحات کی قدر کرنے والا اللہ کی عنایات سے محروم نہیں رہا کرتا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی -رضی اللہ عنہ- کے وصال کے بعد کسی سے ملے تو اس نے سوال کیا حضور! قبر کے احوال سنایئے اور سنایئے کیسی بیتی؟

آپ نے ارشاد فرمایا ہم جو دنیا میں بڑے بڑے القابات سے مشہور تھے ان القابات نے کوئی فائدہ نہ دیا ہاں سحری کے وقت جو چند رکعات پڑھتا تھا ان کے ذریعے سرمدی انعامات سے نوازا گیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ بیان فرمایا تو قرآن کریم یہ آیت تلاوت فرمائی: تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَّطَمَعاً وَّمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُونَ فَلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا یَعْمَلُونَ۔[1]

ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں وہ اپنے رب کو (اسکے عذاب کے) خوف سے اور (اسکے انعامات کی) امید سے پکارتے رہتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس سے وہ اس کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ جو نعمتیں ان کیلئے چھپا کر رکھی گئی ہیں جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہونگی یہ جزا و صلہ ہے ان اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

---

(۱) السجدہ ۳۲/۱۶-۱۷

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلاَ تُضَيِّعُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْداً فَلاَ تَعْتَدُوْهَا وَحَرَّمَ اَشْيَاءَ فَلاَ تَنْتَهِكُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ رَحْمَةً لَّكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلاَ تَبْحَثُوْا عَنْهَا. حَدِيْثٌ" حَسَنٌ" رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے (اولاد آدم پر) کچھ فرائض فرض کیے ہیں پس تم انہیں ضائع مت کرو اور اس نے کچھ حدود مقرر کی ہیں پس ان سے آگے نہ بڑھو اور کچھ چیزوں کو (تم پر) حرام قرار دیا ہے پس تم ان کی حرمت کو نہ توڑو۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۹۶)	جلد۱	صفحہ۴۱۷
قال الھیثمی:	رجالہ رجال الصحیح		
سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۴۳۵۰)	جلد۴	صفحہ۱۰۹
قال مجدی بن منصور:	اسنادہ حسن		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۵۸۹)	جلد۲۲	صفحہ۲۲۱
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۹۷۲۵)	جلد۱۰	صفحہ۲۱

اور کچھ چیزوں کے بارے میں سکوت فرمایا ہے تم پر رحمت کرتے ہوئے نہ کہ بھول کر تم ان کو مت کریدو۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ" اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِیَ النَّاسُ فَقَالَ ازْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّکَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبَّکَ النَّاسُ حَدِیْثٌ" حَسَنٌ" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَغَیْرُهٗ بِاَسَانِیْدَ حَسَنَةٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالعباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۵۹۷۲) جلد۶ صفحہ۱۹۳

حلیۃ الاولیاء جلد۷ صفحہ۱۳۶

حلیۃ الاوالیاء جلد۳ صفحہ۲۵۳-۲۵۲

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۹۴۴) جلد۲ صفحہ۶۲۴

قال الالبانی: صحیح الاسناد

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۳۲۶) جلد۳ صفحہ۳۴۴

قال الالبانی: صحیح

شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث (۱۰۵۲۳) جلد۷ صفحہ۳۴۴

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۷۹۴۳) جلد۵ صفحہ۴۴۵

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوااس نے عرض کی یارسول اللہ! میری راہنمائی ایسے عمل کی طرف کیجئے کہ جب میں اس پر عمل کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے اور لوگ (بھی) مجھ سے محبت کریں۔

پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو دنیا میں زھد اختیار کر (یعنی دنیا میں بے رغبت ہو جا) اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا۔

اور بے رغبت ہو جا اس (مال و مرتبہ) میں جو لوگوں کے پاس ہے تو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

-☆-

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار اقدس میں مختلف قسم کے لوگ آتے اور اپنے اپنے ذوق کے مطابق مسائل پوچھتے زیر نظر حدیث پاک میں ایک آدمی آیا اس کی یہ خواہش تھی کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرے اور مخلوق خدا بھی محبت کرے اس چیز کے حصول کیلئے وہ بارگاہ خیر الوریٰ میں عرض کناں ہوا۔

حضور سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰهُ وَازْهَدْ عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۷۳)	جلد۸	صفحہ۲۸۰۶
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
وقال الذھبی:	خالد بن عمرو القرشی وضاع		
فیض القدیر	رقم الحدیث (۹۶۰)	جلد۱	صفحہ۴۸۱

ترجمة الحديث:

دنیا میں زھد اختیار کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے زھد اختیار کرو تو لوگ تم سے محبت کریں گے۔

-☆-

زَهَدَفِيهِ وَعَنهَ-زُهداً:اَعرَضَ عَنهُ وَتَرَكَهُ لاحتِقَارِهِ- زَهَدَفِي الدُّنيَا تَرَكَ حَلالَهَا مَخَافَةَ حِسَابِهِ تَرَكَ حَرَامَهَا فَخَافَةُ عذابَهُ.- تقدیم علی الزهد لابن الوکیع ۔[1]

سلسلة الاحاديث الصحيحه / رقم الحديث (۹۴۴)	جلد۲	صفحہ۶۶۱
اتحاف السادة المتقين	جلد۸	صفحہ۳۰۹
اتحاف السادة المتقين	جلد۹	صفحہ۳۲۶
التمهيد (عبدالبر)	جلد۹	صفحہ۲۰۱
مشكاة المصابيح رقم الحديث (۵۱۸۷)	جلد۳	صفحہ۱۴۳۳
مصابيح السنه رقم الحديث (۴۰۲۹)	جلد۳	صفحہ۴۲۴
المعجم الكبير للطبرانی رقم الحديث (۵۹۷۲)	جلد۶	صفحہ۱۹۳
مسند الشهاب رقم الحديث (۶۴۳)	جلد۱	صفحہ۳۷۳
جامع العلوم والحكم	جلد۲	صفحہ۱۷۴

(۱) صفحہ۱۲۳ جلد۱

زَهَدَفِیْهِ وَعَنْهُ زُهْداً کا معنی ہے کسی چیز سے اعراض کرنا اور اسکو حقیر سمجھ کر اس کو ترک کرنا زھد فی الدنیا اسکے لیئے بولا جاتا ہے جو دنیا کے حلال کو ترک کرے اس کے حساب سے ڈرتے ہوئے اور اسکے حرام کو ترک کردے اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔

جو کچھ دنیا میں اس سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت فرمائے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبتی اختیار کرو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

متاع دنیا دنیا کا ساز وسامان اس قابل نہیں کہ ایک بندہ مومن اس سے رغبت کرے بندہ مومن باقی کا طلبگار رہوا کرتا ہے متاع دنیا تو فانی ہے وہ فانی پر فریفتہ نہیں ہوتا اور نہ اس کے حصول میں اپنی قیمتی عمر ضائع کرتا ہے۔

اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَمَلْعُوْنٌ مَافِیْهَا اِلَّا ذِکْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالاهُ اَوْعَالِماً اَوْ مُتَعَلِّماً.

سنن ابن ماجہ(۱)	رقم الحدیث (۴۱۱۲)	جلد۴	صفحہ۴۶۹
قال المحقق:	حسن		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۴۱۱۲)	جلد۵	صفحہ۵۵۸
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۸۷)	جلد۳	صفحہ۵۴۸
قال الالبانی:	حسن		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۹)	جلد۴	صفحہ۱۴۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۲)	جلد۲	صفحہ۵۳۳
قال الالبانی:	حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۵۷۲)	جلد۱۰	صفحہ۱۳۷

ترجمة الحديث:

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے وماوالاہ یاعالم او ومتعلم.

اس سے بڑھ کر دنیا کی مذمت کیا ہوگی کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا کو ملعون قرار دے رہے ہیں جس چیز پر لعنت برس رہی ہو ایک مومن صادق الایمان اس کا خواہشمند اور اس کے محبت کرنے والا کیسے ہو سکتا ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذمت دنیا کو یوں بھی واضح فرمایا:

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ-قَالَ:مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَمْرَه وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَاْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كَتَبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ اَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ".

سنن ابن ماجہ(۱) رقم الحدیث (۴۱۰۵) جلد۵ صفحہ۴۶۵
قال المحقق: الحدیث صحیح ،اسنادہ صحیح رجالہ ثقات
سنن ابن ماجہ (۲) رقم الحدیث (۴۱۰۵) جلد۵ صفحہ۵۵۴
قال المحقق: اسنادہ صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۴۱۸۰) جلد۳ صفحہ۳۴۶
قال الالبانی: صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۹۵۰) جلد۲ صفحہ۶۷۱
قال الالبانی: وھذا اسناد صحیح رجالہ ثقات کما قال فی (الزوائد)

ترجمة الحديث:

حضرت زید بن ثابت -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تمام امور میں جس کی نیت حصول دنیا ہوگی اللہ اس کے اموراس پر منتشر کردے گا اوراسکے فقر کواس کی آنکھوں کے سامنے کردے گا اوراسے اتنی ہی دنیا ملے گی جواس کیلئے لکھ دی گئی ہے اور

جس (خوش نصیب) کے تمام امور میں آخرت نیت ہوگی اللہ اسکے تمام اموراس پر جمع کردے گا اوراسکی غنا کواسکی آنکھوں کے سامنے کردے گا اور دنیا اسکے پاس آئے گی اس حال میں کہ وہ اس کی مطیع وفرمانبردار ہوگی۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۷۳)	جلد۴	صفحہ۲۱۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۶۵)	جلد۲	صفحہ۵۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۸۹۱)	جلد۵	صفحہ۱۴۳
موارد الظمان للبیھقی	رقم الحدیث (۷۲)		صفحہ۴۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۶۹۵)	جلد۳	صفحہ۲۰۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۰)	جلد۲	صفحہ۴۵۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

ایک مومن صادق الایمان کو فکر ہے تو فکر آخرت ہے وہ دنیا نہیں سنوارتا بلکہ اس دنیا میں رہ کر وہ آخرت سنوارتا ہے وہ متاع دنیا کی طرف توجہ نہیں کرتا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ دنیا کے ساز و سامان سے بے رغبتی اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیت لیتی ہے اور خالق و مالک ایسے آدمی سے محبت کرتا ہے جو دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے محبت نہیں کرتا وہ دنیا کو جمع نہیں کرتا بلکہ وہ اسے بے دریغ راہ حق میں لٹا دیتا ہے۔

صحیح مسلم کے یہ الفاظ ہر مومن کے دل میں اترے ہوئے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَالدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۵۶)	جلد۵	صفحہ ۴۷۱
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۴۱۱۳)	جلد۴	صفحہ ۴۷۰
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۴۱۱۳)	جلد۵	صفحہ ۵۵۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۸۸)	جلد۳	صفحہ ۳۴۷
قال الالبانی:	صحیح		
جامع العلوم والحکم		جلد۲	صفحہ ۱۹۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۷۲)	جلد۸	صفحہ ۲۶۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۳۲)	جلد۹	صفحہ ۹۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۲۳۸)	جلد۹	صفحہ ۴۳۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

-☆-

دنیا مومن کا سجن و قید خانہ ہے۔ قید خانہ سے کوئی بھی دل نہیں لگایا کرتا جو آدمی جیل میں

سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۳۳۱) جلد۴ صفحہ۱۴۵
قال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۲۴) جلد۲ صفحہ۵۳۴
قال الالبانی: صحیح
مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث (۶۴۶۵) جلد۱۱ صفحہ۳۵۱
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۶۸۷) جلد۲ صفحہ۴۶۲
قال المحقق: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم
حلیۃ الاولیاء جلد۶ صفحہ۳۵۰
شرح السنۃ للبغوی رقم الحدیث (۴۱۰۵) جلد۱۴ صفحہ۲۹۶
ھذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم
المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۶۵۴۵) جلد۶ صفحہ۲۳۲۷
قال الحاکم: ھذا حدیث غریب صحیح الاسناد ولم یخرجاہ
وقال الذھبی: الوراق شرکۃ الدارقطنی
المعجم الکبیر رقم الحدیث (۶۱۸۳) جلد۶ صفحہ۲۶۹
مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۸۰۸۱) جلد۱۰ صفحہ۵۱۶
قال الہیثمی: رواہ الطبرانی، وفیہ

دل لگالے اور وہاں سے رہائی کے بارے نہ سوچے تو سمجھیئے اس سے عقل رخصت ہو چکی ہے۔ یہ دنیا اھل ایمان کے لیے قید خانہ ہے یہاں کی اشیاء میں اگر چمک دمک ہے تو وہ سراسر فریب ہے جو اس فریب میں مبتلا ہوگا وہ اپنا بہت بڑا نقصان کر گیا۔

اللہ تعالیٰ خود ایسے اسباب پیدا فرماتا ہے جس سے ایک مومن صادق الایمان دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے وہ فانی کو باقی پر ترجیح نہیں دیتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت کو حاصل کیا کرتا ہے۔

ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

اِنَّ اللّٰہَ لَیَحْمِیْ عَبْدَہُ الدُّنْیَا وَھُوَ یُحِبُّہٗ کَمَا تَحْمُوْنَ مَرْضَاکُمُ الطَّعَامَ والشَّرَابَ تَخَافُوْنَ عَلَیْہِ.

شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۴۰۶۵)	جلد۱۴	صفحہ۲۶۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۵۱۳)	جلد۱۷	صفحہ۵۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۵۱۸)	جلد۱۷	صفحہ۵۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۸	صفحہ۴۳۷
المستدرک للحاکم (الفاظ مختلف) / رقم الحدیث (۷۸۵۷)		جلد۸	صفحہ۲۸۰۱
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
وقال الذھبی:	علی شرط البخاری ومسلم		
موارد الظمآن (الفاظ مختلف) / رقم الحدیث (۲۴۷۴)			صفحہ۶۱۲

ترجمة الحديث:

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو دنیا سے بچاتا ہے حالانکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے جیسے تم اپنے مریض کو کھانے اور پینے سے بچاتے ہو تم اس پر ڈرتے ہو کہ کہیں مرض بڑھ نہ جائے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کو دنیا سے بچاتا ہے اور اس کیلئے ایسے اسباب پیدا فرما دیتا ہے ہے جس سے بندہ دنیا اور تمام دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے اس سے بے رغبتی میں بندہ کا

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۴۴)	جلد۴	صفحہ۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۳۶)	جلد۲	صفحہ۳۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۲۵۰)	جلد۳	صفحہ۱۴۴۵
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۴۰۶۰)	جلد۳	صفحہ۴۳۵
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۶۴۸)	جلد۴	صفحہ۳۳
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۳۱۷۹)		جلد۳	صفحہ۲۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۹)	جلد۲	صفحہ۴۴۳
اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم			
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۸۰۵۳)	جلد۱۰	صفحہ۵۰۸
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی واسنادہ حسن		

فائدہ ہے اور اس کیلئے بھلائی ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس خود ایسی کہ سب کچھ ہونے کے باوجود متاع دنیا سے بے رغبت رہے آپ کے پاس ظاہری مال و دولت کی ریل پیل نہیں بلکہ حالانکہ خود ارشاد فرمایا:

يَاعَائِشَةُ لَوْشِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ.

اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔

لیکن فوراً ہی ارشاد فرمایا:

مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا، اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الدُّنْيَا كَرَاكِبٍ قَالَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۵۸)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۰۲
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط البخاری، ولم یخرجاہ		
وقال الذھبی:	علی شرط البخاری ومسلم		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۵۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۰۲
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۴۳۸)		جلد ۱	صفحہ ۷۲۳
قال الالبانی:	حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۷۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۵۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۷۷)		صفحہ ۳۶
حلیۃ الاولیاء		جلد ۲	صفحہ ۱۰۲
حلیۃ الاولیاء		جلد ۲	صفحہ ۲۳۴

ترجمة الحديث:

میرا دنیا سے کیا سروکار میری اور دنیا کی مثال تو ایسے ہے جیسے کسی سوار نے کسی درخت کے نیچے دو پہر کو آرام کیا پھر چلا گیا اور اس درخت کے سایہ کو چھوڑ آیا۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۸۴)	جلد۴	صفحہ ۱۶۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۷)	جلد۲	صفحہ ۵۵۴
قال الالبانی:	صحیح		

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِکِ بْنِ سَنَان الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ ضَرَرَ وَلاَ ضِرَارَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ'' رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَغَیْرُهُمَا مُسْنَداً وَرَوَاهُ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا مُرْسَلاً عَنْ عَمْرِوبْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَسْقَطَ اَبَا سَعِیْدٍ وَلَهٗ طُرُق'' یُقَوّی بَعْضُهَا بِبَعْضٍ.

سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۳۰۶۰)	جلد۳	صفحہ۶۴
قال مجدی بن منصور:	اسنادہ حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۳۹۲)	جلد۲	صفحہ۳۶۹
قال الحاکم:	حدیث صحیح الاسناد علٰی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۴۴۴)	جلد۱۰	صفحہ۲۲۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۶۵۳۷)	جلد۴	صفحہ۱۹۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۰۱۶)	جلد۵	صفحہ۱۱۹
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۹۲۹)	جلد۶	صفحہ۶۴۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۴۱)	جلد۳	صفحہ۱۱۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح بما قبلہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۹۱۰)	جلد۲	صفحہ۲۵۸
قال الالبانی:	صحیح بما قبلہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید سعد بن مالک بن سنان الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ (پہل کر کے) ضرر دینا (روا) ہے اور نہ (جواباً) ضرر دینا (جائز) ہے۔

-☆-

اسلام دین رحمت ہے اسکا دامن رحمتوں سے لبریز ہے ایسا کیوں نہ ہو جبکہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرانور پر رحمۃ للعالمین کا تاج سجا ہوا ہے۔ حضور سراپا رحمت وشفقت ہیں آپ کے دین میں ہر جگہ اور ہر مقام پر شفقت ورأفت نظر آتی ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں فرمایا اسلام میں ضرر وتکلیف کی گنجائش نہیں کوئی کسی کو تکلیف نہ پہنچائے بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ امن وسکون سے رہیں اس دین کا طرۂ امتیاز ہے کہ اس کے رنگ ونسل کے امتیاز کو مٹا دیا اور تمام ماننے والوں کو بھائی چارہ کی لڑی میں پرو دیا سب کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ یہ دین اسلام بھائیوں کا دین ہے اس میں کسی کو گزند پہنچانا تکلیف دینا روا نہیں بلکہ یہ دین اس درجہ اخوت کا دین ہے کہ اس نے تمام مسلمین کو جسد واحد قرار دیا ہے۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ جَسَدٍ إِذَا اشْتَكٰى عُضْوٌ اِشْتَكٰى سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ.

مسلمانوں کے آپس میں مروت ومحبت کی مثال ایسے ہے جیسے یہ ایک جسم ہو اگر جسم کے کسی حصہ میں تکلیف ہو تو باقی جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

جسم میں کہیں درد کسی جگہ تکلیف ہو سارا جسم بے آرام ہو جاتا ہے اسی طرح مسلمان کہیں بھی بستے ہوں ان کا مسکن کہیں بھی ہو اگر انہیں کوئی تکلیف آتی ہے تو سب مسلمان بے قرار و بے چین ہو جاتے ہیں یہ انکی باہمی محبت و الفت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اھل اسلام کو عطا فرمائی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوَاھُمْ لَادَّعٰی رِجَالٌ" اَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَ ھُمْ لٰکِنَّ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنَ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ حَدِیْثٌ" حَسَنٌ" رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ وَغَیْرُہٗ ھٰکَذَا وَبَعْضُہٗ فِی الصَّحِیْحَیْنِ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۸۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۷۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۱۸۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۱۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۱۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۲۵۹۵)	جلد ۴	صفحہ ۴۶۴
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۱۲۲۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۱۱۹۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۲۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۶۸۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۸۳

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو (محض) دعویٰ پر (جو وہ چاہیں) دیا جائے تو کچھ اشخاص لوگوں کے اموال اور ان کے خون کا دعویٰ کریں لیکن گواہی مدعی پر لازم ہے اور قسم اس پر جو انکار کرے۔

-☆-

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَأَی مِنْكُمْ مُنْكَراً فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذَالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ''۔

سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۱۲۷۵)	جلد۲	صفحہ۱۱۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۱۰۶۰)	جلد۱	صفحہ۳۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹)	جلد۱	صفحہ۱۰۰
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۹)	جلد۸	صفحہ۱۱۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۲۴)	جلد۳	صفحہ۳۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۱۴۰)	جلد۱	صفحہ۴۲۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۱۴۰)	جلد۱	صفحہ۳۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
حلیة الاولیاء		جلد۷	صفحہ۲۵۹-۲۵۸
السنن الکبری للبیهقی	رقم الحدیث (۱۴۵۴۸)	جلد۷	صفحہ۴۳۳
قال البیهقی:	اخرجه مسلم فی الصحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کوسنا آپ فرمار ہے تھے:

تم میں سے جوبھی کوئی برائی دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے زائل کردے پس اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے زائل کردے اور اگر وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو وہ اپنے دل سے زائل کردے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

-☆-

یہ امت خیر الامم ہے یہ امت نیکیوں سے محبت کرتی ہے اعمال صالحہ کیلئے کوشاں رہتی ہے اسے ہراس کام سے رغبت ہے جس کے کرنے کا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔ یہ امت برائی سے نفرت کرتی ہے یہ ہراس کام کو ناپسند کرتی ہے جو معصیت کے داغ سے داغدار ہے اور اس امر سے کراہت محسوس کرتی ہے جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۰۸۵)	جلد۳	صفحہ۳۶۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۹۷)	جلد۳	صفحہ۱۷۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۹۸)	جلد۱۰	صفحہ۱۵۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

بات یہیں تک نہیں بلکہ یہ امت نیکی کی اشاعت وترویج میں کوشاں رہتی ہے اور برائی کو پھلنے پھولنے سے روکتی ہے اس امت کے صلحاء امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وصف سے متصف ہوتے ہیں۔

زیر نظر حدیث پاک میں برائی کو روکنے کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا ہے: بندہ مومن جب برائی دیکھتا ہے تو اس کو روکنے کی سعی بھی کرتا ہے اگر اس کے بازو میں قوت وطاقت ہے تو وہ برائی کو قوت بازو سے روکتا ہے اور اگر اس کے پاس زبان کی قوت ہے اس کے کلام میں اثر ہے تو وہ برائی کو زبان سے روکنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر اس کے پاس دل کی قوت ہے تو وہ برائی کو دل سے روکنے کی سعی کرتا ہے۔

افضل واعلیٰ وصف بدی کو بزور بازو روکنا ہے۔ پھر بدی کو زبان سے روکنا ہے اور سب سے کم درجہ دل سے برائی کو ختم کرنا ہے اور دل سے بدی کو ختم کرنا اضعف الایمان ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَکُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ وَلَا یَکْذِبُهٗ وَلَا یَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ".

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۱۳)	جلد ۷	صفحہ ۴۴۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۹۴۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۵۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۷۳۱)	جلد ۶	صفحہ ۵۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۴)	جلد ۵	صفحہ ۱۴۵
الموطا امام مالک	رقم الحدیث (۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۲
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۴۹۶)	جلد ۶	صفحہ ۱۵۳
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور محض قیمت بڑھانے کیلئے بولی نہ دو، ایک دوسرے سے بغض نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو اور تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے۔ اور سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقویٰ یہاں ہے۔

انسان کے برا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

مسلمان کا سب کچھ (دوسرے) مسلمان پر حرام ہے اس کا خون بہانا حرام ہے اور اس کا مال چھیننا حرام ہے اور اس کی عزت وآبرو سے کھیلنا حرام ہے۔

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس درجہ شفیق ورحیم ہیں آپ کے سرانور پر رحمۃ للعالمین کا تاج ضیا بار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن کرم ہر ایک کیلئے کشادہ ہے اور آپ ہر ایک کو اپنی عنایات کریمانہ سے سرفراز فرماتے ہیں۔

زیر نظر حدیث پاک میں غور کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو کتنی پیاری پیاری نصیحتیں فرما رہے ہیں جن کو دیکھ کر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

اے آسمان! سنا ہے تیری عمر بڑی لمبی ہے ذرا یہ تو بتا کیا تو نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کسی رحیم وشفیق کو دیکھا؟

اے روزانہ طلوع ہونے والے سورج! تو روئے زمین کے ہر گوشے کو منور کرتا ہے کیا تو نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کرامت کا خیر خواہ دیکھا جو اتنی پیاری نصیحتیں فرماتا ہو جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں یہ شفیق ورحیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس محبت بھرے انداز میں تعلیم دیتے ہیں سبحان اللہ!

لاتحاسدوا:

اے میری امت! ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی عنایات کریمانہ سے سرفراز فرماتا ہے یہ اس کی عطا و بخشش ہے اس میں کسی کے ذاتی کمال کو کوئی دخل نہیں جب وہ کسی کو کوئی انعام دے تو اسے دیکھ کر خواہ مخواہ نہ جلا کرو یہ اندر ہی اندر سے کڑھنا انسانیت کے حسن کو داغدار کر دیتا ہے۔

حسد وہ آگ ہے انسان اسے خود جلاتا ہے اور خود ہی اس میں جلتا ہے۔

حضور سیدی وابی زید مجدہ نے ایک دن فرمایا:

حسد محسود کی دنیا برباد کر دیتا ہے اور حاسد کی آخرت تباہ کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کیا حکیمانہ انداز تعلیم ہے

قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَاحَسَدَ.

اے حبیب! عرض کیجئے میں رب الفلق کی پناہ وحفاظت میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے پیدا فرمایا خصوصاً رات کی ظلمت کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور میں پناہ وحفاظت میں آتا ہوں حاسد کے شر سے جو وہ

حسد کرے۔

حاسد کا شر وہ ہے جس سے پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مومن جو کہ احکام الٰہیہ کا پابند ہوتا ہے اس لیئے اس کا سینہ بے کینہ ہوتا ہے حسد جیسی کریہہ بیماریوں سے وہ محفوظ ہوتا ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خصوصی طور پر امت کو یاددھانی کرائی کہ کبھی بھی حسد جیسی بیماری میں مبتلا نہ ہو جانا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ إِخْوَاناً.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۵۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۵۶۴
سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۴۹۱۰)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۱
صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۴۹۱۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۱۸)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۵۳
صحیح البخاری (عن ابی ھریرہ) / رقم الحدیث (۵۷۱۹)		جلد ۵	صفحہ ۲۲۵۳
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۲۱۰۶۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۹۲
قال الھیثمی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۳۹۸)		صفحہ ۱۴۴
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۳۹۸)		
قال الالبانی:	صحیح		
الادب المفرد (عن ابی ھریرہ) / رقم الحدیث (۴۰۸)			صفحہ ۱۴۷
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۴۰۸)		
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ کرا اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور نہ ایک دوسرے پیٹھ پھیر جاؤ اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

-☆-

شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۳۵۲۲)	جلد۱۳	صفحہ۱۰۰
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۱۸۳)	جلد۲	صفحہ۵۰۰
التمھید		جلد۶	صفحہ۱۱۵
التمھید		جلد۶	صفحہ۱۱۶
فتح الباری	رقم الحدیث (۶۰۶۵)	جلد۱۰	صفحہ۴۸۱
فتح الباری	رقم الحدیث (۶۰۷۶)	جلد۱۰	صفحہ۴۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷)	جلد۱	صفحہ۱۷۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۷۰)	جلد۱۱	صفحہ۳۱۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۱۷۰)	جلد۹	صفحہ۴۲۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

لَاتَنَاجَشُوْا:

نَجَش کہتے ہیں خریدار کو دھوکہ دینے کیلئے مال کی تعریف کرنا۔ خریدار کو دھوکہ دینے کیلئے کسی کے مال کی مذمت کرنا خریدار کو دھوکہ دینے کیلئے مال کی قیمت بڑھانا۔

اب مفہوم واضح ہوا کہ اے میرے امتیو! خریدار کو دھوکہ دینے کیلئے ایک دوسرے کے مال کی نہ تعریف کرو اور نہ مذمت اور نہ ہی خریدار کو دھوکہ دینے کیلئے قیمت بڑھاؤ۔

رزق اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے وہ جسے چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ کسی کو کم دیتا ہے تو کسی کو زیادہ اور اللہ کے فیصلہ کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔

خریدار مال خریدنے کیلئے آیا دوکاندر مال بیچنا چاہتا ہے لیکن اس دوکاندار نے ایک ایسا آدمی مقرر کیا ہوا ہے جو اس کے مال کی زیادہ قیمت بتاتا ہے یعنی وہ کہتا ہے کہ مال مجھے اتنے کا دے دو حالانکہ اس کے لینے کی نیت نہیں صرف خریدار کو دھوکہ دینا ہے کہ وہ یہ سمجھے واقعی یہ مال مہنگا ہے۔ شریعت اسلامیہ دھوکہ دہی کے تمام ذرائع بند کر دینا چاہتی ہے اس لیئے اس نے ایسی خرید و فروخت بھی ممنوع قرار دے دی ہے اور اب کرنے والا گنہگار قرار دیا ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقاً اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ''.

المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۱۳۳۲)	جلد۱	صفحہ۳۶۵
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۷۹۳)	جلد۶	صفحہ۵۶۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۹)	جلد۵	صفحہ۲۴۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد۱	صفحہ۱۱۹
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۹۴۶)	جلد۴	صفحہ۳۱۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۹۴۶)	جلد۳	صفحہ۲۱۳
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے ایمان والے سے دنیا کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کی تو اللہ تعالیٰ (اس کے بدلے) قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کردے گا اور جس نے کسی تنگدست پر آسانی کی تو اللہ تعالیٰ (اس کے بدلے) دنیا اور آخرت میں اس پر آسانیاں کرے گا۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۰)	جلد۲	صفحہ۳۵۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۷)	جلد۲	صفحہ۳۷۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۵)	جلد۱	صفحہ۱۳۷
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۸۵)	جلد۱	صفحہ۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۵۴۹)	جلد۱۳	صفحہ۱۳۰
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۲۱)	جلد۷	صفحہ۲۲۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۱۰)	جلد۹	صفحہ۳۷۸

اور جس نے کسی مسلمان کے عیبوں پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ (اس کے بدلے) دنیا وآخرت میں اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔

اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد واعانت میں لگا رہتا ہے۔

جس نے علم کی تلاش میں سفر شروع کیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔

جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہوکر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو درس دیتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (نفوس قدسیہ میں کرتا ہے) جو اس کی بارگاہ میں ہیں۔

جس کا عمل اسے بلند مرتبہ میں پہنچانے میں دیر لگائے اس کا نسب اسے جلدی نہیں پہنچائے گا۔

-☆-

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں چند نیکیوں کا ذکر فرمایا اور ان پر مرتب ہونے والے اجر وثواب کا ذکر بھی فرمایا۔ جب عطا فرمانے والا اللہ الکریم ہو اور وہ عطا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو فرما رہا ہو تو پھر عطا وکرم کا جوبن نرالا ہوتا ہے۔

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ

يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

جو کسی مومن سے دنیاوی پریشانیوں میں سے کسی پریشان کو دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور فرمائے گا۔

اس دنیا میں انسان کو دکھ، تکالیف اور پریشانیاں لاحق ہوتی رہتی ہیں اگر کوئی بندہ مومن اپنے مومن بھائی کی کوئی پریشانی دور کرنے کی سعی کرتا ہے اس سے تکلیف کو رفع کرنے کی تگ ودو کرتا ہے اسے ان نازل ہونے والے مصائب میں سے کسی مصیبت سے چھٹکارا دلاتا ہے تو ایسا کرنے والا ایسے درد دل والا مسلم بھی اللہ کی رحمتوں سے محروم نہیں رہے گا بلکہ اللہ الکریم اس مومن کو قیامت کی پریشانیوں میں سے کسی پریشانی سے نجات دلائے گا۔ قیامت کے دکھوں میں سے کسی دکھ سے چھٹکارا دے گا۔

مَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة.

جو کسی تنگ دست کی تنگی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس تنگی دور کرنے والے پر دنیا وآخرت کی تنگی دور فرمائے گا۔

اگر آج کوئی مسلم بھائی اپنے اس بھائی کی یہ تنگی دور کر دیتا ہے تو وہ اللہ الکریم کی نظر کرم میں آجاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی دنیا وآخرت کی مشکل دور کر دے گا۔

مَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَة.

جو کسی مسلم کی ستر پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا وآخرت میں ستر پوشی کرے گا۔

ایک مسلم بھائی کو اپنے بھائی کی کسی خامی کا پتہ چل جاتا ہے وہ اس کے کسی عیب پر مطلع ہو جاتا ہے تو وہ مسلم بھائی اس کے عیب پر اسکی خامی پر پردہ ڈال دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے بدلے

اس ستر پوشی کرنے والے کی ستر پوشی کرے گا۔ اس کے عیبوں پر پردے ڈال دے گا اسے رسوا ہونے سے محفوظ فرمائے گا۔ اور یہ عیبوں پر پردے صرف اس دنیا ہی میں نہ ہونگے بلکہ دنیا وآخرت میں عیبوں پر کریم اللہ پردے ڈال دے گا۔

وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ.

اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلم بھائی کی مدد واعانت کرتا ہے۔

جو مسلم اپنے مسلم بھائی کی مدد کرتا ہے بوقت ضرورت اس کی مشکل کی کشود کی وشش کرتا ہے وہ یہ مت سمجھے کہ میری یہ تگ ودو ضائع گئی اور میری اس کوشش کا مجھے کوئی اجر وثمر نہیں ملے گا۔ اللہ الکریم کا وعدہ ہے کہ جب تک وہ مسلم بھائی کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد واعانت فرمائے گا۔

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرمایئے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لایَظْلِمُهٗ وَلا یُسْلِمُهٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۸۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۵۹۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۲۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلم مسلم کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے جو اپنے مسلم بھائی کی حاجت برآری میں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے جو کسی مسلم سے تنگی دور کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی تنگیوں میں سے کوئی تنگی دور کردے گا اور جو کسی مسلم کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔

ایک مسلم بھائی جب اپنے دوسرے مسلم بھائی کی مدد کرتا ہے تو لامحالہ یہ بات ہے کہ اس بھائی کے دل میں جذبہ رحم ہے اسکا دل رحم وکرم سے لبریز ہے ہاں جو اللہ کی مخلوق پر رحم فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی رحم فرماتا ہے۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۲۶)	جلد۲	صفحہ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۰۴)		جلد۲	صفحہ۳۱
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۸۹۳)	جلد۵	صفحہ۱۲۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۸۹۳)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۱۳۷)	جلد۱۲	صفحہ۲۸۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۷۶۰۴)	جلد۸	صفحہ۵۷۳
قال البیہقی:	راوہ البخاری فی الصحیح		

اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

ترجمة الحديث:

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں پر رحم کرتا ہے جو خود رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد۴	صفحہ۲۵۷۹
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۶۴)	جلد۴	صفحہ۲۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۶۷)	جلد۲	صفحہ۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد		جلد۵	صفحہ۲۰۴،۲۰۷
فتح الباری		جلد۱۱	صفحہ۵۴۱
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۵۸۸)	جلد۲	صفحہ۲۷۵
قال المحقق:	متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۱۱)	جلد۲	صفحہ۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۲۴)	جلد۱	صفحہ۴۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۳۳۱)	جلد۵	صفحہ۲۱۴۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۷۹)	جلد۶	صفحہ۲۴۵۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۹۴۲)	جلد۶	صفحہ۲۶۸۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۱۰)	جلد۶	صفحہ۲۷۱۱
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۱۲۹)	جلد۴	صفحہ۱۰۸
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۱۴۹)	جلد۴	صفحہ۱۱۴
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی صحیح		

جو بندہ مومن وصف رحمت سے آراستہ ہو اس پر رحیم و کریم اللہ بھی کرم کرتا ہے۔ اے اھل اسلام آیئے ہم بھی اپنے دلوں میں وصف رحمت پیدا کرنے کی سعی کریں جس دل میں رحمت ہوگی تو اللہ الکریم بھی اس پر رحمت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو تو بندہ اس دنیا کی زندگی میں امن و سکون سے سانس لیتا ہے اس کے لمحات بڑے اچھے گزرتے ہیں۔ کریم اللہ کی رحمت ہو تو پھر اس پر توفیق عبادت کے دروازے کھل جاتے ہیں جس کے سبب وہ بندگی کا کیف لیا کرتا ہے اور دار آخرت میں اللہ الکریم کی ایک رحمت نجات ابدی عطا کر دیتی ہے۔ رحمٰن کی رحمت عذاب جہنم سے چھٹکارا دلا دیتی ہے اور عرصہ قیامت میں اس کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَرَاہُ قَدْ رَفَعَہُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰی مُؤْمِناً عَلٰی ظَمَاٍ سَقَاہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ کَسَا مُؤْمِناً ثَوْباً عَلٰی عُرًی کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۴۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۶۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۵۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث غریب		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مومن کسی مومن بھائی کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن رحیق مختوم پلائے گا اور جس مومن بھائی نے اپنے کسی مومن بھائی کو حالت بھوک میں کھانا کھلایا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جس نے کسی مومن بھائی کو لباس نہ ہونے کی صورت میں لباس پہنا دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔

-☆-

اسلام اپنے ماننے والوں کو درس رحمت دیتا ہے اسلام یہ کہتا ہے کہ مصیبت کے وقت کسی کے کام آؤ۔ جو مومن کسی مومن کی مصیبت میں اس کے کام آتا ہے تو اللہ الکریم اسے اس کی اس نیکی سے بہتر جزا دیتا ہے۔

آج پیاسے بھائی کو پانی پلانے والا مایوس نہ ہو بلکہ اسے مبارک ہو کہ قیامت کے دن جب لوگوں کی پیاس سے زبانیں باہر ہونگی اس وقت رحیم وکریم اللہ رحیق مختوم (سربند شراب) پلائے گا۔ جس کا ذائقہ ابدالاباد تک رہے گا۔

جو کسی بھوکے بھائی کو کھانا کھلائے گا اللہ الکریم اسے جنت کے پھلوں سے شادکام فرمائے گا۔ دنیا کے پھل دنیا ہیں ان کی لذت فانی لیکن جنت کے پھل سبحان اللہ! اپنے ذائقہ اور مٹھاس میں اپنا ثانی نہیں رکھتے پھر یہ ضیافت اللہ الکریم کی جانب سے ہوگی تو اسکا کیف ہی نرالا ہوگا۔

بزرگان دین کے آستانوں پر آج بھی کھانا کھلایا جاتا ہے اور بلاتفریق کھلایا جاتا ہے

جب اللہ الکریم قیامت کو ان آستانوں والوں کو جواباً ثمار جنت کھلائے گا تو اس کا کیف ہی نرالا ہوگا۔

آج کسی ایسے مومن کو جس کے پاس کپڑا نہیں اسے کپڑا پہنانے والا جب قیامت کے دن اللہ الکریم کے کرم سے مالا مال ہوگا وہ منظر بھی قابل دید ہوگا۔ یہ دنیا کے کپڑے پھٹ جانے والے انکے رنگ مانند پڑ جانے والے یہ خود بوسیدہ ہونے والے لیکن جنت کا لباس ان سب عیبوں سے پاک پھر لطف یہ کہ ایسے آدمی کو سبز لباس پہنایا جائے گا جس کی شان ہی نرالی ہوگی۔
آج مومن بھائی کی کسی مصیبت کو دور کر دیجئے انشاء اللہ قیامت کے دن خالق و مالک قیامت کی مصیبتیں دور فرمائے گا۔ قیامت کو کیا کوئی ایک مصیبت ہوگی؟ الامان الحفیظ۔

عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: تَدْنُو الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰی یَکُوْنَ قَدْرَ مِیْلٍ اَوْمِیْلَیْنِ فَتَصْھَرُھُمُ الشَّمْسُ فَیَکُوْنُوْنَ فِی الْعَرَقِ کَقَدْرِ اَعْمَالِھِمْ، فَمِنْھُمْ مَنْ یَاْخُذُہٗ اِلٰی عَقِبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَاْخُذُہٗ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَاْخُذُہٗ اِلٰی حَقْوَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یُلْجِمُہٗ اِلْجَاماً۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۶۴)	جلد۵	صفحہ۳۸۸
جمع الجوامع	رقم الحدیث (۱۰۲۷۰)	جلد۴	صفحہ۶۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۸۳۳۷)	جلد۱۰	صفحہ۶۰۷
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۴۲۹۲)	جلد۳	صفحہ۵۲۸
شعب الایمان	رقم الحدیث (۲۵۸)	جلد۱	صفحہ۲۴۳
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۵۴۰)	جلد۳	صفحہ۱۵۳۵

ترجمة الحديث:

حضرت المقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سورج بندوں کے قریب ہوگا، ایک میل یا دو میل کی تعداد۔ سورج ان کو اذیت دیگا۔ پس لوگ پسینوں میں ہونگے اپنے اپنے اعمال کے موافق پس ان میں کچھ اپنے ٹخنوں تک پسینوں میں ہونگے، کچھ اپنے گھٹنوں تک اور کچھ اپنے ازار باندھنے کی جگہ تک پسینوں میں ہونگے اور کچھ کو پسینہ منہ تک ہوگا۔

-☆-

کسی مسلم بھائی کی آج مصیبت دور کردیجئے اگر اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ صرف ایک مصیبت سے نجات دلا دے تو کتنی بڑی رحمت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلم بھائیوں کو دنیا وآخرت کی ہر مصیبت سے نجات عطا فرمائے۔

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۵۲۵۶) جلد۴ صفحہ۲۹۱

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۵۳۸۷) جلد۳ صفحہ۴۱۶

قال الالبانی: صحیح

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۶۰۲) جلد۲۰ صفحہ۲۵۵

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۳۷۰۳) جلد۱۷ صفحہ۱۳۷ (اللفظ لہ)

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۷۳۷۰) جلد۱۳ صفحہ۳۷۲

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ تَاجِر'' یُدَایِنُ النَّاسَ فَاِذَا رَأَی مُعْسِراً قَالَ لِفِتْیَانِهٖ : تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۰۷۸)	جلد۲	صفحہ۶۱۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۴۶)	جلد۱۱	صفحہ۴۲۶
قال المحقق:	إسناده صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۴۲)	جلد۱۱	صفحہ۴۲۱
قال المحقق:	حدیث صحیح		
مسند الامام احمد		جلد۲	صفحہ۲۳۹
ابوداود الطیالسی	رقم الحدیث (۲۵۱۴)		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۶۲)	جلد۷	صفحہ۴۲۰۰
شرح السنة للبغوی	رقم الحدیث (۲۱۳۹)	جلد۸	صفحہ۱۹۶
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی الصحیة		
سنن الکبریٰ للبیهقی	رقم الحدیث (۱۰۹۷۳)	جلد۵	صفحہ۵۸۳
قال البیهقی:	رواه مسلم فی الصحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۵۴۰)	جلد۳	صفحہ۶۸۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک تاجر لوگوں سے ادھار کاروبار کیا کرتا تھا۔ جب وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے کارندوں سے کہتا اس سے درگزر کرو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔

-☆-

جب کوئی آدمی کسی آدمی پر احسان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بھی اس احسان کرنے والے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔ درج بالا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دیکھیئے ایک کاروباری آدمی کاروبار میں سختی نہیں کرتا بلکہ تنگ دست پر نرمی کرتا ہے تو اللہ الکریم نے اسے بھی محروم نہیں رکھا بلکہ اس سے بھی درگزر فرمایا تو جس سے اللہ تعالیٰ درگزر فرمائے وہ سب جہانوں میں کامیاب وکامران ہوا کرتا ہے۔

صحیح مسلم کی روایت ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ حُوْسِبَ رَجُل" مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَلَمْ یُوْجَدْلَہٗ عَنِ الْخَیْرِ شَیْیء" اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ وَکَانَ مُوْسِراً. فَکَانَ یَاْمُرُ غِلْمَانَہٗ اَنْ یَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْعُسْرِ قَالَ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: نَحْنُ اَحَقُّ بِذَالِکَ عَنْہُ تَجَاوَزُوْا عَنْہُ.

صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۵۶۱) جلد۷ صفحہ۴۲۵۹
سنن الترمذی رقم الحدیث (۱۳۰۷) جلد۲ صفحہ۳۱۷
قال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے پہلی امتوں میں ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کے اعمال نامہ میں کوئی خیر و بھلائی نہ پائی گئی مگر یہ کہ وہ لوگوں سے کاروبار کرتا تھا وہ خود مالدار تھا تو وہ اپنے غلمان کو حکم دیا

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۱۰۹۷۲)	جلد ۵	صفحہ ۵۸۳
قال البیھقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
مسند الامام احمد		جلد ۴	صفحہ ۱۲۰
المستدرک علی الصحیحین / رقم الحدیث (۲۲۲۶)		جلد ۲	صفحہ ۳۴
قال المحقق:	ھذا اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
وقال الذھبی:	علی شرط البخاری ومسلم		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۶۸۹
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۹۰۶)		جلد ۱	صفحہ ۵۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۵۳۷)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۰۱
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۵۳۹۶)	جلد ۶	صفحہ ۲۱۵
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۹	صفحہ ۱۷۰
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۵۴۲)	جلد ۳	صفحہ ۶۸۶

کرتا تھا کہ تنگ دست سے درگزر کیا کرو تو اللہ تعالیٰ (بوقت حساب) ارشاد فرمایا ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں (اے فرشتو!) اس سے بھی درگزر کرو۔

یہ پہلی امتوں میں سے کسی امت کے ایک مالدار کا واقعہ ہے جس کا اعمال نامہ نیکیوں سے خالی ہے لیکن وہ تنگ دست افراد سے درگزر کرنے کا عادی ہے تو رحیم وکریم اللہ نے اس سے بھی درگزر فرمایا اور فرمایا درگزر کرنے کے ہم زیادہ حقدار ہیں۔

اے اھل ایمان! غور کیجئے! اگر کسی پہلی امت کے فرد پر اللہ تعالیٰ کا یہ کرم ہے تو یہ تو اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے اس پر تو پہلے ہی بڑا رحیم وشفیق ہے اس کی رحمت کا جوبن اس امت پر نرالا ہے تو آج جو اس امت کا فرد تنگ دستوں سے درگزر کرے گا تو یقیناً اللہ الکریم اس سے بہت زیادہ ہی درگزر کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا درگزر کر دینا بندہ کیلئے باعثِ نجات، باعثِ صد افتخار ہے۔

مَنْ سَلَکَ طَرِیْقاً یَلْتَمِسُ بِہٖ عِلْماً سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقاً اِلَی الْجَنَّۃِ.

جس نے علم کی تلاش میں سفر کیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کی راہ آسان کر دے گا۔

یہ دنیا قیام گاہ نہیں گزرگاہ ہے۔ ہمارا وطن دار آخرت ہے اور جو خوش نصیب اپنا ایمان سلامت لے گیا اور ساتھ عمل صالح بھی لے گیا تو اس کا گھر جنت، دائمی جنت اللہ کی رضا کا مقام ہوگا۔ اصل مقصود حصول جنت ہے اللہ کی رضا ہے اور دائمی عذاب سے چھٹکارا ہے۔ یہ تب نصیب ہوگا جب ہم ایمان کی دولت سے مالا مال ہونگے اعمال صالحہ ہمارا وطیرہ ہوگا اور عارضی جہاں میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے۔

یہ ساری باتیں اسے ہی نصیب ہو سکتی ہیں جو علم رکھتا ہو جس کے پاس علم ہی نہ ہو اسے

کیا خبر کہ ایمان کسے کہتے ہیں اور کن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ علم کے بغیر اعمال صالحہ کا صدور ناممکن ہے۔

علم ہوگا تو صلاۃ ادا کی جائے گی، روزہ رکھا جائے گا، زکاۃ دی جائے گی، حج بیت اللہ کیا جائے گا، علم ہوگا تو صدقہ وخیرات ہوگا، غرباء ویتامیٰ پر رحم ہوگا، علم ہوگا تو ناحق مال کھانے سے بچا جاسکتا ہے، ظلم وعدوان سے ہاتھ روکا جاسکتا ہے۔ الغرض ایمان و اعمال صالحہ جنت لے جاتے ہیں تو جب علم نہ ہوگا تو جنت جانا دشوار و ناممکن ہے اور علم ایسا نور ہے جس سے یہ راہ جنت روشن ہو جاتی ہے۔ علم کے بغیر عبادات کا بجالانا ناممکن ہوتا ہے علم ہی درحقیقت راہ جنت آسان کردیتا ہے۔ اس چیز کو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقاً اِلَى الْجَنَّةِ.

اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت جانے کا راستہ آسان کردیتا ہے۔

اس دین حق دین اسلام میں علم کو بڑی اہمیت ہے اللہ وحدہ لاشریک کا ارشاد گرامی ہے:

هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ.

کیا علم والے اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہیں یا نہیں ہرگز نہیں۔

پھر فرمایا:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا.

اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

بے علم کو تو پتہ ہی نہیں کہ کن چیزوں سے بچ کر اللہ کی ناراضگی سے بچا جاسکتا ہے کون کون سی چیزیں ہیں جو غضب الٰہی کو ٹھنڈا کردیتی ہیں اور کون کون سے اعمال ہیں جن کے صدور

سے خالق و مالک راضی ہوتا ہے۔

یہ کتاب ھدایت پر از حکمت کتاب قرآن کریم اس کے پہلی وحی کا پہلا کلمہ ملاحظہ ہو

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ.

اپنے اس رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا فرمایا

یہاں اقـــرا (پڑھیے) وحی کا پہلا کلمہ ہے یہ بھی علم کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے کافی ہے۔

حضور سید العالمین معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس انوکھے انداز سے علم کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ- قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ -صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ- طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ.

المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۱۰۴۳۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۴۰
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۸
مجمع الزوائد (عبداللہ بن مسعود) / رقم الحدیث (۴۷۲)		جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
مجمع الزوائد (عن ابی سعید خدری) / رقم الحدیث (۴۷۳)		جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
قال الہیثمی:	رواہ الطبرانی فی الاوسط		
مجمع الزوائد (عن ابن عباس) / رقم الحدیث (۴۷۴)		جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
قال الہیثمی:	رواہ الطبرانی فی الاوسط		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کا طلب کرنا ہر مسلم پر فرض ہے۔

ہر کلمہ گو جس کی زبان لاالٰہ الاّ اللّٰہُ مُحَمَّد'' رَسُوْلُ اللّٰہِ(صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔ سے سرشار ہے اس پر علم حاصل کرنا فرض ہے یہ اللہ اور اسکے رسول کا حکم ہے اور اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو ماننا ہر مومن کے ایمان کا تقاضا ہے۔

المطالب العالیہ (عن عبداللہ)/رقم الحدیث (۳۰۶۵) جلد۳ صفحہ۱۳۰
کنز العمال رقم الحدیث (۲۸۶۵۳) جلد۱۰ صفحہ۱۳۱
کنز العمال رقم الحدیث (۲۸۶۵۲) جلد۱۰ صفحہ۱۳۱

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ- اِذَامَاتَ الاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلاثَةٍ اِلاّ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْعِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ بَعْدَهٗ اَوْوَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَهٗ.

سنن ابن داوٗد	رقم الحدیث (۲۸۸۰)	جلد۳	صفحہ۲۰۱
صحیح سنن ابن داوٗد	رقم الحدیث (۲۸۸۰)	جلد۲	صفحہ۲۱۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۳۱)	جلد۳	صفحہ۱۲۵۵
السنن الکبریٰ (للبیہقی) / رقم الحدیث (۱۲۶۳۵)		جلد۶	صفحہ۴۵۵
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۳۶۵۵)	جلد۱۵	صفحہ۹۵۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۸۳۰)	جلد۹	صفحہ۲۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۸۱)	جلد۳	صفحہ۸۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۷۶)	جلد۲	صفحہ۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۶۵۳)	جلد۳	صفحہ۵۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۳)	جلد۱	صفحہ۱۰۴

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔صدقہ جاریہ،علم اس کے بعد اس کے فائدہ اٹھایا جائے،صالح بیٹا جو اس کیلئے دعا کرے۔

-☆-

اس حدیث پاک میں واضح کیا گیا مرنے سے انسان کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین اعمال کے ان میں سے ایک ایسا علم ہے جس سے انسان مرنے کے بعد فائدہ اٹھایا جائے۔

عالم آدمی دنیا سے جاتا ہے بطور یادگار علم چھوڑ جاتا ہے تو اس کے مرنے کے بعد جو حضرات اس علم سے فائدہ اٹھائیں گے اس کا برابر ثواب اس عالم کو بھی ملتا رہے گا۔ بعد والوں کے فائدہ حاصل کرنے کی وجہ سے اس کے جنت میں درجات بلند ہوتے رہیں گے۔

دین متین کا خادم عالم دین ساری زندگی دین حق کا پرچار کرتا رہا اس نے شاگردوں کی ایک کثیر تعداد چھوڑی اب اس کے مرنے کے بعد اس کے شاگرد استاد کی علم کی شمع کو بجھنے نہیں دے رہے تو جب تک اس کے شاگرد اس علم سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اور جب تک دوسروں کو اس کا فائدہ منتقل کرتے رہیں گے اس عالم دین کی قبر کو مزید راحتوں سے لبریز کیا جاتا رہے گا اور برکات وعنایات الٰہیہ کی پھوار مسلسل ہوتی رہے گی۔

عالم دین نے اللہ کی رضا کیلئے چند کتابیں لکھیں وہ عالم دین اپنے سانس پورے کر کے

اس دنیا فانی سے چلا گیا لیکن جب تک اس کی کتابوں کا مطالعہ کر کے لوگ راہ ہدایت پاتے رہیں گے اپنی کشت ایمان کو سیراب کرتے رہیں گے اس وقت تک اس عالم دین کے قبر میں درجات بلند سے بلند تر ہوتے رہیں گے۔

کیا علم کے صلہ میں یہ عنایات کم ہیں! اے اللہ اے ارحم الراحمین! ہمیں بھی علم سے محبت عطا فرما ہمارے سینے علوم دینیہ سے معمور فرمایا اور ہمارے قلوب کو علوم لدنیہ کی دولت سے مالا مال فرما محض اپنے لطف وکرم سے اور نظر رحمت سے ہمارے دنیا سے جانے کے بعد بھی اس علم کی شمع کو فروزاں فرما تا کہ اس سے روشنی حاصل کرنے والے حاصل کرتے رہیں اور ہمارے قبور میں درجات بلند ہوتے رہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر".

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مَامِنْ عَمَلٍ اَفْضَلُ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ اِذَا صَحَّتْ نِیَّتُهٗ.(1)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

طلب علم سے بڑھ کر کوئی بھی عمل نہیں جبکہ طالب کی نیت درست ہو۔

وَمَا اجْتَمَعَ قَوْم" فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰی یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ.

تلاوت قرآن کریم مومن کی روح کی غذاء ہے جیسے بدن کیلئے غذا ضروری ہے اسی طرح روح کیلئے بھی غذا ضروری ہے جس روح کو غذا ملتی رہے وہ روح توانا ہوتی ہے اس میں

---

(1) جامع بیان العلم (۴۹) =/۴۰

ملکوتی صفات کی جلوہ نمائی ہوتی ہے۔

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلاوت قرآن کریم کی ترغیب دی تا کہ خیر الامم کے افراد کلام الٰہی کی برکات سے مستفیض رہیں۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ.

صحیح البخاری — رقم الحدیث (۵۰۲۷) — جلد۳ — صفحہ۱۶۲۱

سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۹۱۶) — جلد۴ — صفحہ۴۱۵

قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح

صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۹۰۷) — جلد۳ — صفحہ۱۶۲

قال الالبانی: صحیح

سنن ابن ماجہ (۱) — رقم الحدیث (۲۱۱) — جلد۱ — صفحہ۱۲۹

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ (۲) — رقم الحدیث (۲۱۱) — جلد۱ — صفحہ۲۰۴

قال بشار عواد معروف: اسنادہ صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۱۷۶) — جلد۱ — صفحہ۸۹

قال الالبانی: صحیح

سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۹۱۷) — جلد۴ — صفحہ۴۱۶

قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح

صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۹۰۸) — جلد۳ — صفحہ۱۶۲

قال الالبانی: صحیح

کنز العمال — رقم الحدیث (۲۳۵۱) — جلد۱ — صفحہ۵۲۵

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن عفان امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کنز العمال رقم الحدیث (۲۳۵۲) جلد ا صفحہ ۵۲۵
مشکاة المصابیح رقم الحدیث (۲۱۰۹) جلد ا صفحہ ۵۸۱
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۴۱۲) جلد ا صفحہ ۳۳۹
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۴۱۳) جلد ا صفحہ ۳۴۰
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیحان
مجمع الزوائد (عن انس) / رقم الحدیث (۱۱۶۷۳) جلد ۷ صفحہ ۳۴۴
قال الہیثمی: رواہ الطبرانی فی الصغیر
سلسلة الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۱۷۳) جلد ۳ صفحہ ۱۶۷
الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۰۹۶) جلد ۳ صفحہ ۳۱۷
قال المحقق: صحیح
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۴۱۶) جلد ۲ صفحہ ۱۶۱
قال الالبانی: صحیح
سنن ابن داؤد رقم الحدیث (۱۴۵۲) جلد ۲ صفحہ ۹۹
صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۱۴۵۲) جلد ا صفحہ ۴۰۰
قال الالبانی: صحیح
شرح السنہ للبغوی رقم الحدیث (۱۱۷۲) جلد ۴ صفحہ ۴۲۷
قال البغوی: ھذا حدیث صحیح
حلیة الاولیاء جلد ۴ صفحہ ۱۹۴

تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور دوسروں کو تعلیم دے۔

-☆-

آج کے دور میں ہم اسے بہتر جانتے ہیں جس کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہو جو جس مجلس میں بیٹھے میر مجلس بن جائے جب وہ بات کرے تو لوگ اس کے کلام کو بڑی توجہ وانہماک سے سنیں لیکن مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

یہ کتاب مقدس قرآن کریم اس درجہ خیرات و برکات سے لبریز ہے کہ اس کا ہر حرف پڑھنے والے کو تلاوت کرنے والے کو نیکیوں سے معمور کر دیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ" وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَااَقُوْلُ "الم" حَرْفٌ" وَلٰكِنْ اَلِفٌ" وَلَامٌ" حَرْفٌ" وَمِيْمٌ" حَرْفٌ".

کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۲۲)	جلد۱	صفحہ۵۱۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۰۹۷)	جلد۲	صفحہ۳۱۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۴۱۶)		جلد۲	صفحہ۱۶۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۹)	جلد۴	صفحہ۴۱۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۰)	جلد۳	صفحہ۱۶۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا جس نے کتاب اللہ کے ایک حرف کی تلاوت کی اسے اس کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور نیکی دس نیکیوں کے برابر۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ الف حرف ہے، لام حرف ہے اور میم حرف ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! جو مرد مومن قرآن کریم کی ایک آیت کی تلاوت کرتا ہے اسے اس آیت میں موجود ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ مثلاً ایک آیت میں اگر ۲۰ حروف ہیں تو پڑھنے والے کو ۲۰۰ نیکیاں ملیں گی۔ اس خیر الامم میں کتنے افراد ایسے ہیں جو روزانہ قرآن کریم

مشکاۃ المصابیح　رقم الحدیث (۲۱۳۷)　جلد ۱　صفحہ ۵۸۸

سنن الدارمی　رقم الحدیث (۳۳۵۱)　جلد ۴　صفحہ ۲۰۸۴

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح

المعجم الکبیر (للطبرانی)　رقم الحدیث (۸۶۴۸)　جلد ۹　صفحہ ۱۴۰

المعجم الکبیر (للطبرانی)　رقم الحدیث (۸۶۴۹)　جلد ۹　صفحہ ۱۴۰

المستدرک للحاکم　رقم الحدیث (۲۰۴۰)　جلد ۱　صفحہ ۷۴۷

قال الحاکم　ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ (صالح بن عمر)

وقال الذھبی　صالح ثقہ

حلیۃ الاولیاء　جلد ۶　صفحہ ۲۶۳

کا ایک حصہ تلاوت کرلیا کرتے تھے۔ عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم رضی اللہ عنہ کے بعض نیاز مند آج بھی روزانہ سوا پارہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں تو ایسے سعید افراد کی نیکیاں ہی نیکیاں ہیں اور وہ یقیناً رحمات الٰہیہ میں وقت گزار رہے ہیں۔ ہمارے اسلاف میں بعض ایسے افراد بھی ہوئے جو روزانہ پورے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ مکمل قرآن کریم کی تلاوت وہ کیسے کرلیتے تھے یہ سوال ان سے متعلق نہیں بلکہ یہ فضل الٰہی سے متعلق ہے یہ سب کچھ محض اللہ کے فضل وکرم سے سرانجام پاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ–رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ–قَالَ : قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَوْصِنِیْ قَالَ : اَوْصِیْکَ بِتَقْوَیٰ اللّٰہِ،فَاِنَّہٗ رَأْسُ الاَمْرِ کُلِّہٖ. قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! زِدْنِیْ قَالَ : عَلَیْکَ بِتِلاوَۃِ الْقُرْاٰنِ، فَاِنَّہٗ نُوْرٌ'' لَکَ فِی الاَرْضِ وَذُخْرٌ'' لَکَ فِی السَّمَاءِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھ تقوی اللہ لازم ہے یہ تمام امور کی اصل ہے۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۱)	جلد۲	صفحہ۷۸
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۱۶۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۵۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۱۱۳)	جلد۴	صفحہ۳۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۷۱۳)	جلد۱۰	صفحہ۲۵۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
موارد الظمان	رقم الحدیث (۹۴)	جلد۱	صفحہ۱۹۵

میں نے عرض کی یارسول اللہ! کچھ اوراضافہ فرمایئے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھ پر تلاوت قرآن لازم ہے کیونکہ یہ تیرے لیئے نور ہے زمین میں اور ذخیرہ ہے سماء میں۔

-☆-

تارک لذات دنیا حضرت ابوذر غفاری -رضی اللہ عنہ- کس قدر عمدہ سوچ رکھتے ہیں وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وصیت طلب کرتے ہیں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان ذیشان کو عمر بھر مشعل راہ بناتے رہیں۔حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے انہیں تقویٰ کی تعلیم دیتے ہیں اور اسے تمام امور کی اصل قرار دیتے ہیں کیونکہ جس کا سینہ خشیت الٰہی سے لبریز ہو اور جس کا دل خوف خدا سے کانپتا رہتا ہو وہ ہمہ وقت خیرات جمع کرنے میں لگا رہتا ہے اور وہ ان امور سے روگرداں دکھائی دیتا ہے جو امور راہ جنت میں رکاوٹ بنتے ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوذر غفاری -رضی اللہ عنہ- کو تقویٰ کے بعد تلاوت قرآن کریم کی وصیت فرماتے ہیں کیونکہ جو خوش نصیب تلاوت قرآن کریم کا کیف لیا کرتا ہے وہ انسانوں میں ہوتے ہوئے بھی انسانوں سے وراء بہت وراء ہوا کرتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْہِ عَنْ رَبِّہٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ثُمَّ بَیَّنَ ذَالِکَ فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی عِنْدَہٗ حَسَنَةً کَامِلَةً وَاِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَةٍ وَاِنْ ھَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی عِنْدَہٗ حَسَنَةً کَامِلَةً وَاِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَ لَہٗ سَیِّئَةً وَاحِدَةً. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ" فِی صَحِیْحَیْھِمَا بِھٰذِہِ الْحُرُوْفِ.

صحیح البخاری — رقم الحدیث (۶۱۲۶) — جلد۵ — صفحہ۲۳۸۰
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۱۳۱) — جلد۱ — صفحہ۱۶۲
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۲۸۲۸) — جلد۳ — صفحہ۲۵۵
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۳۴۰۲) — جلد۳ — صفحہ۴۳۳
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
تحفۃ الاشراف — رقم الحدیث (۶۳۱۸) — جلد۵ — صفحہ۱۹۳

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں الگ الگ لکھ دی ہیں پھر اس نے اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے کر نہ سکا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس ایک کامل نیکی لکھ دے گا۔ اگر اس آدمی نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل (بھی) کر لیا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس نیکی کو دس نیکیوں سے لیکر سات سو نیکیوں تک بلکہ کئی گنا زیادہ تک لکھے گا۔

اگر اس آدمی نے برائی کا ارادہ کیا اور اسے نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اس اپنے ہاں پوری نیکی لکھ دے گا۔ اور اگر اس آدمی نے برائی کا ارادہ کیا پھر اسے کر لیا اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں ایک گناہ لکھے گا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس امت پر کس درجہ رحیم وشفیق ہے اس کی ایک رحمت کے شکرانہ کے طور پر زندگی بھر سجدہ میں گزار دیں تو بھی حقِ شکر ادا نہیں ہو سکتا۔

مذکورہ بالا حدیث پاک میں غور کیجئے کتنا کیف نصیب ہوتا ہے۔

فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً.

جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے کر نہ سکا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اپنے ہاں ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے۔

نیکی کی نہیں بلکہ نیکی کا ارادہ کیا کریم اللہ پھر بھی پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ ایسا عمل جس سے پروردگار راضی ہوا سے نیکی کہتے ہیں تو انسان ایسے عمل کا ارادہ ونیت کرتا ہے جس سے پروردگار عالم جل جلالہٗ راضی ہو لیکن کسی عارضہ کی وجہ سے وہ نیکی نہ کر سکا تو خالقِ ارض وسما اپنے ہاں اسے ایک کامل نیکی کی صورت میں لکھ لیتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- قَالَ:

مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ، فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا، كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَاِنْ عَمِلَهَا، كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةً.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۲)	جلد ا	صفحہ ۹۲۶
موارد الظمآن	رقم الحدیث (۳۱)		صفحہ ۳۸
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۳۴۵۱)	جلد ۶	صفحہ ۱۷۰
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۳۴۹۹)	جلد ۶	صفحہ ۲۱۹
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		

جس نے نیکی کا ارادہ کیا اسے کر نہ سکا تو اس کیلئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے پس اگر وہ اس نیکی کو کر گیا تو اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جس نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اسے کر نہ سکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو اس پر ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔

انسان نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو یہ اسکا ارادہ ونیت رائیگاں نہیں جاتی اگر چہ وہ نیکی نہ کر سکے کیونکہ نیکی کا ارادہ بھی من جانب اللہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہو تو نیکی کی طرف دل کا میلان ہوتا ہے۔ جس کے لطف وکرم سے آج نیکی کی طرف رغبت ہے انشاء اللہ اس کی کرم نوازی سے نیکی کا عملی ظہور بھی ہوگا اور نیکی کا عملی ظہور انسان کو سعید ونجات یافتہ بنانے کیلئے کافی ہے۔

عَنْ خریم بن فَاتِک -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- عَنِ النَّبِی - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ- قَالَ:

مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ ، فَلَمْ یَعْمَلْهَا ، فَعَلِمَ اللّٰهُ اَنَّهُ قَدْ اَشْعَرَهَا قَلْبُهُ وَحَرَصَ عَمَلِهَا کُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ وَمَنْ هَمَّ بِسَیِّئَةٍ لَمْ تُکْتَبْ عَلَیْهِ. وَمَنْ عَمِلَهَا کُتِبَتْ لَهُ وَاحِدَةٌ وَلَمْ تُضَاعَفْ عَلَیْهِ وَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً کَانَتْ لَهُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا. وَمَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، کَانَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِئَةِ ضِعْفٍ.

صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۶۱۷۱) — جلد ۱۴ — صفحہ ۴۸

قال المحقق: اسنادہ صحیح ، رجالہ ثقات رجال الصحیح

المعجم الکبیر للطبرانی — رقم الحدیث (۴۱۵۲) — جلد ۴ — صفحہ ۲۰۶

المعجم الکبیر للطبرانی — رقم الحدیث (۴۱۵۳) — جلد ۴ — صفحہ ۲۰۶

ترجمة الحديث:

حضرت خریم بن فاتک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اسے نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ اس کے دل نے اس نیکی کا شعور ابھارا ہے اور اس کے کرنے پر حریص بنایا ہے تو اس کیلئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا تو اس پر کوئی گناہ نہ لکھا جاتا ہے اور جس نے اس برائی پر عمل کیا تو اس کیلئے ایک برائی لکھی جاتی ہے اس پر برائی کو دگنا نہیں کیا جاتا اور جس نے نیکی پر عمل کی تو اس کیلئے وہ نیکی دس گنا تک ہوگی اور جس نے فی سبیل اللہ کوئی چیز خرچ کی تو اس کیلئے اجر سات سو گنا تک ہوگا۔

غور کیجئے! انسان نیکی کا ارادہ کرتا ہے ایسے عمل کا ارادہ کرتا ہے جس سے خالق و مالک کی رضا و خوشنودی ملے لیکن وہ عمل کر نہ سکا تو یہ ارادہ و نیت بھی اللہ کے ہاں محمود ہے کیونکہ نیکی کا

المعجم الكبير للطبرانی رقم الحدیث (۴۱۵۵) جلد۴ صفحہ۲۰۷

سنن الترمذی (مختصراً) رقم الحدیث (۱۶۲۵) جلد۲ صفحہ۵۲۳

قال الترمذی: هذا حدیث حسن

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۱۶۲۵) جلد۲ صفحہ۲۲۴

قال الالبانی: صحیح

موارد الظمان رقم الحدیث (۳۱) صفحہ۳۸

ارادہ بھی من جانب اللہ ہوتا ہے جس کے قلب میں اللہ تعالیٰ نیکی کا خیال ڈالتا ہے اور نیکی کرنے کا جذبہ جس کے باطن میں انگڑائی لیتا ہے خالق و مالک جل جلالہ اسے کامل و مکمل نیکی کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ-رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ-

مَنْ اَتٰی فِرَاشَہٗ وَھُوَ یَنْوِیْ اَنْ یُصَلِّیَ مِنَ الَّیْلِ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ حَتّٰی یُصْبِحَ کُتِبَ لَہٗ مَانَوٰی.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۱
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین، ولم یخرجاہ		
وقال الذھبی:	علی شرطھما		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۹
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۵
قال المحقق:	رجالہ ثقات		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۶۹
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/ رقم الحدیث (۲۱)		جلد ۱	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۸۸)	جلد ۶	صفحہ ۳۲۳

قال شعیب الارنوؤط: اسنادہ جید

ترجمة الحديث:

حضرت ابودرداء-رضی اللہ عنہ- نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی اپنے بستر پر آیا اور اسکی نیت ہے کہ وہ صلاۃ التہجد ادا کرے گا لیکن نیند کے غلبہ کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا یہاں تک کہ صبح ہوگئی تو اس کیلئے لکھ دیا جائے گا جو اس نے نیت کی۔

سبحان اللہ! جو مرد مومن رات سوتے وقت نیت کرتا ہے کہ میں سحری کو اٹھ کر صلاۃ التہجد (نماز تہجد) ادا کرونگا یہ نیت محمودہ لے کر وہ نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے اس کی آنکھ اس وقت کھلتی ہے جب سپیدہ سحر طلوع ہو چکا ہوتا ہے تو اسے صلاۃ التہجد کی ادائیگی کا اجر وثواب ملے گا۔

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۱۷۸۶) جلد ۱ صفحہ ۵۶۷

قال الالبانی: صحیح

ارواء الغلیل رقم الحدیث (۴۵۴) جلد ۲ صفحہ ۲۰۵

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهٗ عَلَیْهِ وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۰۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۳۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۱۳۷)	جلد۵	صفحہ۲۳۸۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۷)	جلد۲	صفحہ۵۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۲۲۲)	جلد۱۰	صفحہ۴۲۷
فتح الباری	رقم الحدیث (۶۵۰۲)	جلد۱۱	صفحہ۳۴۰

جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی تو میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میری پسندیدہ چیزوں میں سے کسی بھی چیز کے ذریعے میرا بندہ مجھ سے اتنا قریب نہیں ہوتا جتنا ان چیزوں کی ادائیگی کے ذریعے قریب ہوتا ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہیں۔

اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی انکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں جس سے وہ چلتا ہے۔

اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے ضرور عطا کروں گا اور اگر وہ میری پناہ مانگے تو ضرور میں اسے اپنی پناہ وحفاظت میں لے لونگا۔

-☆-

مَنْ عَادَی لِیْ وَلِیّاً فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ:

جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میری اس سے جنگ ہے۔

جنگ ولڑائی دوستوں کے درمیان نہیں ہوتی بلکہ دشمنوں کے درمیان ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کسی ولی سے دشمنی رکھنے والا اللہ تعالیٰ کا دشمن بن جاتا ہے اللہ کا دشمن خائب وخاسر ہوا کرتا ہے۔

دشمن لڑائی میں ایک دوسرے کی قیمتی چیزوں کو نشانہ بنایا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب کسی سے لڑائی کرتا ہے تو وہ اس کی قیمتی چیز کو نشانہ بناتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نشانے خطا نہیں جایا کرتے۔

انسان کی سب سے قیمتی چیز اس کا ایمان ہے تو جو اولیاء اللہ سے عداوت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس کا ایمان سلب کر لیتا ہے (العیاذ باللہ) جس سے اسکا ایمان سلب ہو جائے اس جیسا بدنصیب کون ہوگا۔

مولانا داود غزنوی کے زمانہ میں ایک مولوی نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نامناسب بات کہہ دی کہ امام صاحب کو صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اس کی اس خرافات کو سن کر مولانا داود غزنوی نے کہا یہ آدمی مرتد ہو جائے گا۔

کچھ ہی دنوں میں وہ آدمی قادیانی ہو گیا کسی نے مولانا سے پوچھا آپ کو یہ کیسے علم ہوا تھا کہ یہ مرتد ہو جائے گا تو انہوں نے کہا جب میں نے سنا یہ مولوی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نازیبا کلمات کہتا ہے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اللہ ولی ہیں تو مجھے یہ حدیث یاد آ گئی:

مَنْ عَادَی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ

جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔

تو جنگ میں دشمن کی قیمتی چیز کو تباہ کیا جاتا ہے نقصان پہنچایا جاتا ہے انسان کی سب سے قیمتی چیز چونکہ ایمان ہے تو مجھے یہ یقین ہو گیا کہ اس مولوی کا ایمان ختم ہو جائے گا۔ اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ.

کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ :

بندہ فرائض پر مداومت کے ساتھ نوافل کی طرف توجہ دیتا ہے پھر یہ نوافل اس کی طبیعت ثانیہ بن جاتے ہیں ان نوافل سے اس درجہ شغف ہو جاتا ہے کہ جب تک انہیں ادا نہ

کرلیا جائے طبیعت کوسکون نہیں ملتا رات رات بھرنوافل میں وقت گزرتا ہے یہ نوافل یہ سجدے انسان کوقرب الٰہی کی دولت سے لبریز کرتے ہیں یہ قرب الٰہی محبت الٰہی کو جیت لیتا ہے کہ خود خالق کائنات اس کی محبت کرتا ہے جب اللہ وحدہ لاشریک ایک بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کی طرف انعام یہ ہے کہ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِی یَسْمَعُ بِهٖ میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کان بننے کے مفہوم امام المفسرین حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان کرتے ہیں: وَكَذَالِكَ الْعَبْدُ اِذَا وَاظَبَ عَلَى الطَّاعَاتِ بَلَغَ اِلَى الْمَقَامِ الَّذِیْ يَقُوْلُ اللّٰهُ كُنْتُ لَهٗ سَمْعاً وَبَصراً فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰهِ لَهٗ سَمِعَ الْقَرِيْبَ وَالْبَعِيْدَ وَاِذَا صَارَ ذَالِكَ النُّوْرُ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰهِ لَهٗ بَصراً اَرَأَى الْقَرِيْبَ وَالْبَعِيْدَ وَاِذَا صَارَ ذَالِكَ النُّوْرُ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰهِ يَداً لَهٗ قَدَرَ عَلَى التَّصَرُّفِ فِی الصَّعْبِ وَالسَّهْلِ وَالْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ.[1]

ایسے ہی جب اللہ کا بندہ طاعات پر مواظبت اختیار کرتا ہے تو اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں۔ میں جب اللہ تعالیٰ کا نور جلال اس بندہ کے کان بن جاتا ہے تو وہ قریب وبعید کو سنتا ہے پس جب وہ نور، اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کی آنکھ بن جاتا ہے تو وہ قریب وبعید کو دیکھتا ہے اور جب وہ نور اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے ہاتھ بن جاتا ہے تو وہ مشکل اور آسان کاموں پر قریب وبعید میں تصرف پر قادر ہو جاتا ہے۔

---

(۱) التفسیر الکبیر جلد ۵ صفحہ ۴۶۷

یہ امت محمدیہ علی صاحبہا افضل التحیات واکمل التسلیمات کس قدر غنی امت ہے اس امت کے اولیاء تمام امت کے اولیاء سے تعداد میں زیادہ بہت زیادہ ہیں اور مراتب و درجات میں بلند بہت بلند ہیں۔ ان اولیاء کرام کو کمالات سے نوازنے والا خود وحدہ لاشریک ہے جس ولی کے بارے میں وہ خود فرمائے میں اسکے کان بن جاتا ہوں اگر وہ ولی اللہ دور و نزدیک کی باتیں سن لے یا دل میں آنے والے خیالات کے واقف ہو جائے تو حیرانگی کی کونسی بات ہے اللہ القادر فرماتا ہے میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے تو امت کا ولی مشرق میں بیٹھے مغرب کو دیکھ لے یا زمین پر بیٹھے عالم بالا کا مشاہدہ کرے تو یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عطاو کرم سے ہے۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں اب ایسا خوش قسمت ولی اللہ اگر سینکڑوں میل دور سے کسی کی فریادرسی کردے یا کسی مصیبت زدہ کو مصیبت سے رہائی دے دے یا کسی غریق کو غرق ہونے سے بچالے تو یہ حقیقی کمال اس ولی اللہ کا نہیں بلکہ حقیقی کمال اللہ وحدہ لاشریک کا ہے جس نے اپنے اس بندے کو قوت وطاقت اور تصرف کی قوت عطا فرمائی ہے۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَااَللّٰهُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الشُّكْرُ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ارشادربانی ملاحظہ ہو

حَتّٰى اِذَا اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ" يَااَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُم

لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ[1]

یہاں تک کہ وہ گزرے چیونٹیوں کی ایک وادی سے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! داخل ہو جاؤ اپنی اپنی بلوں میں کہیں کچل نہ دے تمہیں (حضرت) سلیمان اور ان کا لشکر اس حال میں کہ انہیں (تمہارا) شعور ہی نہ ہو تو حضرت سلیمان نے تبسم فرمایا ہنستے ہوئے اس کی اس بات سے اور آپ نے (اللہ کی جناب میں) عرض کی: اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کروں تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام فرمائی اور (مجھے توفیق دے کہ) میں عمل صالح کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور مجھے اپنی رحمت کے سبب اپنے صالح بندوں میں داخل کر دے۔

ان قرآنی آیات میں غور وفکر کیجئے۔ حضرت سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے لشکر جرار سمیت گزر رہے ہیں اور چیونٹیوں کی وادی سے گزرنے والے ہیں لیکن ابھی اس وادی سے میلوں دور ہیں ایک چیونٹی دوسری چیونٹیوں کو آگاہ کرتی ہے کہ ایک لشکر جرار آ رہا ہے اپنے اپنے مساکن میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی اس بات کو سن لیتے ہیں اور مسکراتے ہوئے تبسم فرماتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بات کو اتنی دور سے کیسے سن لیا چیونٹی کی آواز تو قریب سے سنائی نہیں دیتی یہ دور موجودہ دور علمی ترقی اور ایجادات کا دور ہے بڑی بڑی مشینیں ایجاد ہو چکی ہیں جو ستاروں کی حرکات کا مشاہدہ کر لیتی

(۱) النمل ۲۷/۱۹،۱۸

ہیں لیکن ابھی تک ایسا کوئی آلہ ایجاد نہ ہوسکا جو چیونٹیوں کی باتیں سن سکے اور انکے کلام کو سمجھ سکے۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی آواز کو کیسے سنا اور کیسے سمجھا تو جواب بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِىْ يَسْمَعُ بِهٖ:

میں بندے کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔

جس کے کانوں میں الٰہی قوت وطاقت اور انوار ہوں اس کے سامنے ایسی چیزوں کی کیا اہمیت ہے؟ یہ مقام ایک ولی کو ملتا ہے، مقرب بارگاہ الٰہی کو ملتا ہے کہ اللہ اسکے کان اور آنکھیں بن جاتا ہے تو جو ذات مقام نبوت پر فائز ہو اس پر کرم الٰہی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

اس امت میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے فیض لینے والے ان افراد کی کمی نہیں جن کے سمع وبصر میں انوار الٰہیہ سرایت کر چکے ہوں پھر وہ قرب وبعد کی ہر چیز کی آواز باذن اللہ سن لیتے ہیں۔

ہمارے اسلاف میں حضرت صالح مُرّیٰ رضی اللہ عنہ گزرے ہیں علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا ان کے بارے میں تبصرہ ملاحظہ ہو

وَكَانَ يَسْمَعُ كَلامَ الْمَوْتٰى، وَيُخَاطِبُوْنَهٗ وَيَعِظُوْنَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ : قَدْ وَجَدْنَا كَذَا حَقًّا وَ كَذَا وَ كَذَا.

حضرت صالح مُرّیٰ رحمۃ اللہ علیہ اموات کے کلام کو سنا کرتے تھے وہ ان کے مخاطب ہوتے اور انہیں نصیحت فرمایا کرتے تھے اور ان سے کہتے تھے ہم ایسے سچ پایا ایسے ایسے پایا۔

یہ اموات کے کلام کو کیسے سن لیتے جواب واضح ہے وعدہ الٰہی ہے کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ ہے۔ میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ہوا اور ان کی سماعت میں جلال الٰہی کا نور سرایت کر گیا تو پھر ان کی باتیں بھی سن لیتے جو اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس برصغیر کے نامور صاحب نسبت عالم دین ہیں علم حدیث کے سلسلہ میں ان کی خدمات نا قابل فراموش ہیں لطف یہ کہ خطہ پاک وھند کے تمام مسالک کے نزدیک یہ حجت ہیں۔ اب آیئے ان کے قلم سے نکلے ہوئے چند کلمات ملاحظہ ہوں:

نیز یہ فقیر اپنی ماں کے پیٹ میں جنین کی صورت میں تھا۔ حضرت والا نے ایک بھکارن کو فی سبیل اللہ نصف روٹی دی۔ پھر اسے دوبارہ بلا کر نصف دوسری بھی دی اور کہا یہ بچہ جو ابھی جنین ہے کہتا ہے کہ خدا کی راہ میں پوری روٹی دینی چاہیئے۔ (انفاس العارفین =/۱۰۶)

سبحان اللہ! حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی قوت سماعت پر قربان جائیں کہ ماں کے پیٹ میں بچہ کے کلام کو سن لیتے ہیں۔ انہوں نے سنا وجہ واضح ہے کہ فرمان خداوندی ہے کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ ہے میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ اللہ کی عطا وکرم نوازی سے ان کے کانوں میں وہ قوت پیدا ہوئی کہ جنین کی آواز سن لیتے ہیں اور سمجھ بھی لیتے ہیں۔ اور اس جنین (حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) پر بھی لطف الٰہی ملاحظہ ہو کہ ابھی اس دار فانی میں آئے نہیں بلکہ ماں کے پیٹ میں ہیں اور حالت جنین میں ہیں پھر بھی آداب شریعت کے واقف ہیں۔

ذَالِکَ فَضُلُ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَنُ یَشاءُ وَاللّٰہُ ذُوالُفَضُلِ الُعَظِیُم.

کُنُتُ سَمُعَهُ الَّذِیُ یَسُمَعُ بِہٖ:

مرادرسول امیرالمومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سرزمین نہاوند میں جہاد جاری ہے اہل اسلام کی جمعیت حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت دشمنانِ اسلام سے نبرآزما ہے۔ حضرت ساریہ پہاڑ کواوٹ میں لیکر دشمن سے لڑرہے ہیں دشمن نے موقع غنیمت سمجھا اور پچھلی جانب ہوکر پہاڑ پر چڑھنے لگے اگر وہ پہاڑ پر چڑھ جاتے تو پورالشکر اسلام ان کے تیروں کی زد میں تھا۔ حضرت ساریہ کی توجہ اس جانب نہ تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں منبر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جلوہ افروز خطبہ جمعہ دے رہے تھے چ (میں اسکی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے) کا اظہار یوں ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ ہی ارشاد فرمادیا: یَاسَارِیَةُ الجَبلَ، یَاسَارِیَةُ الجَبلَ

اے ساریہ! پہاڑ کا خیال رکھو، اے ساریہ! پہاڑ کا خیال رکھو۔

یہ آواز سینکڑوں میل کی مسافت طے کرکے حضرت ساریہ کے کانوں سے ٹکراتی ہے اور وہ دشمن کی اس چال سے محفوظ ہوجاتے ہیں اور لشکر اسلام فتح ونصرت ملتی ہے۔

اس روایت پر بحث کرتے ہوئے علامہ محمد ناصرالدین الالبانی لکھتے ہیں: فَالُقِصَّةُ ثَابِتَة" صَحِیُحَة" وَهِیَ کَرَامَة" اَکُرَمَ اللّٰهُ بِهَا عُمَرَ حَیُثُ انُتَزَبِہٖ جَیُشَ الُمُسُلِمِیُنَ مَنَ الاَسُرِاَوِالُفَتُکِ بِہٖ[1]

(۱) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۳/۱۰۴

پس یہ قصہ ثابت ہے اور صحیح ہے یہ کرامت ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر کو عزت بخشی ایسے کہ ان کے ذریعے مسلمین کے لشکر کو قید یا قتل ہونے سے بچالیا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت ملاحظہ ہو۔

ابن علوان کہتے ہیں

میں رحبہ میں کسی غرض سے گیا تو میں نے وہاں ایک جنازہ دیکھا میں اس کے ساتھ ہولیا کہ صلاۃ الجنازہ ادا کروں میری نظر ایک عورت پر پڑگئی جو پردہ سے نہ تھی تو میں نے نظریں چرا کر اس کی طرف دیکھا پھر میں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور اللہ سے استغفار کیا۔

پھر میرے دل میں آیا کہ اپنے پیرو مرشد حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دینی چاہیئے تو میں بغداد اتر گیا اور آپ کی منزل پر حاضر ہوا میں دروازہ پر دستک دی تو حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اُدْخل اَبَاعُمَرَ! تَذْنِبُ بِالرَّحْبَةِ وَانَسْتَغْفِرُلَکَ بِبَغْدَادَ.

اے ابوعمر! اندر آجاؤ تم سوق الرَّحْبہ میں گناہ کرتے ہو اور ہم بغداد میں تیرے لئے استغفار کرتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے نظر آیا کہ ان کا مرید سوق الرَّحْبہ میں ارتکاب گناہ کررہا ہے اور وہ وہیں بغداد میں اس کے لیے بارگاہ لم یزل میں استغفار کرتے ہیں۔ یہ حدیث پاک اس مسئلہ کو بالکل واضح کردیتی ہے کہ

كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِىْ يَسْمَعُ بِهٖ اللہ فرماتا ہے میں اسکی آنکھیں بن جاتا ہوں جن

سے وہ دیکھتا ہے۔ اگر نور جلال الٰہی حضرت عمر کی نگاہ میں آتا ہے تو مدینہ طیبہ بیٹھ کر نہاوند کے معرکہ کا مشاہدہ کرتے ہیں اور یہی نور بطفیل عمر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ میں آتا ہے تو وہ بغداد میں بیٹھ کر سوق الرَّحبہ میں گناہ میں مرتکب اپنے مرید کا مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ یہ کمال حقیقت میں نور الٰہی کا ہے جس کے کرم سے نگاہ حجابات کو چیر جاتی ہے۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد گرامی بھی اس حدیث پاک کی عملی تشریح ہے:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعاً

کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

میں نے اللہ کی بلاد کو دیکھا جیسے ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ لِیْ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَأَ وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِھُوْ عَلَیْہِ. حَدِیْث'' حَسَن'' رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ وَغَیْرُھُمَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بے شک اللہ تعالیٰ میری خاطر میری امت سے درگزر کیا ہے بھول چوک کو اور ان امور سے بھی جو مجبوراً ان سے کروائے جائیں۔

سنن الکبریٰ للبیہقی — رقم الحدیث (۱۵۰۹۴) — جلد ۷ — صفحہ ۵۸۴

صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۷۲۱۹) — جلد ۱۶ — صفحہ ۲۰۲

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علیٰ شرط البخاری

سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۲۰۴۵) — جلد ۲ — صفحہ ۵۱۸

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۱۶۷۵) — جلد ۲ — صفحہ ۱۷۸

قال الالبانی: صحیح

اللہ تعالیٰ نے خطا و نسیان کو اس امت پر معاف کر دیا ہے یعنی جو کام غلطی سے ہو جائے یا بھول کر ہو جائے پروردگار عالم اس کو معاف فرما دیتا ہے۔

اَلْخَطَاءُ : هُوَ اَنْ يَقْصِدَ بِفَعْلِهٖ شَيْئاً فَيُصَادِفُ فِعْلُهٗ غَيْرَ مَاقَصَدَ بِهٖ.

اپنے فعل کے ساتھ کسی چیز کا قصد کیا ہو لیکن اس فاعل کا فعل غیر مقصود سے مل گیا یہ خطا کہلاتا ہے یعنی ایک کام کرنے کا ارادہ ہے لیکن وہ کام نہ ہو سکا بلکہ غلطی سے دوسرا کام ہو گیا۔

اِلنِّسْيَانُ : اَنْ يَكُوْنَ ذَاكِراً لِشَيْءٍ فَيَنْسَاهُ عِنْدَ الْفِعْلِ.

ایک آدمی کو کوئی چیز یاد ہے لیکن عند الفعل اسے بھول گیا اسے نسیان کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَا اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَاقَصَدَتْ قُلُوْبُكُمْ.

تم پر کوئی حرج نہیں جو کام تم نے غلطی سے کر لیا لیکن جس کام کو تم نے عمداً کیا (اس پر مؤاخذہ ہوگا)

سورۃ البقرہ کے آخر میں دعا کے یہ کلمات بھی ہیں

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا.

اے ہمارے رب ہم سے مواخذہ نہ فرمانا جو ہم بھول گئے یا جو ہم غلطی سے کر گئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ اللّٰهُ : قَدْ فَعَلْتُ.

صحیح مسلم — رقم الحدیث (۱۲۶) — جلد ۱ — صفحہ ۸۲۴

سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۹۹۲) — جلد ۴ — صفحہ ۷۰

قال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا رَبَّنَا لا تُوَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں نے ایسا کرلیا ہے۔

-☆-

اللہ! اللہ! اس امت پر خالق و مالک کی یہ مہربانی۔ اللہ ذوالجلال کا یہ لطف و کرم کس وجہ سے یہ عنایت کس سبب سے؟ حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ خود وضاحت کررہے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ اُمَّتِيْ الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ.

اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے میری امت سے تجاوز فرمایا............

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۹۹۲) جلد۳ صفحہ۲۰۱
قال الالبانی: صحیح
تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۵۲۳۴) جلد۴ صفحہ۳۹۱
المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۳۱۳۲) جلد۲ صفحہ۳۱۴
قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ
التلخیص بذیل المستدرک جلد۲ صفحہ۳۱۴
قال الذھبی: صحیح
السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث (۱۱۰۵۹) جلد۶ صفحہ۳۰۷
مسند الامام احمد جلد۱ صفحہ۲۳۳
المستدرک للحاکم جلد۲ صفحہ۲۸۶

یہ مہربانی یہ لطف وکرم حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے صدقے ہے۔ اے نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے لاڈلے امتی! دیکھ اللہ تعالیٰ نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے صدقے کتنا مہربان ہے جس نبی۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے صدقے مہربان ہے تو بھی اس نبی اطہر۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پر دل وجان سے فدا ہو جا۔ آپ کے ارشادات کو حرز جاں بنالے، دونوں جہاں کے مقدر تیری جھولی میں ہونگے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا- قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -بِمَنْكِبَیَّ فَقَالَ كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ" اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ- رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا- یَقُوْلُ: اِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَیَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

صحیح البخاری رقم الحدیث (۶۴۱۶) جلد۴ صفحہ۲۰۱۶

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۷۳۸۶) جلد۶ صفحہ۲۸

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۱۵۷) جلد۳ صفحہ۱۴۷

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۶۰۴) جلد۱ صفحہ۴۵۱

مصابیح السنۃ رقم الحدیث (۱۱۳۶) جلد۱ صفحہ۵۳۲

ریاض الصالحین رقم الحدیث (۴۷۵) صفحہ۲۲۶

الترغیب والترهیب رقم الحدیث (۴۸۹۹) جلد۴ صفحہ۱۳۹

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترهیب / رقم الحدیث (۳۳۴۱) جلد۳ صفحہ۳۰۵

سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۳۳۳) جلد۳ صفحہ۲۹۹

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۳۳۳) جلد۲ صفحہ۵۳۸

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے کندھوں کو پکڑا پھر ارشاد فرمایا: دنیا میں ایسے ہو جاؤ گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ عبور کرنے والے ہو۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب تم صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنے زمانہ صحت میں اپنی بیماری کے لئے اور اپنی حیات میں اپنی موت کے لئے (نیک اعمال کا ذخیرہ) کرو۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۱۴)	جلد۴	صفحہ۴۷۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۳۸)	جلد۳	صفحہ۳۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۵۱۲)	جلد۳	صفحہ۵۱۶
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۷۶۴)	جلد۴	صفحہ۳۸۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۰۰۲)	جلد۴	صفحہ۴۷۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۸)	جلد۲	صفحہ۴۷۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۴۷۰)	جلد۱۲	صفحہ۳۰۴
المسند الجامع	رقم الحدیث (۸۲۵۳/۱۰۹۴)	جلد۱۰	صفحہ۸۰۷

اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ :

ایک بندہ مومن دنیا میں مسافر سے بھی ایک ہاتھ آگے بے رغبت ہوتا ہے کہ اس کی حیثیت ایک راہ گزرنے والے کی سی ہوتی ہے۔ جب انسان راہ گزر رہا ہوتو وہ راستہ میں نہ جائیداد بناتا ہے نہ کوئی کام کرتا ہے بلکہ گزرنے والا پیچھے مڑکر بھی نہیں دیکھتا اھل ایمان اس دارفانی میں ایمان کی نوری قندیل پاس رکھتے ہیں اور ظلمت خانہ دنیا میں تیزی سے گزرتے ہوئے توبہ استغفار سے راستہ کی رکاوٹوں کو دور کرتے ہیں وہ پیچھے مڑکر بھی نہیں دیکھتے بلکہ وہ رضائے الٰہی کی ضیاء بار مشعل کی معیت میں منزل کی جانب رواں دواں رہتے ہیں اپنی پونجی اپنا اثاثہ دشمن کی دست برد سے محفوظ رکھتے ہیں انکی زبان وقلب وقالب حرکت میں رہتی ہے یہ اس وقت تک متحرک رہتی ہے جب تک دنیا سے جانے کا بلاوا نہیں آجاتا ان کا ایمان وعمل محفوظ ہوتا ہے اس لیے ان کی دنیا سے رخصی قابل دید ہوا کرتی ہے۔ انکی دنیا سے رخصتی کے منظر کو دیکھ کر کئی بیگانے اپنے بن جایا کرتے ہیں۔

کوئی عقل مند مسافر خانہ میں دل نہیں لگایا کرتا اور گزرگاہ کو اپنا وطن نہیں سمجھتا۔ مسافر خانہ میں جو آیا ہے اس نے وہاں سے کوچ کر جانا ہے گزرگاہ میں کسی کو قیام کی اجازت نہیں ہوا کرتی۔ مسافر خانہ کو اپنا وطن سمجھ کر سنگریزے اکٹھے کرنے والا انتہائی احمق ہوا کرتا ہے۔ حالت سفر میں انسان ہلکا پھلکا اچھا لگتا ہے اتنا بے فائدہ سامان اکٹھا کر لینا کہ اسے اٹھانا ہی مشکل ہو یہ کہاں کی دانشمندی ہے۔

حضور سید العالمین رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا کو ایک مسافر خانہ قرار دیا حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسافر خانہ قرار دینے سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ اصل وطن اور

گھر کوئی اور ہے اصل وطن وہی ہے جس کی جانب ہم کوچ کرتے جارہے ہیں۔اس مسافر خانہ-دنیامیں دل نہیں لگانا چاہیے بلکہ اپنے اصلی گھر کو کوچ کی فکر کرنی چاہیے۔یہاں اپنے لئے سنگریزے اکٹھے کرلیں کہ انہیں اٹھایا ہی نہ جاسکے اور اپنے سر پر کوڑا کرکٹ کا بوجھ اٹھا کر اپنے گھر چلتے جانا کسی عقل مند کا شیوہ نہیں۔

ہمارا اصلی وطن دارآخرت ہے اس وطن کو جاتے ہوئے متاع دنیا کو اکٹھا کرنا،متاع دنیا آخرت میں کوڑا کرکٹ سے زیادہ بدبودار ہے، انسان کے لئے اپنے اصلی وطن میں باعثِ شرمندگی ورسوائی ہے۔

انسان اپنے گھر اپنے اہل خانہ کے لئے دولت لے کر جایا کرتا ہے آخرت میں جانے کے لئے دولت ایمان ہے اس دنیا میں رہتے ہوئے جو ایمان بچا کر چلا گیا وہ اپنا اصل زر بچا کر نکل گیا اور جس نے اپنے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی کئے وہ اپنی تجارت میں خوب نفع کما کر گیا ہے۔

اے ارحم الراحمین! اپنے حبیب کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمیں حقیقت سمجھنے کی سعادت عطا فرما اور ہمیں فکر آخرت کی وہ دولت نصیب فرما جس سے ہمارا ایمان محفوظ رہے اور اعمال صالحہ سے معمور ہو کر اس دارفانی سے کوچ کریں۔

شیخ الاسلام امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقالوا فی شرح هذا الحديث معناه :

لاتـركن الى الدنيا ولا تنخذها و طنا ولا تحدث نفسک بطول البقاء فيها ولا بالا عتنا بها ، ولا تتعلق منها الابما يتعلق به الغريب فی غير و طنه ولا

تشتغل فیھا بما لا یشتغل بہ الغریب الذر یرید الذھاب الی اھلہ و باللّٰہ التوفیق.(1)

علماء کرام اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے اس کا مفہوم و معنی یہ بیان کرتے ہیں:
تم دنیا کی طرف زیادہ مائل نہ ہو جاؤ اور نہ ہی اسے اپنا وطن قرار دو اور اس دار فانی میں لمبا عرصہ رہنے اور اس پر زیادہ توجہ دینے کا پروگرام نہ بناؤ۔ اور تم اس دنیا میں اتنا ہی تعلق رکھو جتنا ایک مسافر پردیس میں تعلق رکھتا ہے اور اس دار فانی میں زیادہ مشغول نہ ہو جاؤ اس طرح جس طرح ایک مسافر جو اپنے اھل خانہ کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہے غیر وطن میں وابستگی نہیں رکھتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور سید المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھایا ہوا یہ سبق خوب یاد رکھا آپ نے زندگی بھر ایک مسافر کی طرح وقت گزارا اس دنیا کو قیام گاہ نہیں بلکہ گزرگاہ تصور کیا پھر یہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

اذا امسیت فلا تنتظر الصباح و اذا اصحبت فلا تنتظر المساء و خذمن صحتک لمرضک و من حیاتک لموتک .

اے اللہ کے بندے! اے حضور سید المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی! جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو، اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو یعنی ہر صبح کو اپنی آخری صبح تصور کرو اور ہر شام کو اپنی زندگی کی آخری شام خیال کرو۔ جو آدمی اپنی زندگی کی صبحیں اور شامیں اس تصور میں گزارتا ہے وہ یقیناً گناہ اور نافرمانی سے کوسوں دور ہے کیونکہ جسے معلوم ہے کہ آج میں نے بارگاہ علیم و خبیر میں حاضر ہونا ہے تو وہ اپنے تمام اعمال کا حساب لیگا اپنے جرم و

---

(1) ریاض الصالحین

عصیاں پر نادم ہوگا اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوگا اور عرض کرے گا اے علیم وبشیر اے رحیم وکریم میرے گناہ معاف فرمادے میری لغزشیں معاف کردے میرے اعمال سے درگزر فرما۔
پھر وہ مرد مومن یہاں تک بس نہ کرے گا بلکہ وہ اس بات کا خیال رکھے گا کہ اس کی زندگی کا کوئی سانس یادالٰہی کے بغیر نہ گزرے اس کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی رضا میں بسر ہو یقیناً ایسا آدمی سزاوار رحمت الٰہی ہے۔

دنیا-دارِفانی:

یہ زمین اوراس کی وسعت، یہ پہاڑ اوران کی بلندی وصلابت یہ دریا اوران کی روانی یہ سمندر اوران کی اٹھتی موجیں یہ درخت یہ سبزہ یہ جانور یہ چرند یہ پرند سب فانی اور ختم ہونے والے ہیں۔ یہ آگ برساتا ہوا سورج اوراس کی شعائیں یہ چمکتا چاند اوراس کی کرنیں یہ نیلگوں آسمان اوراس کے جگمگاتے تارے سب فنا کے داغ سے داغدار ہیں ان میں سے کسی کو بھی دوام نہیں یہ سب کچھ مٹ جانے والا ہے۔

انسان اشرف المخلوقات کا تاج سر پر سجائے اس عالم رنگ وبو میں وارد ہوا یہ عزت و کرامت کی خلعت زیبا سے مزین ہوکر اس کرہ ارض پر جلوہ گر ہوا یہ اس جہان دنیا میں ایک وقت مقررہ تک رہنے کے لئے آیا ہے پھر اس نے اس عالم سے کوچ کر جانا ہے اگر وہ اس حقیقت کو سمجھ گیا اور اس نے عالم بقا کے لئے کچھ زادِراہ تیار کرلیا اور اپنا ایمان سلامت لے گیا تو وہ واقعی اشرف المخلوقات ٹھہرا اور اگر وہ اس دنیا کی رنگینیوں میں کھوگیا اس کے فریب میں آکر اپنا ایمان ضائع کرگیا تو پھر وہ تمام مخلوقات سے نیچے چلا گیا اور اس کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہ ٹھہری۔

اے فرزندان اسلام! آیئے اس عالم میں اپنا دِل نہ لگائیں یہ فانی ہے اس کی اشیاء فانی یہ ختم ہونے والا اس کی لذات تباہ ہونے والی اس لئے اس تباہی کے گھر کو اپنا گھر نہ سمجھیں بلکہ یہاں سے کوچ کی تیاری کریں اور اپنے اصلی وطن جانے کیلئے سامان باندھ لیں کسی وقت بھی بلاوا آ سکتا ہے۔ جب بھی بلاوا آئے اپنا ایمان ساتھ لے جائیں اگر ایمان سلامت گیا تو زہے نصیب! سمجھیے زندگی کی بازی جیت گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حقیقت سے آگاہی بخشے اور دار باقی کی جانب روانگی کے لئے مُستعد رہنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَا هُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَة قَالَ يَحْيَى : اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ –:

يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَة'' ، فَيَرْجِعُ اثْنَان وَيَبْقَىٰ وَاحِد'' ، يَتْبَعُه أَهْلُهُ وَ مَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَىٰ عَمَلُهُ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۶۰/۷۲۹۰)	جلد۱۱	صفحہ۲۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۱۴)	جلد۴	صفحہ۲۰۴۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۹)	جلد۳	صفحہ۳۲۱
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۹)	جلد۲	صفحہ۵۵۵
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ -صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں میت کے پیچھے لگتی ہیں اس کے اھل خانہ، اس کا مال اور اس کا عمل۔ پس ان میں سے دو لوٹ آتی ہیں اور ایک میت کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کے اھل خانہ اور اس کا مال

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۳۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۷
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۴۰۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۱۸
قال المحقق:	متفق علیہ		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۰۱۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۵۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۷۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۶۸
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۲۳۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۴۶۵)		صفحہ ۲۲۳
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۲۶۸۷)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۷۵
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۲۷۶۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۹۰

واپس لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل میت کے ساتھ رہتا ہے۔

-☆-

اس حدیث پاک میں انسان کو ایک بہت بڑی حقیقت سے آشنا کیا گیا ہے۔آج انسان دنیا کی رنگینیوں میں یوں مست ہے کہ آخرت کو بھول چکا ہے وہ اپنے مال و دولت سے محبت کرتا ہے ہر وقت اسے بڑھانے کی فکر میں رہتا ہے جائز و ناجائز کی تمیز اٹھ چکی ہے مال اکٹھا کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا جاتا ہے۔صبح و شام اسی فکر میں بسر ہوتے ہیں حالانکہ یہی مال جب انسان پر موت آئے گی اس کا ساتھ چھوڑ جائے گا یہ مال ورثاء کا ہو جائے گا، اس چیز کے لئے اپنی زندگی کی قیمتی بہاریں صرف کرنا جو وفا سے خالی ہے کہاں کی دانشمندی ہے۔

انسان اپنے اھل وعیال اور اپنی اولاد سے محبت کرتا ہے اور بسا اوقات ان کی محبت میں یوں اندھا ہوتا ہے کہ الامان الحفیظ ۔ان کو خوش رکھنے کے لئے دن رات محنت کرتا ہے ان کو آرام پہنچانے کے لئے اپنا راحت وآرام قربان کرتا ہے ان کی خواہشات کی تکمیل کے لئے اکثر حدود شریعہ کو بھی پھلانگ جاتا ہے لیکن اسے خبر نہیں کہ یہ اھل وعیال، یہ اولاد و اطفال وقت آنے پر اس سے بچھڑ جائیں گے اسے قبر تک پہنچا کر واپس آ جائیں گے پھر جیسے جیسے وقت گزرتا جائیگا وہ اسے فراموش کرتے جائیں گے۔ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔اولاد و عیال کے لئے حد سے تجاوز سراسر گھاٹے کا سودا ہے اور باعث پشیمانی ہے۔

اعمال انسان کے رفیق ہیں یہ وفاداری کریں گے انسان کے ساتھ اس کی قبر میں بھی جائیں گے ایسے رفیق اور وفادار کے لئے کچھ کرنا چاہیے زندگی کے ان لمحات میں اعمال صالحہ بجا لانے چاہئیں تاکہ ان کا حسن و جمال انسان کو قبر میں راحت پہنچائے اگر انہی اعمال کا خیال

نہ رکھا گیا بلکہ اعمال بد سے رغبت ہوگئی تو یاد رہے یہ رفیق قبر ہیں اور قبر میں اگر برے اعمال ساتھ گئے تو وہاں چین کیسے ملے گا۔اس لئے دانا و بینا انسان اس حیاتِ مستعار کے لمحات کو ضائع نہیں کرتا بلکہ تمام لمحات رضائے الٰہی میں بسر کرتا ہے اسے معلوم ہے کہ یہ اعمال اس کی قبر میں اس کے ساتھ داخل ہوں گے اور اعمال صالحہ قبر والے کے راحت و آرام کا ذریعہ بنیں گے۔

محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت نور منور و مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کس محبت بھرے انداز سے اعمال صالحہ کے بجالانے کی ترغیب دیتے ہیں۔

مخدوم و مکرم شفقت آثار! کام کا وقت نکلا جا رہا ہے اور ہر لمحہ جو گزر جاتا ہے عمر کو کم کر جاتا ہے اور وقت مقررہ کو قریب کرتا ہے۔آج اگر آگاہ نہ ہوئے تو کل سوائے حسرت و ندامت کے اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔اہتمام کرنا چاہیے کہ ان چند دنوں میں روشن شریعت کے مطابق زندگی گزر جائے تاکہ نجات متصور ہو۔یہ وقت عمل کا وقت ہے۔عیش و آرام کا وقت آگے ہے جو کہ اس عمل کا پھل ہے کام کے وقت عیش کرنا اپنی کھیتی کو برباد کرنا ہے اور اس کے پھل سے محروم رہنا ہے۔(مکتوبات امام ربانی مکتوب ۸۹ دفتر دوم)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّىٰ وَابْنُ بَشَّارٍ – وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّىٰ – قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جعفرٍ : حَدَّثَنَا شُعبَةُ'' عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلہٖ وسَلَّم – أَنَّهُ قَالَ :

اللّٰهُمَّ ! لا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الآخِرَةِ

فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ .

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اللہ کی بارگاہ میں (یوں) عرض کی

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۵۹۲/۱۸۰۵)	جلد ۸	صفحہ ۵۰۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۷۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۶۱
السنن الکبریٰ (للنسائی) / رقم الحدیث (۸۲۵۷)		جلد ۷	صفحہ ۳۷۶۱
سنن الترمذی عن سہل بن سعد / رقم الحدیث (۳۸۵۶)		جلد ۴	صفحہ ۵۳۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۵۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۶۶
قال الالبانی:	صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۱۱۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۶۲
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۴۶۴)		صفحہ ۲۲۳
قال النووی:	متفق علیہ		

اے اللہ! نہیں ہے زندگی مگر آخرت کی زندگی
پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

-☆-

کچھ مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ شیطان اھل ایمان کو راہِ حق سے پھسلانے میں اپنی سعی صرف کرتا ہے اور اکثر ایسے مواقع سے شیطان فائدہ اٹھا جاتا ہے ان میں سے ایک تنگ دستی کا وقت ہے جب انسان افلاس زدہ ہو غربت نے اس کے گھر ڈیرے جمائے ہوں فاقہ سے اس کے اھل خانہ کی حالت غیر ہو ایسے موقع پر شیطان وسوسہ اندازی کی پوری کوشش کرتا ہے اور اھل ایمان سے ان کا ایمان چھین لینے کی تگ ودو کرتا ہے۔

دوسرا موقع جب مال ودولت کی فراوانی ہے۔عیش وعشرت کا بسیرا ہے کسی قسم کی تکلیف وپریشانی نہ ہو ایسے موقع پر شیطان اپنا کام کر جاتا ہے۔جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان اللہ سے غافل ہو جاتا ہے یہ غفلت کے پردے گہرے ہی ہوتے چلے جاتے ہیں جن کے سبب اس کا شمعِ ایمان گل ہو جاتا ہے اور اس میں نور نام کی کوئی چیز نہیں رہتی۔

معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے یہ الفاظ

اللھم لاعیش الاعیش الآخرۃ

دو موقعوں پر ادا فرمائے

ایک غزوہ خندق کے موقع پر جب پورا کفر یلغار کرنے کے لئے مدینہ طیبہ کا رخ کر رہا ہے اس وقت بظاہر حالات بڑے مخدوش نظر آ رہے ہیں۔ بچاؤ بڑا مشکل نظر آ رہا ہے حالات سنگین سے سنگین تر ہوتے جا رہے ہیں اھل اسلام کو ایک جگہ اکٹھا کر کے خندق کھودی جا رہی

ہے اس عالم میں صبر اور حوصلے کی تلقین کی جارہی ہے اور اسلام کے ماننے والوں کو یہ باور کرایا جارہا ہے کہ یہ دنیا کی زندگی ناپائیدار ہے آخر ایک دن یہاں سے کوچ کر جانا ہے اس لئے اس زندگی کی اتنی فکر نہیں کرنی چاہے اس عالم آب وگل میں ایک وقت مقررہ تک رہنا ہے پھر چلے جانا ہے اگر مصائب وآلام کے بادل آتے ہیں تو گھبرانا نہیں اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے وہ زندگی حقیقی زندگی ہے اِنَّ دَارَالْاٰخِـرَةِ لَهِيَ الْحَيَوَان ہمیں ہر کام اُس جہاں کو بہتر بنانے کے لئے کرنا چاہیے یہ حیات مستعار گزر جائے گی اپنی اس زندگی کا ہر لحہ اخروی زندگی کو سنوارنے کے لئے صرف کرنا چاہیے۔ اس لئے زبان رسالتِ ماب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاری تھا:

اللھم لاعیش الاعیش الآخرۃ

فاغفر الانصارو المھاجر ۃ .

دوسرا موقع جہاں یہ مبارک کلمات ارشاد فرمائے وہ حجۃ الوداع کا موقع ہے۔ حجۃ الوادع کے موقع پر مسلمانوں کا جم غفیر موجود ہے ان کے چہرے اجلے اور مصفا ہیں ان کی ظاہری صورت ان کے باطن کی خوشی کا پتہ دے رہی ہے کہاں وہ وقت تھا جب مٹھی بھر مسلمان تھے چھپتے چھپاتے مکہ سے کوچ کررہے تھے آج وہ موقع ہے کہ سوا لاکھ کے قریب مسلمان عرفات کے میدان میں خطبہ مبارک سن رہے ہیں۔ آج اللہ نے انہیں مال و دولت کی فراوانی سے بھی نوازا ہے ظاہری شان وشوکت بھی نصیب ہے مکہ مکرمہ حرم مقدس سلطنت اسلامیہ کا حصّہ بن چکا ہے اس عالم میں یہ فرمایا:

اللھم لا عیش الاعیش الآخرۃ

سننے والوں کو یہ درس دیا جارہا تھا کہ اس ظاہری شان وشوکت سے نہیں اپنے اصلی گھر دارآخرت کو نہ بھول جانا یہ دنیا چندروزہ ہے یہ گزر جائے گی حقیقی وابدی زندگی دارآخرت کی زندگی ہے۔ جہاں ابدالآباد تک رہنا ہے وہ نہ ختم ہونے والا جہاں ہے اس لئے یہاں جو بھی عمل کرو اُس جہان کو سنوارنے کے لئے کرو یہاں نیکی اور پارسائی کو شعار بناؤ ایسی کوئی حرکت نہ کرنا جس سے کفِ افسوس ملنا پڑے شیطان ازلی وابدی دشمن ہے وہ ہر لمحہ مومن کا ایمان چھیننے کے درپے رہتا ہے پس ایسا نہ ہو کہ دولت کی فراوانی یادِ خدا کو فراموش کردے بلکہ اس حیات ناپائیدار کا ہر لمحہ یادِ الٰہی میں بسر ہونا چاہیے تا کہ حقیقی عزت وتکریم سے سرفراز کیا جائے۔

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی کس قدر فکر انگیز ہے:

مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا اِنَّمَا مَثَلِی وَمَثَلُ الدُّنْیَا کَمَثَلِ رَاکِبٍ قَالَ فِیْ ظِلِّ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَهَا.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۸۴)	جلد۴	صفحہ۱۶۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۷)	جلد۲	صفحہ۵۵۴
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۵۸)	جلد۸	صفحہ۲۸۰۲
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجاہ		
وقال الذھبی:	علی شرط البخاری ومسلم		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۵۹)	جلد۸	صفحہ۲۸۰۲
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۴۳۸)		جلد۱	صفحہ۷۲۳
قال الالبانی:	حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

میرا اس دنیا سے کیا کام؟ میری مثال اور دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے ایک سوار نے کسی درخت کے نیچے دوپہر کو آرام کیا پھر وہ چلا گیا اور اسے چھوڑ گیا۔

یہ اس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے جو مقصود کائنات ہے باقی کسی کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ آیئے کوشش کریں کہ اس دار فانی میں دل نہ لگے دل ہر وقت دار آخرت کی طرف متوجہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش وسعی کریں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : اِنَّ الدُّنْيَا قَدِارْتَحَلَتْ مُدْبِرَةً وَاِنَّ الْآخِرَةَ قَدِارْتَحَلَتْ مُقْبِلَةً وَلِكُلٍّ مِنْهُمَا بَنُوْنَ، تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا. فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ" وَلَا حِسَابَ وَغَداً حِسَابٌ" وَلَا عَمَلَ.[1]

دنیا پیٹھ پھیرے کوچ کرنے کی تیاری میں ہے اور آخرت متوجہ ہو کر آنے کی تیاری میں ہے ان دونوں جہاں کے چاہنے والے ہیں اے اللہ کے بندو! ابناء الآخرہ، آخرت کے طلبگار بن جاؤ اور دنیا کے طلبگار نہ بنو آج (دنیا میں) عمل ہے حساب نہیں کل (قیامت کو) حساب ہے عمل نہیں۔

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۳۷۰۹) — جلد ۳ — صفحہ ۵۵۶

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

(۱) جامع العلوم والحکم ۲/ ۳۷۸

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمرٍو – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا –، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهُ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :–

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ : مَنْ هَجَرَ مَا نَهٰى اللّٰهُ عَنْهُ ۔

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٦)	جلد١	صفحہ٤٤
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (٤)	جلد١	صفحہ١١٤
قال المحقق: متفق علیہ			
صحیح البخاری	رقم الحدیث (١٠)	جلد١	صفحہ٢٩
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٦٥/٤١)	جلد١	صفحہ٦٠٣
سنن الترمذی (مختصراً)	رقم الحدیث (٢٦٢٧)	جلد٣	صفحہ٤٤٨
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٢٦٢٧)	جلد٣	صفحہ٤٦
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (٥٤٩)	جلد٢	صفحہ٨٩

(١) الموسوعۃ للفقیہ ٨/٣٩

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ- صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

مسلم وہ ہے : کہ مسلمین اس کی زبان اور ہاتھ سے سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ہجرت کر جائے ان امور سے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔

☆

ایمان جب کسی کے دل میں بسیرا کرتا ہے تو ایمان کی تمام برکات کی جانب اس کا دل مائل ہوتا ہے۔ جب کوئی خوش قسمت اسلام کو زیب گلو کرتا ہے تو پھر اس کی جملہ خصوصیات پر بھی وہ دل و جان سے فریفتہ ہوتا ہے۔ ایک مرد نیک بخت جب کلمہ طیبہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتا ہے تو پھر حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ احکامات کو حرز جاں بنایا کرتا ہے آپ کے

المسند الامام احمد — رقم الحدیث (۲۳۸۴۰) — جلد ۱۷ — صفحہ ۱۸۳
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
المسند الامام احمد — رقم الحدیث (۲۳۸۴۹) — جلد ۱۷ — صفحہ ۱۸۶
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مصابیح السنۃ — رقم الحدیث (۳۱) — جلد ۱ — صفحہ ۱۲۳
مشکاۃ المصابیح — رقم الحدیث (۳۳) — جلد ۱ — صفحہ ۵۲
حلیۃ الاولیاء — رقم الحدیث (۴۲۰۳) — جلد ۳ — صفحہ ۲۶
سنن ابی داؤد — رقم الحدیث (۲۴۸۱) — جلد ۲ — صفحہ ۳۳۷
صحیح سنن ابی داؤد — رقم الحدیث (۲۴۸۱) — جلد ۲ — صفحہ ۹۰
قال الالبانی: صحیح

ارشادات پرعمل وہ دلیل سعادت سمجھتا ہے اپنی اعمال خیر میں سے ایک یہ ہے کہ اھل ایمان اپنی زبان اور ہاتھ کو تابع شریعت کریں۔ان سے ایسا کوئی عمل سرزدنہ ہو جس سے شریعت کی مخالفت کی بوآتی ہو اور ان کا صحیح مصرف یہ ہے کہ ان سے افعال خیر وعافیت سے سرزد ہوں وہ امور بجا لائیں جس سے تمام اھل اسلام راضی وخوش ہوں زبان کی مٹھاس انسان کو گرویدہ بنادیتی ہے۔ سچ کی سعادت اسے اللہ کے ہاں محبوب کردیتی ہے۔مردمومن اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے کہ یہ مرکز خیر تو رہتی ہے اس سے شر کا گزر نہیں ہوتا جھوٹ،غیبت،چغلی،گالی گلوچ سے یہ بچی رہتی ہے۔اھل اسلام کے لئے اچھے کلمات استعمال کرتی ہے۔ان کی عزت وآبرو سے نہیں کھیلتی اس طرح مردمومن کا ہاتھ بھی کسی کو اذیت نہیں دیتا دست درازی نہیں ہوتی کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا کسی کا سامان نہیں اٹھایا جاتا کسی کو کوئی تکلیف نہیں دی جاتی ہے تو ایسا آدمی پوری طرح اللہ کے کرم سے آراستہ ہے اور حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی چاشنی سے بہرہ ور ہے۔تو گویا یہ کامل الاسلام ہے اس کے اس کمال اسلام کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے :

سَلِمَ المسلم من لسانهِ وَيدهِ ۔

عن ابى هريرة – رضى الله عنه – عن رسول الله – صلّى الله عليه وسلم– قال :

لو كان لى مثل ادرذهباً ، لسترنى ان لا لمر على ثلاث ايال و عندى منه بشئى الا يشئى ارصده لدين [1]

---

(۱) ریاض الصالحین (۴۶۶) متفق علیہ

حضرت ابو ہریرہ۔ رضی اللہ عنہ۔ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے اس بات سے خوشی ہو گی کو میری تین راتیں اس میں نہ گزریں کہ اس (سونا میں) سے میرے پاس کچھ بھی (میں سب کچھ راہ حق میں تقسیم کردوں) سوائے اتنے حصّے کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال کر رکھ لوں۔

......☆......

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم زاھد اعظم ہیں۔ دنیا اور متاع دنیا سے کوئی رغبت نہیں آپ کی نگاہِ پاک کے سامنے کل جہاں عیاں ہیں آپ عالم ملک وملکوت کا مشاھدہ فرماتے ہیں آپ کی نگاہ میں عالم دنیا کے علاوہ بالا بھی ہے دائمی وابدی جہاں بھی اس کی اس کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں بھی تو جس ذات اقدس واطہر صلّی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عالم عقبی عیاں ہو اس کی ذات کی نگاہ میں اس عالم ودنیا کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔

احد پہاڑ جتنا ہونا اللہ اکبر! یہ نہ کہیں ہے اور نہ کسی نگاہ نے دیکھا ہے اگر کل دنیا کا سونا اکٹھا کی اجائے شاید ھر بھی اتنا سونا نہ بن سکے اس کے بارے میں ارشاد گرامی ہے کہ تین دن کے اندر اندر راہ حق میں خیرات کردوں کیوں اس.......... کہ اپ اس جہاں میں رہنے کے لئے نہیں آئے بلکہ یہ تو ایک گزرگاہ ہے گزرگاہ کے مال سے دل نہیں لگایا جاتا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس ناپائیدار کا مال اگر اللہ کی راہ میں خرچ کردیا جائے تو یہ پائیدار ہو جاتا ہے اس سے فنا کی صفت فنا ہو جاتی ہے۔ اور یہ اللہ الکریم کے کرم سے باقی بن جاتا ہے اس کا اجر وثواب عالم آخرت میں ملے گا اور عالم آخرت کا اجر باقی رہنے والا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلم جو.......... انسانیت میں آپ نے اپنی امت کو

ترغیب دی کہ اے میری امت! دیکھ اگر میرے پاس اس قدر دولت ہوتو میں جتنی جلدی ممکن ہو اللہ کی راہ میں خیرات کر دوں تم بھی تو میرا کلمہ پڑھتے ہو میری سنت پر فدا ہو جاؤ میرے طریقے اپنالو ساری کائنات کا خالق و مالک راضی ہو جائے گا۔۔ یہ جہاں عارضی ہے اس کی نعمتیں بھی عارضی ان عارضی اشیاء سے دل نہیں لگاتے بلکہ ایسا طریقہ استعمال کرتے ہیں جس سے یہ عارضی نعمتیں باقی نعمتوں کا روپ دھارلیں اس لئے ان نعمتوں کو راہ مولیٰ میں خرچ کر دو یہ بھی باقی اور ابدی ہو جائیں گی۔

الا يشئى ارصده لدين :

یہ ارشاد گرامی قرض کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے ہے۔قرض قرض ہے جب تک ادا نہ کیا جائے چھٹکارا نہیں۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے یہ آخری جملہ ارشاد فرما کہ اپنی امت کو درس دیا کہ راہ حق میں جتنا مال بھی خرچ کرو محمود ہے اس پر ابر وثواب ملے گا۔لیکن دیکھنا جس کا قرض دینا ہے اس کا پہلے انتظام کرو قرض کی ادائیگی کی رقم الگ کرلو باقی راہ حق میں خیرات کرو۔ کیونکہ یہ خیرات مستجب کے زمرہ میں آتی ہے۔لیکن قرض کی ادائیگی تم پر فرض ہے اور فرض ادا کرنا سب سے اہم ہوا کرتا ہے۔

عن عبد اللّٰه بن عمرو ، حديثه عن النبى – صلّى اللّٰه عليه وسلم – قال : الدنيا سجن المومن و سنتة و فاذ افارق الدنيا فارق السجن و السنة ۔[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو الواص نے بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) مسند امام احمد (۶۸۵۵) ۶/ ۳۳۸

دنیا مومن کا قید خانہ اور قحط ہے پس جب وہ دنیا سے جدائی اختیار کرے گا تو قید خانہ اور قحط سے جدائی اختیار کرے گا۔

......☆......

جیل جیل ہوتی ہے اسے آزادی پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ جیل میں انسان قید ہوتا ہے وہاں اسے آزادی نصیب نہیں اگرچہ جیل میں قید افراد کو کھانے پینے کی وافر اشیاء دے دی جائیں پھر بھی وہ جیل کو پسند نہیں کرتا بلکہ آزادی کے لئے تڑپتا ہے۔

دنیا اھل ایمان کے لئے ایک جیل ہے اس جیل میں اگرچہ کسی مومن کو وافر نعمتیں بھی ملیں پھر بھی مومن کا دل اس جیل خانہ میں نہیں لگتا وہ اس جیل پر آزادی کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ قید ہونا پسند نہیں کرتا آزاد فضا میں سانس لینے کے لئے بے قرار رہتا ہے۔

دار آخرت میں اھل ایمان کو اتنا وسیع و اعریض جنت ملے گا کہ آج اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وسارعو .... مغفرة من ربكم و جنت عر ضها الموات و الارض ۔

اور جلدی کرو اپنے ربّ کی جانب سے مغفرت کی طرف اور جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے۔

اور اھل ایمان کو مقابلہ میں یہ دنیا قید خانہ معلوم ہوتی ہے۔ یہ دنیا ہے کتنی ہو پھر اھل ایمان کا اس کے کتنے حصہ پر تصرف ہے دار آخرت کے مقابلہ میں یہ دنیا ایک جیل ایک قید خانہ معلوم ہوتی ہے۔ اور جنت کی نعمتیں ابدی و سرمدی نعمتیں ان کے مقابلہ میں یہ انعام قحط سالی کی سے کیفیت معلوم ہوتے ہیں۔

اھل ایمان ہر لمحہ اس قید سے آزادی چاہتے ہیں اور اس دینا کے لئے اس جیل کے لئے کچھ نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے اھل وطن اپنی آزاد جگہ کے لئے توشہ کرتے ہیں۔ انہیں یقین کامل ہے کہ ایک دن اس دینا سے اس قید خانہ سے رہائی ملنے والی ہے اور ایک دن جیل سے آزادی ملے گی۔ اس لئے وہ اس جیل خانہ میں دل نہیں لگایہ کرتے اور ہمیشہ تیاری کی حالت میں رہتے ہیں۔

فاذا فارق الدنیا فارق السجن و اسنة :

جب مومن دنیا سے مفارقت اختیار کرے گا تو وہ جیل اور قحط سالی سے چھٹکارا حاصل کرے گا۔ ان الفاظ مبارکہ میں غور کیجئے بلکہ فکر وغور کیجئے۔ جب دنیا سے مومن جائے گا تو جیل خانہ سے نکل جائے گا اور حقیقت میں ایک مومن کی قبر اتنی کشادہ ہوتی ہے کہ یہ دنیا اس قبر کے مقابلہ میں جیل معلوم ہوتی ہے اور قبر میں ایک مومن کو اتنے انعامات ملیں گے کہ اتنا وافر...... دیا جائے گا کو انیا کی نعمتیں اور دنیا کی غذائیں اس مقدار ولذت کے مقابلہ میں قحط سالی کی سی کیفیت معلوم ہونگی۔

اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کا ایمان محفوظ مامون فرمائے اور اسے تیاری آخرت کی ارزانی فرمائے۔

عن سهل بن سعد – رضى الله عنه – قال قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم – انا و كا فل اليتيم فى الجنة هكذا و اشار بالسبابة و الو سطىٰ و فترج بيهما۔

حضرت سہل بن سعد –رضی اللہ عنہ– سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ –صلّی اللہ علیہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے ہونگے اور آپ نے اپنی انگشت شھادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا اور ان کے درمیان کشادگی فرمائی۔

......☆......

جیسے جنت مل جائے وہ کامیاب وکامران ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

و من زحزح من النار و ادخل الجنة فقد نار ۔

جیسے نار جہنم سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا۔ حقیقی کا میابی یہی ہے کہ انسان اللہ کے غضب سے بچ کر اس کی رضا وخوشنودی کی جگہ جنت میں پہنچ

ریاض الصالحین (۲۶۲)

صحیح البخاری (۶۰۰۵)

جائے۔ پھر جنت جنت میں فرق ہے وہ بڑا ہی سعید ہے جیسے جنت کے بلند مدارج نصیب ہیں لیکن اس کی قسمت کا اندازہ کون لگائے جیسے جنت بھی ملے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب و رفاقت ملے سبحان اللہ! ایسے خوش افراد جنہیں جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب و رفاقت بھی نصیب ہوگی ان میں ایک یتیم کی کفالت کرنے والا ہے۔

وہ بچہ جس کے سر سے اس کے باپ کا سایہ اٹھ جائے وہ یتیم کہلاتا ہے۔ ایسے بچے کے لئے ہماری اس دنیا میں بے شمار مصائب و آلام ہیں اس کا نوعمری میں قرار و سکون چھن جاتا ہے اس کے مستقبل کے بارے میں طرح طرح کے شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں۔ کیونکہ یہ دنیا ہے یہاں کسی کو پھلتا پھولتا دیکھنے والے کم ہیں اور کسی کو رنج والم میں مبتلا دیکھ کر بغلیں بجانے والے زیادہ ہیں۔ اس خود غرضی کے گھر میں جو مومن کسی یتیم کا خیال رکھے اس کی دیکھ بال کرے اسے اپنے بچوں کی طرح عزیز رکھے۔ وہ یہ مت سمجھے کہ اس کا یہ عمل بے کار ہے اور اسے اس عمل پر شاباش دینے والا اور انعام دینے والا کوئی نہیں۔

سن لیجئے حضور ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا اور پھر آپ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کھول کر واضح کر دیا کو دیکھ لو جیسے ان دو انگلیوں کے درمیان کوئی اور نہیں اس طرح یتیم کی کفالت کرنے والا قیامت کے دن جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگا کہ میرے اور اس ے درمیان کوئی اور نہیں ہو گا۔

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسلّم – یَقُوْلُ : ذَاقَ طَعْمَ الْاِ یْمَان مَنْ رَضِیَ لِلّٰہِ رَبّاً وَ بِالْاِسْلَامِ دِنْیاً وَ بِمُحَمِّدٍ رَسُوْلاً ۔

حضرت عباس بن عبد المطلب – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور رسول اللہ – صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم – سے سنا۔ آپ ارشاد فرما رہے تھے:

ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو راضی ہوا اللہ سے ربّ مان کو اور اسلام سے دین مال کر اور (حضرت) محمد (مصطفیٰ) صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رسول مان کر۔

……☆……

ہمارا اس دنیا میں مشاہد ہے کہ اللہ ہر نعمت کا ذائقہ اور لذت ہے اگر انسان سلیم الطبع ہو تو اس نعمت کے ذائقہ سے لذت گیر ہوتا ہے۔ بعض ذائقے عمدہ ہوتے ہیں کہ انسان انہیں عرصہ دراز تک یاد رکھتا ہے۔ اگر کوئی آدمی وہ نعمت انسان کے منہ میں ڈال دے تو اسے پرانی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور فوراً بول اٹھتا ہے کہ یہ وہی نعمت ہے۔

---

(۱) صحیح مسلم (۳۴)

اللہ ربّ العزۃ نے ایمان کو ذائقہ دار نعمت بنایا ہے۔ اگر ایک مسلم سلیم الطبع ہو تو وہ ایمان کی لذت سے آشنا ہوا کرتا ہے اسے معلوم ہے کہ ایمان کی لذت ہر لذت سے بالا ہے یہ ایک بے مثال لذیز نعمت ہے اور اھل ایمان اس نعمت کا ذائقہ زندگی کے آخری سانس تک محسوس کرتے ہیں۔

حضور سید للعالمین اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزیں ذکر فرمائیں جس خوش نصیب مسلم میں یہ تین چیزیں ہوں گی اسے ایمان کی لذت محسوس ہو گی اور ان تین فضائل سے آراستہ مومن سلیم الطبع مومن ہے جس کی حسن زوق سلامت ہے۔

(ا) من رضی با للہ رباً :

جو اللہ کو ربّ مان کر راضی ہوا۔

''رضا'' بہت بڑی دولت ہے جسے یہ نصیب ہو جائے اس کے امور بڑے سہل انداز سے انجام پاتے ہیں۔ جس مومنم وموحد کا اللہ تعالیٰ کی ابدیت پر کامل ایمان ہے اور پھر ایمان رضا کی حدود کو چھو رہا ہے تو وہ اللہ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرے گا۔

رضا کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ رضائے عام

۲۔ رضائے خاص

ا۔ رضائے عام:

یہ ہر مسلم و موحد ک و نصیب ہے اس کے بغیر ایمان و اسلام مکمل ہی نہیں۔ اس کا مطلب بڑا سادہ ہے کہ

اللہ کو ربّ مان کر راضی ہوا اور غیر اللہ کو رب ماننے کیلئے راضی ہی نہیں وہ دل و جان سے اللہ وحدہ ولاشریک کی ابدیعت و ربوبیت کا اقرار کرتا ہے۔

وہ اسلام کو دین مان کر راضی ہے اسلام کے علاوہ کسی کو سچا دین نہیں مانتا اس نے اپنے گلے میں اسلام کی اتباع کا ہار ڈالا ہوا ہے وہ کسی اور ملت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔

حضور سید للعالمین رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہے اور آپ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کاذب یقین رکھتا ہے اس کے نزدیک حضور صلّی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد کسی نئے نبی کی گنجائش نہیں۔

رضائے عام والا مسلم بھی ایمان کی لذت کو سمجھتا ہے لیکن اپنی ذوق کے مطابق۔

۲۔رضائے خاص:

یہ دولت اسے نصیب ہوتی ہے جو کامل الایمان ہوا کرتا ہے۔ وہ اللہ کو رب مان کر کیا راضی ہوا کہ اسے احکام الٰہیہ سرانجام دیکر ہی راحت ملتی ہے۔ جب تک کہ وہ عبادت و بندگی کر نہ لے اسے سکون ہی نہیں ملتا۔ یہ رضائے الٰہی اس کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا ہو جاتا ہے۔ جو امور عام مسلمین سرانجام دیتے ہیں رضائے الٰہی کی دولت سے معمور ہو مرد مومن ان امور کو رضا و رغبت سرانجام دیتا ہے۔

اسلام کو دین مان راضی کیا ہوا کہ اس کے احکامات قلبی لگاؤ ہو گیا۔ دین کی ہر بات اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ وہ اسلام کا ایک چلتا ہوتا موقع بن جاتا ہے کو جس کی بھی نظر پڑے وہ اس کے دین پر فرفتگی کا گڑھ ہو جاتا ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر کی اراضی ہوا کہ آپ کی محبت و چاہت میں ہر چیز

سے تجاوز کر گیا۔ وہ سوتا ہے تو حضور کی اتباع میں سوتا ہے وہ جاگتا ہو کو خیر الوری صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں جاگتا ہے اس کا کھنا اس کا پینا اس کا چلنا اس کا پھرنا سب کچھ الامت رسول صلّی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب کر ہوتا ہے پھر وہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم سے یوں محبت کرتا ہے کہ جب بھی آپ کا ذکر خیر آ جائے اس کی بلائیں بھیگ جاتی ہیں اس کی زبان ہر لمحہ درود پاک سے تر و تازہ رہتی ہے۔اس کے دل میں ہر لمحہ محبت رسول کے موتے پھوٹتے رہتے ہیں۔

ایسا خوش ذوق ایمان کی حقیقی لذت پالیتا ہے اسے ہر چیز سے پان ایمان زیادہ عزیز ہوا کرتا ہے وہ ایمان کی مٹھاس میں یوں مست ہوتا ہے کہ اس کے رنگ رنگ سے ایمان کی مہک محسوس کیجا سکتی ہے ایسے خوش نصیب مسلم ومومن کی قبائے ایمان کو کون تار تار نہیں کر سکتا اور نہ ہی ایسے مسلم ومومن کے ایمان کو خریدا جا سکتا ہے حقیقت میں ہیں وہ الوالعزم افراد میں جن کے بارے میں کہا گیا ہے۔

ذوق للعم الا یمان ۔

النفقة على العيال

حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وزهيرين حرب وابو كريب ، واللفظ لابى كريب . قالوا حدثنا وكيع عن سفيان ، عن مزاحم بن زفر ، عن مجاهد عن ابى هريرة - رضى الله عنه - قال : قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم: انفقته فى سبيل الله ، ودينار انفقته فى رقبة ، و دينار تصدقت به على مسكين و دينار انفقته علىٰ اهلک ، اعظمها اجرا الذى انفقته على اهلک ۔

ترجمة الحديث :

حضرت ابو ہریرۃ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلّی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

صحیح مسلم رقم الحدیث (۹۹۵/۲۲۷۴) جلد۴/صفحہ۲۷۶۷

السنن الکبریٰ (للنسائی) رقم الحدیث (۹۱۳۹) جلد۸ صفحہ۲۷۰

الادب المفرد رقم الحدیث (۷۵۱) صفحہ۲۶۳

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۷۵۱/۵۷۸) صفحہ۲۸۱

قال الالبانی: صحیح

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۹۳۱) جلد۱ صفحہ۵۳۲

المسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۰۷۵) جلد۹ صفحہ۳۹۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ایک دینار وہ ہے جسے تم فی سبیل اللہ خرچ کرو ایک دینار وہ ہے جسے تم کسی غلام کے آزاد کرنے میں خرچ کرو: ایک دینار وہ ہے جو تم کسی مسکین پر صدقہ کرو اور ایک دینار وہ ہے جسے تم اھل وعیال پر خرچ کرو۔ اس میں سے سب سے زیادہ اجر وثواب والا وہ دینار ہے جسے تم اپنے اھل وعیال پر خرچ کرو۔

کنز العمال رقم الحدیث (۴۴۴۴۴) جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۷
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۹۱۴) جلد ۲ صفحہ ۶۸۴
قال المنذری: صحیح
صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۹۵۱) جلد ۲ صفحہ ۴۲۱
قال الالبانی: صحیح

حدثنا حجاج بن منهال قال : حدثنا شعبة قال : اخبرنی عدی بن ثابت قال :سمعت عبد اللّٰه بن یزید :

عن ابی سعود – رضی اللّٰه عنه – عن النبی – صلّی اللّٰه علیه وسلم – قال : اذا انفق الرجل علی اهله یحتسبها فهوله صدقة .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۵۵)	جلد۱	صفحہ۴۲
جمع الجوامع رقم الحدیث(۱۱۱۵)	جلد۱	صفحہ۱۶۷	
سنن النسائی	رقم الحدیث(۲۵۴۱)	جلد۵	صفحہ۷۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۲۵۴۴)	جلد۲	صفحہ۲۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ رقم الحدیث(۷۲۹)		جلد۲	صفحہ۳۵۹
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث(۶۱۵)	جلد۱۷	صفحہ۱۹۶
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث(۵۲۲)	جلد۱۷	صفحہ۱۹۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۴۲۳۹)	جلد۱۰	صفحہ۵۰
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سعود - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور اکرم - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے اھلِ خانہ پر خرچ کرے اجر وثواب کی نیت سے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۷۷۵۶) جلد۴		صفحہ۲۹۸
قال البیھقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۵/۱۰۰۲)	جلد۴	صفحہ۴۷۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۶۵)	جلد۳	صفحہ۹۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۶۵)	جلد۲	صفحہ۳۶۵
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۹۸۲)	جلد۲	صفحہ۶۷۶
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۴۷) جلد۱۶		صفحہ۲۸۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۱۹)	جلد۱۸	صفحہ۲۶۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۷۴۹)		صفحہ۲۶۳
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۷۴۹/۵۷۶)		صفحہ۲۸۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۹۹۶)	جلد۷	صفحہ۳۳۴

فہرست